

# مقصود احمد چغتائی

حصول ویزا، امیگریشن قوانین اور دنیائے معلومات کا

## چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا

ڈاکٹر مسکین علی مجازی

چیف جسٹس (ر) نسیم حسن شاہ

جسٹس (ر) حاذق الحیری

چیف جسٹس (ر) اللہ نواز

احمد ندیم قاسمی

عطاء الحق قاسمی

امجد اسلام امجد

محمد یحییٰ پولانی

اصغر سودانی

ڈاکٹر حمیدہ کھورو

ڈاکٹر ایل ایم معین قریشی

اظفر رضوی

غضنفر مشکور

شجاعت علی بیگ

ڈاکٹر شفیق جالندھری

فاطمہ ثریا بیجا

ڈاکٹر ہامیر

نیلماسرور

محمد مشتاق کھٹا لوی

رمیض حسن ریلوے

ایس ایم ظفر

نواب زادہ نصر اللہ خان

بے نظیر بھٹو

ڈاکٹر اجمل نیازی



مقصود احمد چغتائی

Tel. ۰۵۳۳۳ - ۶۲۵۶۳۹۶

۰۲۱ - ۵۶۸۵۱۵۱

۰۵۶۲ - ۵۳۵۵۱۶۶

مقصود احمد چغتائی

حصول ویزا، امیگریشن قوانین اور دنیا کے معلومات کا

چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	مقصود احمد چغتائی چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا
ترتیب و تزئین	نسیم عباس کمبوہ
مصنف	محمد یونس بھٹی
تعداد	1000
قیمت	86-00

ولید پبلشرز 394 بلاک G/4، محمد علی جوہر ٹاؤن، لاہور

طاہر پبلی کیشنز حمید مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

جہانگیر بک ڈپو اردو بازار، کراچی

## چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا

حصول ویزا، امیگریشن قوانین اور دنیائے معلومات کا

مقصود احمد چغتائی



## انتساب

ممتاز عالم دین

جناب ڈاکٹر جان عالم

اور ان کے نواسے نواسیوں

حرام مقصود

فرید احمد

ولید احمد

عزہ فخر

کے نام

## حسن ترتیب

### حصہ اول

ڈاکٹر مسکین علی جازی

چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا

محمد یونس بھٹی

عرض مصنف

### سوانح عمری

1. حالات زندگی

جائے پیدائش

بچپن

دینی تعلیم

2. خاندانی پس منظر

خاندان مغلیہ کے چند پہلو

شجرہ نسب

آباؤ اجداد

3. علمیت

4. ملازمت

5. کارہائے نمایاں

بحیثیت سکاؤٹ  
سماجی خدمات اور کھیلوں میں دلچسپی  
سیر و سیاحت کے میدان میں

## تصنیفات کا تفصیلی جائزہ

### 1. گوہر مقصود (سفر نامہ یورپ)

شخصیات کا اظہار خیال:

- (i) جان شفق جنرل سیکریٹری وائی۔ ایم۔ سی۔ اے، لاہور۔
- (ii) عامر عطا باری صدر روٹری کلب آف لاہور کا سموپولیشن
- (iv) خالد بشیر سابق صدر روٹری کلب آف لاہور کا سموپولیشن
- (v) ایس۔ ایم ظفر سابق وزیر قانون اور دانشور

### 2. جہان گردی (مہم جوئی اور بین الاقوامی سیاحت پر جدید معلومات)

شخصیات کا اظہار خیال:

- (i) رحمت اللہ خان سوری ڈائریکٹر، ڈائریکٹوریٹ آف سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور۔
- (ii) محمد ریاض چغتائی چیئرمین ٹریول ایجنٹ ایسوسی ایشن
- (iv) قاضی ظہور الحق نیشنل سیکریٹری پاکستان بوائے سکاؤٹ۔

### 3. گرین کارڈ کے دیس میں (سفر نامہ امریکی و برطانیہ)

شخصیات کا اظہار خیال:

- (i) ڈاکٹر شفیق جالندھری چیئرمین شعبہ ابلاغیات، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔
- (ii) عبدالمجید بھٹی صوبائی سیکریٹری، پنجاب ہوائی اسکاؤٹس وائلن، لاہور۔
- (iv) نوید مسعود سابقہ پرنسپل چیف موجودہ ایس۔ ای۔ وی۔ پی، اے بی ایل کراچی
4. امریکی ویزا حاصل

شخصیات کا اظہار خیال:

- (i) عطاء الحق قاسمی شاعر، ادیب، کالم نگار
- (ii) امجد اسلام امجد شاعر، ادیب، ڈرامہ نویس اور قلم کار
- (iii) خواجہ محمد اسلم شاعر، قلم کار، کھلاڑی

5. کینیڈین ویزا حاصل کریں

شخصیات کا اظہار خیال:

- (i) احمد ندیم قاسمی نامور شاعر، ادیب، کالم نگار اور دانش ور
- (ii) ڈاکٹر احمد بلال ڈپٹی سیکریٹری پلاننگ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (سکولز)

6. Passport to Green Card "Visa"

شخصیات کا اظہار خیال:

- (i) مس عصمت نیاز صوبائی سیکریٹری، پاکستان گرل گائیڈ ایسوسی ایشن، پنجاب
- (ii) سیدہ ساجدہ نیر عابدی سابقہ صوبائی وزیر سماجی بہبود
- (iii) پروفیسر عبدالجبار شاہر ممتاز ادیب، ڈائریکٹر لائبریری پنجاب۔

7. Pakistan Travel Hand Book

### شخصیات کا اظہار خیال:

- (i) ڈاکٹر مغیث الدین شیخ سینئر پروفیسر شعبہ ابلاغیات، پنجاب یونیورسٹی
- (ii) سلیم محمد خان ناظم ٹیٹ گیٹ ہاؤس
- (iii) کامران لاشاری ایم۔ ڈی ٹوریزم ڈیولپمنٹ کا پوریشن

### 8. The Adventure Travel Hand Book

### شخصیات کا اظہار خیال:

- (i) ابصار عبدل علی قلمکار، شاعر، سابقہ پبلک ریلیشنز آفیسر، پاکستان سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ
- (ii) پروفیسر اشرف شبیر بخاری انچارج روورسکاؤٹس، گورنمنٹ کالج، لاہور۔
- (iii) ڈاکٹر نگہت/ذوالفقار چوہدری ڈی۔ ایس۔ پی، ٹریفک پنجاب
- (iv) خالد محمود روزنامہ جنگ، لاہور۔

### 9. اہل دانش اور نامور شخصیات کا خراج تحسین

- (i) عبیدہ سید ڈپٹی ڈائریکٹر و انچارج F.M 101 ریڈیو پاکستان، لاہور
- (ii) نوابزادہ نصر اللہ خان نامور بزرگ سیاستدان اور سربراہ جمہوری پارٹی
- (iii) بے نظیر بھٹو سابق وزیراعظم پاکستان، سربراہ پاکستان پیپلز پارٹی
- (iv) منفعت عباس رضوی ادیب، شاعر
- (v) نیلما سرور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور شاعرہ
- (vi) رمیض حسن راجہ ٹیٹ کرکٹر، وائس پریزیڈنٹ اے بی ایل اور کوارڈینیٹر بورڈ آف کرکٹ کنٹرول آف پاکستان

(vii) ڈاکٹر نسیم حسن شاہ چیف جسٹس (ریٹائرڈ) سپریم کورٹ، پاکستان

(viii) فرحت عبیدہ جنجوعہ ڈائریکٹر گرین ٹریول ایجنسی، راولپنڈی

## 10. اخبارات اور میڈیا کی نظر میں

(i) روزنامہ نوائے وقت، لاہور

(ii) روزنامہ مساوات، لاہور

(iii) ہفت روزہ اردو ٹائمز، نیویارک

(iv) کالم نگار اور صحافی افتخار مجاز روزنامہ سعادت، لاہور

(v) قومی اخبار، کراچی

(vi) روزنامہ پاکستان، لاہور

(vii) روزنامہ جرأت، کراچی

## حصہ دوم

1. پاکستان میں سیر و سیاحت کی اہمیت
2. حکومت پاکستان کی عدم توجہ اور چند عملی و مفید تجاویز
3. آؤ پاکستان کی سیر کریں
4. بنیادی معلومات
5. حصول ویزا اور امیگریشن قوانین
6. شوق آوارگی

## حصہ سوئم

### دوستوں کا اظہار محبت

- (i) ارشد باجوہ سینئر ایڈووکیٹ، لاہور ہائی کورٹ
- (ii) اعجاز بشیر بھٹی منیجر الائیڈ بینک آف پاکستان، بادامی باغ، لاہور
- (iii) ایاز ہاشمی آفیسر الائیڈ بینک آف پاکستان، بادامی باغ، لاہور
- (iv) ڈاکٹر اجمل خان نیازی شاعر و کالم نگار

## حصہ اول:

### چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا

سردار صاحب کے کھانے اور پینے کے شوق کا تو یار لوگوں کو پتہ ہے لیکن مقصود احمد چغتائی کے شوق خاصے نرالے ہیں اور ان کے پیشہ سے ان کی دور کی بھی مناسبت نہیں ہے۔ چغتائی صاحب بنکر ہیں یعنی بینک آفیسر ہیں، جاننے والے جانتے ہیں کہ بنکوں کے اوقات کار طویل رہتے ہیں اور ملازمین کو چھٹیاں ہی کم ملتی ہیں۔ شاید اس لیے بنکوں کی شاخوں میں اکثر اوقات ایسے بینر آویزاں دکھائی دیتے ہیں جن پر مطالبات درج ہوتے ہیں۔ یہ مطالبات کیا ہوتے ہیں جن لوگوں کو معلوم نہ ہو وہ بنکوں میں جانے والے لوگوں سے معلوم کر سکتے ہیں۔

سیر و سیاحت فرصت بلکہ فراغت کا تقاضہ کرتی ہے۔ سیاحت کو آج کل اہم صنعت کا درجہ حاصل ہے اس لیے سیاح بننا آسان نہیں۔ اس کیلئے وسائل کے علاوہ خاصا وقت چاہیے۔ ہمارے ہاں کچھ ایسے سرکاری یا نیم سرکاری دفاتر موجود ہیں جن کے ملازمین گاہے بگاہے دفتر جا کر مہینے بھر کی حاضری لگا دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات ان کی حاضری بھی دوسرے لوگ ہی لگاتے ہیں لیکن بنکوں میں ایسا ممکن نہیں کیونکہ اب سرکاری بنکوں کو بھی ہر سال اپنا نفع ظاہر کرنا پڑتا ہے، بصورت دیگر چھانٹی کی نوبت آ جاتی ہے۔ مقصود احمد چغتائی اپنے شوق کی تسکین کیلئے کیسے وقت نکالتے ہیں اور وہ بھی اتنا وقت کہ چین، جاپان یا ایران اور ترکی کے راستے یورپ چلے جائیں۔ سیاحت کی بات تو پھر بھی قابل فہم ہے کیونکہ ملازم سرکاری ہو یا



غیر سرکاری سال میں اسے کچھ چھٹیاں ضرور ملتی ہیں۔ چغتائی صاحب کا دوسرا شوق سیاحت سے بھی زیادہ وقت کا متقاضی ہے اور وہ شوق سکاؤٹنگ ہے۔ چغتائی صاحب کے معتمد دوستوں کا کہنا ہے کہ ان کی سکاؤٹنگ اصل میں ان کی سیاحت کا وسیلہ ہے۔

بال کی کھال اتارنا مناسب نہیں ہم تو یہ جانتے ہیں کہ سیاحت اور سکاؤٹنگ دونوں اچھے پیشے یا مشاغل ہیں، ہم نے صدر مملکت جیسے معروف لوگ بھی بعض موقع پر سکاؤٹ بننے دیکھے ہیں، اگر صدر اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود چیف سکاؤٹ بن سکتے ہیں تو مقصود احمد چغتائی کی سکاؤٹنگ پر اعتراض کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے۔

بات یہاں تک رہتی تو کوئی مضائقہ نہیں تھا فرصت کے وقت سکاؤٹنگ یا سیاحت کر لی لیکن مقصود احمد چغتائی صاحب کو لکھنے کا شوق بھی ہے اور وہ سفر نامے جو اپنی جگہ پر ایک مستقل فن ہے۔ سفر نامہ لکھنے کے فن کا کمال یہ ہے کہ آدی ایک سفر کا حال ایک سو چار قسطوں میں بیان کر سکے۔ یعنی ایک روز سفر کی داستان اخبار کے ہفتہ وار ایڈیشن یا کسی ہفتہ وار رسالہ میں دو سال چھپتی رہے۔ اس معاملہ میں چغتائی صاحب قدرے نا تجربہ کار معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کئی دنوں کے سفر کا حال ایک پیپر میں یا زیادہ سے زیادہ ایک صفحہ میں بیان کر دیتے ہیں۔

یہ تو کوئی بات نہ ہوئی، اس معاملہ میں چغتائی صاحب کا اپنا زاویہ نگاہ بلکہ اپنا فلسفہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں سفر نامہ اصل میں اس لیے لکھتا ہوں کہ سفر کے شائقین کو سفر کے آسان اور سستے نسخے بتا سکوں اور وہ بھی مشورہ فیس کے بغیر۔ یہاں تو کسی ڈاکٹر یا حکیم صاحب کے پاس چند ساعتیں بیٹھنے والے لوگ اپنے مطب کھول لیتے ہیں۔ آج کی دنیا میں تو روزانہ لاکھوں لوگ سفر کرتے ہیں، چغتائی صاحب سفر کرنے والوں کی راہنمائی اور

آسانی کیلئے کوئی دفتر بھی کھول سکتے ہیں اور فیس مقررہ بھی لے سکتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ انسان دوسروں کو اپنا جیسا دیکھنا چاہتا ہے صرف ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد وہ کر دکھائے جو وہ خود نہیں کر سکے۔ چغتائی صاحب چونکہ سفر کے شوقین ہیں اس لیے ان کی خواہش ہے کہ دنیا کا ہر شخص یا کم از کم ہر پاکستانی ضرور سفر کرے۔ چونکہ انہیں عام پاکستانیوں کی استطاعت کا علم ہے اس لیے وہ سفر کرنے کے آسان اور سستے نسخے بتاتے ہیں اور یہ نسخے ہی وہ ماہر ڈاکٹروں یا حکیموں کی زبان میں نہیں عام اور آسان زبان میں تحریر کرتے ہیں تاکہ ہر کوئی نسخہ سمجھ سکے اور اسے استعمال کر سکے۔

چغتائی صاحب کے مشورہ پر عمل کرنے سے بہتوں کا بھلا ہو سکتا ہے، انسان کے زمان و مکان کچھ دیر کیلئے بھی بدل جائیں تو اس کے خیالات و زاویہ نگاہ بلکہ سوچ کا دھارا بھی بدل جاتا ہے۔ ایک تو سفر وسیلہ ظفر ہے دوسرے سفر کیلئے حرکت کرنا پڑتی ہے اور حرکت میں برکت ہے۔ تیسرے یہ کہ جو لوگ معمولی باتوں پر اپنے غیروں سے روٹھتے ہیں اور گھر چھوڑنے کی دھمکیاں دیتے ہیں وہ واقعی ایسا کر کے دکھا سکتے ہیں۔ کچھ دنوں بعد ان کو بھی عقل آجائے گی اور ان کے عزیزوں کو بھی۔

ظاہر ہے کہ یہ بھی خدمت خلق کی ایک صورت ہے۔

**ڈاکٹر مسکین علی حجازی**

سابق چیئر مین شعبہ ابلاغیات

پنجاب یونیورسٹی

## عرض مصنف

بلسلسہ ملازمت کئی سال اولیاء اللہ کے شہر ملتان میں گزارنے کے بعد 1992ء میں میرا تبادلہ اپنے آبائی شہر لاہور میں ہوا۔ میرا تعلق روزگار لائیڈ بینک آف پاکستان لمیٹڈ کے شعبہ آڈٹ سے تھا۔ شہر لاہور میں میری تعیناتی آڈٹ آفس میں ہوئی جس کے سربراہ سلیم الدین چوہدری تھے۔ ان سے میری شناسائی ملتان ہی سے تھی۔ آڈٹ آفس لاہور ان دنوں صوبہ پنجاب کا بڑا اور اہم آفس سمجھا جاتا تھا کیونکہ یہاں کا شاف سینئر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ آڈیٹر پر مشتمل تھا۔ جن سے مل کر مجھے از حد خوشی ہوئی۔ ملتان میں میرا شمار بھی سینئر اور تجربہ کار آڈیٹرز میں ہوتا تھا۔ اس بنا پر مجھے آڈٹ آفس لاہور میں اپنا مقام برقرار رکھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے آڈٹ ہیڈ اور سینئر آڈیٹر کا تعاون بھی حاصل تھا۔ انہی قابل احترام آفیسرز میں مجھے ایک قد آور، خوبصورت اور سمارٹ شخصیت نظر آئی جس کا نام مقصود احمد چغتائی تھا۔ دوران گفتگو مجھے معلوم ہوا کہ یہ نوجوان ناصرف بااخلاق، باادب بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی تھا۔ میری پہلی تعیناتی ٹیپر روڈ برانچ لاہور میں بطور انٹرنل آڈیٹر ہوئی تھی۔ میں آڈٹ کے شعبہ سے 1984ء سے منسلک تھا۔ اور بطور انٹرنل آڈیٹر یہ میری کسی برانچ میں پہلی پوسٹنگ تھی۔ مجھے یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ ملتان اور لاہور میں زونل آفس، سرکل آفس اور پراونشل ہیڈ کوارٹر کی آڈٹ کی ملتان سے بحیثیت ٹیم لیڈر کراچی کی چھ برانچیں آڈٹ کیں، آڈٹ آفس، لاہور میں دفتری امور کے سلسلے میں مقصود احمد چغتائی سے اکثر اوقات نشست ہوتی رہی اور بالآخر وہی ہم آہنگی نے دوستی کا روپ دھار لیا۔

مقصود احمد چغتائی کو زمانہ طالب علمی سے ہی زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے

اور دنیا کی سیاحت کا شوق تھا۔ پوسٹ گریجوایشن اور بینکنگ ڈپلومہ کرنے کے بعد ٹریولنگ پریس آرمائی کی اور ملک کا کونہ کونہ چھان مارا۔ بیرون ملک دو دفعہ براستہ سڑک چین گئے، علاوہ ازیں ایران، ترکی، بلغاریہ، رومانیہ، چیکوریپبلک، آسٹریا، جرمنی، فرانس، انگلینڈ، بلجیم، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، کینڈا اور امریکہ کی سیاحت کی۔

مقصود احمد چغتائی نے اپنی سیاحتی مشاہدات اور معلومات کو پنے تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ عام لوگوں تک پہنچانے کیلئے ان تھک محنت کی۔ مندرجہ ذیل کتب ان کا ایک حصہ جانتا جاگتا ثبوت ہیں۔

اردو میں تحریر شدہ	انگلش میں تحریر شدہ
گوہر مقصود (سفرنامہ)	Paksitan Travel Hand Book
جہاں گردی (ٹریول گائیڈ) (حکومت پنجاب سے ایوارڈ یافتہ)	The Adventure Travel Hand Book
گرین کارڈ کے دیس میں	Now You Can Get Visa
امریکی ویزا حاصل کریں	Road to Makkah (Under Print)
باب پاکستان اور سکاؤٹس کا کردار	Culture & Civilization of Minorities in China Future of Xinjians (under print)
تاجناک کا شجر	
کینیڈین ویزا حاصل کریں	
ویزا اور امیگریشن قوانین (زیر طبع)	

مقصود احمد چغتائی سیر و سیاحت کے حوالہ سے ایک نامور سیاح، سفر نامے اور سیاحتی قوانین و معلومات کو قلمبند کرنے سے ایک ہمہ دان قلم کار اور سماجی شخصیت ہونے کے ناطے ایک ہمہ گیر شخصیت متعارف ہوئے ہیں۔

1993ء کے وسط میں میری تعیناتی بحیثیت انٹرنل آڈیٹر واپڈا ہاؤس برانچ لاہور میں ہوئی۔ ان دنوں یہ برانچ بالملاحظہ کاروبار ایڈوانسز اور ڈپوزٹس پاکستان میں الائیڈ بینک کی تمام شاخوں میں سرفہرست تھی۔ ان تمام شعبوں کی آڈٹ ایک ایڈیٹر کے بس کی بات نہ تھی۔ یہاں فارن ایسپیجنگ کا کاروبار بھی زوروں پر تھا۔ لہذا آڈٹ انتظامیہ نے مجھے ایک اسٹنٹ آڈیٹر مہیا کیا جس کا قلم مقصود احمد چغتائی کے نام نکلا اور اس طرح ہم ایک دفعہ پھر اکٹھے ہو گئے۔ ستمبر 1997ء کو الائیڈ بینک سے آپشنل ریٹائرمنٹ لے لی، بعد ازاں میں نے ان کی اکثر کتب کی پروف ریڈنگ کی اور کمپوزنگ کے سلسلہ میں ان کے ساتھ بھاگ دوڑ کی۔ ان کتب کی وساطت سے میرا مقصود سے رابطہ برقرار رہا جو کہ تاحال جاری و ساری ہے۔

مقصود احمد چغتائی نے زندگی میں جتنی بھی کامیابی و کامرانی حاصل کیں ان میں ان کی انتھک محنت، جرأت مندی اور خلوص نیت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کی انہی اوصاف نے مجھے بے حد متاثر کیا اور مجھ میں کچھ نہ کچھ لکھنے کا جذبہ اجاگر کیا۔ میرے ایک بزرگ اور قریبی عزیز محمد اسلم کھوکھر کرکٹ کی ایک نامور شخصیت ہیں۔ وہ پاکستان کے ٹیسٹ کرکٹر، ٹیسٹ ایمپائر اور کوچ رہے ہیں۔ ان کی کرکٹ کے متعلقہ بیش قیمت تصاویر میرے پاس موجود تھیں جو میں نے مقصود احمد چغتائی کو دکھائیں تو انہوں نے ان تصاویر کو محفوظ کرنے کیلئے ایک کتاب لکھنے پر آمادہ کیا جس پر عمل کرتے ہوئے مجھے بے حد محنت اور بھاگ دوڑ کرنی پڑی کیوں کہ یہ میری پہلی کتاب تھی۔ بالآخر میں محمد اسلم کھوکھر کی سوانح

عمری ”دنیا ئے کرکٹ کا خاموش کھلاڑی“ لکھنے میں کامیاب ہوا۔ اس کتاب کو شائقین کرکٹ، کرکٹرز اور کرکٹ کنٹرول بورڈ نے سراہا ہے۔ کرکٹ کے ساتھ ساتھ مجھے شعرو شاعری سے بھی لگاؤ ہے اور آج کل اپنے شعری مجموعہ پر کام کر رہا ہوں۔

مقصود احمد چغتائی کے حلقہ احباب میں نامور ادیب، شاعر، کالم نگار، قلم کار، صحافی، دانشور، بیورو کریٹ، سیاحتی اور سماجی شخصیات شامل ہیں۔ وہ اپنی سوانح عمری کیلئے کسی ایک شخصیت سے استفادہ حاصل کر سکتے تھے لیکن ان کیلئے انہوں نے مجھے چنا، جو کہ میرے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔ اس میں مجھے کسی حد تک کامیابی ہوئی۔ اس کا اندازہ تو قارئین اور اہل قلم ہی کر سکتے ہیں لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اس سوانح عمری کو پڑھنے کے بعد جو لوگ مقصود احمد کی صلاحیتوں کو اپنا کر عمل پیرا ہوں گے انشاء اللہ کامیابی و کامرانی ان کے قدم چومے گی بقول شاہد واسطی

اگر شعور ہے شامل جدید لہجے کا  
تو صرف حرف ہے روشن کتاب زندہ ہے

دعا گو

محمد یونس بھٹی

29/3، رضا سٹریٹ، شاہ کمال کالونی،

اچھرہ، لاہور۔

## سوانح عمری

### حالات زندگی:

مملکت خداداد پاکستان کے خوبصورت شہروں میں لاہور کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس کا ایک طویل تاریخی پس منظر ہے۔ یہ شہر حسین باغات اور پھولوں سے بھرے پارکوں کی موجودگی کا ایک لطیف احساس پیدا کرتا ہے۔ اندرون شہر قلعہ نماد یواروں سے حلقہ بند ہے۔ اس کے منقوش چوبی دروازے مخصوص محلہ جات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اس کی گلیوں میں ماضی کی کئی داستانیں پوشیدہ ہیں۔ یہاں کے باسی خوش خوراک، خوش گفتار اور خوش مزاج نظر آتے ہیں۔ ان اونچی نیچی بل کھاتی ہوئی گلیوں میں ضروریات زندگی کی ہر شے میسر ہے۔ چھوٹی اینٹوں والے اونچے اونچے مکان قدیم دور کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ بیرون شہر سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے جن کے کنارے پر قطار در قطار شاپنگ سنٹرز، ہوٹل، ریسٹورانٹ، کمرشل دفاتر اور بینک موجود ہیں جو لوگوں کو معاشرتی اور سماجی طور پر متحرک رکھے ہوئے ہیں۔ لاہور کے باسیوں کیلئے سینما گھر، تھیٹر، چڑیا گھر اور خوبصورت پارکس ایک انواع الاقسام تفریح کا درجہ رکھتے ہیں۔ آرٹ کونسل، عجائب گھر، شاہی قلعہ، شمالا مار باغ، شاہی مسجد اور مقبرہ جہانگیر شہر لاہور کا تاریخی اور ثقافتی ورثہ ہیں۔ بڑے بڑے کھیلوں کے میدان اور سٹیڈیم لوگوں کی جسمانی نشوونما کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ علاج معالجے کی پر شکوہ ہسپتالوں کی صورت میں سہولیات دستیاب ہیں۔ علاوہ ازیں یہ شہر جید عاملوں اور اولیاء اللہ کا مسکن رہا ہے جن میں حضرت سید علی ہجویریؒ، المعروف داتا گنج بخشؒ

سرفہرست ہیں۔ ان کے دربار عالیہ پردن رات عقیدت مندوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ نیز شہر لاہور صوبہ پنجاب کا صدر مقام ہے۔ سیاست اور حکومت سازی میں اس کا اعلیٰ مقام ہے۔ یہاں کا گورنر ہاؤس کئی نامی گرامی سیاستدانوں، جرنیلوں اور اعلیٰ پائے کے منتظموں کا مسکن رہا ہے۔ بالخصوص آبادی لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔

مقصود احمد چغتائی کی جائے پیدائش شہر لاہور ہے۔ وہ 15 جون 1956ء کو اس شہر کے ایک مشہور محلہ رنگ محل کے اندرون بلاسٹریٹ، ڈبی بازار کے مکان نمبر F-1481 میں پیدا ہوئے۔ یہ محلہ شہر لاہور کی قدیمی مارکیٹوں شاہ عالم اور اعظم کلاتھ مارکیٹ کے سنگم پر واقع ہے۔ اس کی تنگ و تاریک گلیاں مغلیہ دور کی تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔

### بچپن:

مقصود احمد چغتائی کا بچپن رنگ محل کی تاریخی گلیوں میں کھیلتے کودتے گزرا۔ میں نے جب ان کو اپنے بچپن کی یادوں کو تازہ کرنے کیلئے کہا تو وہ سوچوں میں گم ہو گئے اور کچھ ہی دیر بعد گویا ہوئے کہ بچپن میں انہیں کھیلنے کودنے کا از حد شوق تھا اور طبیعتاً وہ شرارتوں کی طرف زیادہ مائل تھے۔ ان کی دائیں آنکھ کے نزدیک ایک زخم کا نشان اس چیز کی غمازی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

بچپن کی یادوں کو ٹٹولتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ان کی والدہ ماجدہ عظیم آرا بیگم چونہ منڈی کے ایک سکول میں درس و تدریس سے منسلک تھیں اور وہ اکثر اوقات والدہ کے ہمراہ سکول چلے جاتے اور ان ہی کے ساتھ گھر واپس آتے تھے۔ ایک روز ان کی والدہ انہیں سویا ہوا چھوڑ کر سکول روانہ ہو گئیں، بعد ازاں جب وہ بیدار ہوئے تو والدہ کو موجود نہ پایا اور



انجانے میں والدہ کے تعاقب میں سکول کی طرف چلے گئے۔ اس وقت ان کی عمر پانچ یا چھ برس کی تھی۔ چلتے چلتے جب وہ چونہ منڈی کشمیری دروازہ کے قریب پہنچے تو راستہ بھول گئے اور کچھ ہی فاصلے پر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سے ہوتے ہوئے کشمیری دروازہ کے باہر ایک باغ میں کھیلنا کودنا شروع کر دیا۔ جب ان کی والدہ اپنے فرائض منصبی ادا کر کے گھر لوٹیں تو اپنے فرزند ارجمند کو گھر میں نہ پا کر بہت آزرده اور پریشان ہوئیں وہ فوراً ہی بیٹے کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑی ہوئیں۔ مقصود کے والد اور چچا بھی ہمراہ تھے، تمام ممکنہ جگہوں پر تلاش کرتے ہوئے سبہ پہر ہو گئی لیکن ننھے مقصود کا پتہ نہ چلا۔ والدہ نے رونا شروع کر دیا، بالاخر چچا کے مشورہ پر جب وہ پیسہ اخبار، اردو بازار میں واقع سماجی بہبود کے ایک ادارے کے دفتر پہنچے تو مقصود کو وہاں موجود پانچ خوشی کاٹھکانا نہ رہا۔ اور گھر واپسی پر محلہ میں شیرینی بانٹی گئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ایک خداترس شخص نے جب بچے کو روتے اور پریشان دیکھا تو دریافت کرنے پر اس نے مقصود کو ادارے میں لے جانے کا مناسب سمجھا اور یوں وہ بچپن میں کسی بڑے حادثے سے محفوظ رہے۔

## دینی تعلیم:

مقصود احمد چغتائی نے ابتدائی دینی تعلیم اندرون موتی بازار مدرسہ تجویز القرآن سے حاصل کی۔ یہ ایک بڑا اور قدیمی مدرسہ تھا۔ یہاں انہوں نے القرآن کی تعلیم حاصل کی۔ حروف کی پہچان اور تلفظ کی ادائیگی میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ بعد ازاں ان کی تائی ولایت بیگم نے مقصود کی دینی تعلیم میں رہنمائی کی۔ وہ سخت محنتی اور لائق تھیں۔ ولایت بیگم کی کاوشوں کی بناء پر انہوں نے دو ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا۔

# خاندانی پس منظر

## خاندانِ مغلیہ کے چند پہلو

مقصود احمد چغتائی کے آباؤ اجداد کا تعلق مغلیہ خاندان سے ہے۔ مغلیہ کے دور حکومت کا برصغیر پاک و ہند کے سنہری ادوار میں شمار ہوتا ہے۔ جس کا ایک بے مثل تاریخی پس منظر ہے۔ مغلیہ دور کے عروج میں تعمیر و ترقی کے ان گنت مراحل طے ہوئے۔ اس میں اس دور کے فہم رسا اور قابل مشیروں کا زیادہ عمل دخل تھا۔ شہنشاہ بابر کو جنگ و جدل سے اتنی فرصت نہ مل سکی۔ ہمایوں بے چارہ بھی ساری عمر ٹھوکریں کھاتا رہا۔ مغلوں نے ایک انتظامی ڈھانچہ متعارف کرایا جو کہ سلطنت اکبری میں رائج ہوا۔ اکبر کے بعد جہانگیر اور شاہ جہاں نے اس میں بہت کم تبدیلیاں کیں اور اورنگ زیب عالمگیر نے البتہ اس میں بعض بہت اہم اصلاحات کیں۔ اس کے چند پہلوؤں کا یہاں مختصر ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

## بادشاہ:

ابن حسن کے الفاظ میں مغل بادشاہ حکومت کا صدر، افواج کا سپہ سالار، سرچشمہ عدل، منتظم اعلیٰ اور ملک میں آخری قطعی فیصلہ کا اختیار رکھتا تھا۔ قرون وسطیٰ کے سلاطین میں اس کی حیثیت اس اعتبار سے ممتاز تھی کہ وہ کسی نہ کسی حد تک خلیفہ وقت کے ماتحت تھے یا کم از کم اس کی روحانی سیادت تسلیم کرتے تھے۔ مغل بادشاہ بالکل آزاد ہوتے تھے اور لفظ ”سلطان“ کی بجائے ”بادشاہ“ کا استعمال ہی اس چیز کی غمازی کرتا تھا۔ اگرچہ اصولی حیثیت سے وہ اسلامی حکومت کا سربراہ ہونے کی وجہ سے خدا اور رسول کے احکامات کا پابند

تھا لیکن اپنی فوجی قوت کے بل بوتے پر وہ ان کی بھی مخالفت کر گزرتا تھا اور نہ ہی وہ وزراء کے مشوروں کا پابند تھا۔ عوام اس کے احکام کو اس لیے واجب الاطاعت سمجھتے کہ وہ زمین پر خدا کا سایہ ہے۔

## نظام عدل:

مغلوں کے نظام میں صدر الصدق قاضی القضاہ بھی تھا وہ علماء سے گہرا رابطہ رکھتا تھا بلکہ علماء کا صحیح نمائندہ تھا۔ قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا تقرر بادشاہ کرتا تھا۔ بڑے بڑے شہروں میں قاضی کی مدد کیلئے میر عدل مقرر کیے جاتے تھے جو معمولی نوعیت کے مقدمات کی سماعت کرتے تھے۔ اگر کسی اہم شخصیت کے سیاسی اثر و رسوخ کی وجہ سے اس کے خلاف کسی چھوٹی عدالت کیلئے کارروائی کرنا مشکل ہو تو خود بادشاہ منصف اعلیٰ کی حیثیت سے کارروائی کرتا تھا۔

## صوبائی نظام:

انتظامی سہولت کیلئے ملک کو مختلف صوبوں میں منقسم کیا گیا تھا جس کی تعداد اکبر کے زمانے میں 15 تھی۔ جہانگیر کے عہد میں صوبوں کی تعداد 17 ہو گئی۔ عالمگیر کے عہد تک سلطنت کی حدود بہت وسیع ہو گئی تھیں۔ صوبے کا انتظام چلانے کیلئے مرکز کے مشابہ نظام بنایا گیا تھا۔ اس نظام میں اہم عہدیداروں میں سپہ سالار، دیوان، صدر، عامل، پنچ، بخشی، خزانہ دار، فوجدار، کوتوال، واقعہ نویس، قاضی و میر عدل، سرکار اور پرگنے شامل تھے۔ مغل حکومت میں حکومت کے اہل کاروں کی تنخواہوں اور مراعات کے علاوہ درجات کا تقرر منصب داری سسٹم کے تحت کیا جاتا تھا۔

## مالیہ کا بندوبست:

مغلوں کا مالیہ کا بندوبست اکبر کے عہد میں کئی ایک تجربات کے نتیجے کے طور پر وجود میں آیا 1582ء میں راجہ ٹوڈرل کو دیوان اشرف مقرر کیا گیا تو اس نے نظام مالیہ کو آئسر نو مرتب کیا۔ اس نے جریب سے پورے ملک میں قابل کاشت زمین کی پیمائش کروائی اور ”ضبطی سسٹم“ رائج کیا۔ ملک میں مالیہ وصول کرنے کے تین نظام رائج تھے۔

- (i) ضبطی سسٹم (ii) غلہ بخشا سسٹم (iii) نسق سسٹم

## فوجی نظام:

مغل فوج چار قسم کے دستوں پر مشتمل تھی۔ منصب داروں کی فوج، راجاؤں کے امدادی دستے، احدی سپاہ اور سوار دستے، مغلوں کی بحری فوج بہت زیادہ کمزور تھی۔ اگرچہ بعض ساحلی بندرگاہوں میں جہاز سازی کے کارخانے بھی تھے۔ یہ جہاز فوجی مقاصد کیلئے نہیں بلکہ تجارتی مقاصد کیلئے بنائے جاتے تھے اکبر نے بنگال میں سمندری لیٹیروں کا مقابلہ کرنے کیلئے ایک چھوٹا بحری بیڑہ بنایا تھا جس میں 768 چھوٹی مسلح کشتیاں تھیں۔ اورنگ زیب عالمگیر نے 1664ء میں اس بحری بیڑے کو ازسرنو منظم کیا۔ 1670ء میں دکن میں بھی ایک بحری بیڑہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن یہ کچھ زیادہ کامیاب ثابت نہ ہوئی۔

## مغلوں کی ثقافتی خدمات اور علم و فن:

مغل دور حکومت تاریخ عالم کا ایسا شاندار دور ہے کہ جس کے تہذیبی و ثقافتی کارنامے آج تک اپنی عظمت کا اعتراف کروا رہے ہیں۔ علم و تعلیم کی اشاعت کی طرف بھرپور توجہ دی گئی۔ اپنی عظیم عمارات سے شہرت دوام حاصل کی۔ انہوں نے موسیقی، خطاطی،

ثقافتی اور دیگر فنون میں وہ مقام حاصل کیا کہ دنیا کی شاید ہی کوئی قوم اس دور میں ان کی ہم پایہ قرار پاسکے۔ ان ثقافتی خدمات پر وہ خراج تحسین کی مستحق ہیں۔ مردوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تعلیم نسواں کا بھی خاطر خواہ خیال رکھا گیا۔ مغل بیگمات بھی علم و تعلیم نسواں سے گہرا شغف رکھتی تھیں۔ نور جہاں کی تعلیمی خدمات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ ممتاز محل اس سلسلے میں اپنی پھوپھی سے کسی طرح کم نہ تھی۔ جہاں آراء بیگم، زیب النساء اور بدر النساء علم میں بہت بلند مقام کی حامل تھیں اور تعلیم نسواں میں خاص دلچسپی لیتی تھیں۔

مغل شہنشاہ واقعات کا ریکارڈ رکھنے میں خود دلچسپی لیتے تھے، بابر کی ”تزکِ بابر“، گلبدن بیگم کا ”ہمایوں نامہ“، شہنشاہ جہانگیر کی تصنیف ”تزکِ جہانگیری“ کاظم شیرازی کی تصنیف ”عالمگیر نامہ“ اس چیز کا عملی ثبوت ہیں۔ تاریخی کتب پر کافی کام ہوا۔ ”تاریخِ ہمایوں“، آئینِ اکبری، اکبر نامہ، سوانحِ اکبری، اقبال نامہ جہانگیری، مائر جہانگیری، بادشاہ نامہ، شاہجہاں نامہ، واقعاتِ عالمگیری، مائر عالمگیری وغیرہ اس دور کی بے مثل تاریخی کتب تھیں۔

مغل سلاطین نے علم طب کی بھی خوب حوصلہ افزائی کی۔ حکیم ابوالفتح گیلانی، حکیم لطف اللہ گیلانی، حکیم عین الملک شیرازی، حکیم مسیح الملک شیرازی، حکیم علی گیلانی، حکیم شیخ حسن پانی پتی اور حکیم روح اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مغل دور شعر و سخن کا دور کمال ہے۔ بابر اور ہمایوں خود شاعر تھے۔ مغلیہ دور حکومت کے تقریباً تمام بادشاہ شاعر نواز تھے۔ طالبِ آملی، قدسی، مشہدی، حکیم ہدائی، نعمت خان عالی، عاقل خان رازی، سعید اشرف مازندرانی، محمد طاہر اصفہانی، عبدالباقی صبیائی، ابراہیم آبادی، محمد افضل، امید، آرزو، نسیم، فراق، مرزا عبدالقادر بیدل، شیخ علی حزیں،

اصفہائی اور مرزا غالب مغلیہ دور کے نامور شعراء تھے۔

مغل دور کے علماء اپنے علم و فضل، ذہانت اور اعلیٰ علمی خدمات کی بدولت تاریخ میں ائمہ نقوش چھوڑ گئے۔ معروف علماء میں شیخ جلال تھانیسری، مولانا عبداللہ سلطان پوری (مخدوم الملک)، ملا عبدالقادر بدایونی، شیخ فرید، حضرت مجدد الف ثانی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، مولانا نور الحق، ملا جیون، قاضی محبت اللہ بہاری، اور ملا نظام الدین شامل تھے۔

### فنون لطیفہ:

فن مصوری کے ساتھ شغف تیموریوں کو وراثت میں ملا تھا۔ ایران سے میر سید علی اور خواجہ عبدالصمد معروف ترین مصور ہمایوں اپنے ساتھ لایا۔ داستان امیر حمزہ ایک عظیم فن پارہ متعارف ہوئی مغلوں نے فن خطاطی میں بھی گہری دلچسپی لی۔ بابر خط بابر کا موجد تھا۔ بعد ازاں شہاب معمار، ملا بقاء، خواجہ عبدالصمد شیریں، محمد حسین مرزا، نیر عباد، عبدالرشید ویلی، یاقوت رقم، جواہر رقم، زریں رقم، پنڈت لکشمی رام، لالہ سکھرام، منشی محبوب رائے اور منشی کل رائے مختلف ادوار میں متعارف ہوئے۔

مغل شہنشاہوں کے نزدیک زندگی کا پورا لطف موسیقی کے بغیر اٹھایا ہی نہیں جا سکتا۔ تان سین، بار بہادر سوری، قادری صوفی غوث محمد گوالیاری، پنڈت ہری داس سوامی، سبحان خان، گیان خان، بلاس خان، رام درس کوہا، سور داس، ملا اسحاق ڈھاڑی، رحمت اللہ، شہاب خان، پور بین خان، استاد دوست مشہدی، یوسف ہرائی، ہاشم مشہدی، استاد امین، استاد محمد حسین، شیخ منجو قوال اور مخدوم بہاؤ الدین برنادی خاص شہرت اور عزت کے

حامل تصور کیے جاتے تھے۔

## مغلوں کا فن تعمیر:

شاہان مغلیہ کی فن تعمیر کی سرپرستی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، شہنشاہ بابر کے دور میں سنبھل اور پانی پت کی جامع مسجدیں، ہمایوں کے عہد میں دین پناہ شہر اور آگرہ کا ہفت ایوان بنایا گیا۔ اکبر اعظم کے دور میں ہمایوں کا مقبرہ، قلعہ آگرہ، فتح پور سیکری میں محل خاص تعمیر ہوئے۔ شاہی قلعہ، مقبرہ جہانگیر، تاج محل آگرہ، دیوان خاص و عام، لال قلعہ دہلی، جامع مسجد دہلی، موتی مسجد آگرہ، مسجد وزیر خاں، شاہ جہانی مسجد ٹھٹھہ، اور مسجد سہابت خان کی تعمیرات شاہجہاں کے دور میں ہوئیں۔ مغلوں کے دور حکومت میں باغات خاص اہمیت کے حامل تھے۔ شالامار باغ لاہور، نسیم باغ، نگلیں باغ، نشاط باغ، دارودعہ باغ اور باغ دلکش (مقبرہ جہانگیر، شاہدرہ) اس دور کی خوبصورت نشانیاں ہیں۔

مغلوں نے علم سائنس اور ٹیکنالوجی پر کوئی توجہ نہ دی جو کہ ان کے زوال پذیر ہونے کا ایک اہم سبب تھا۔ انگریزوں نے ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے تجارت شروع کی اور آہستہ آہستہ برصغیر انڈیا پاک پر قابض ہو گئے۔ آپ یہ ان کی فہم و فراست سمجھیں یا چالاکی، ہوشیاری اور منافقت سے تشبیح دیں۔

حکومت پنجاب کی جانب سے گورنر پنجاب وینڈا  
لیفٹیننٹ جنرل کو خط لکھ کر ان کے بھائی  
کو تحریر پر تقسیم خفالت میں مقننہ اور پٹنلی کی بھڑی  
بھڑی و صحت کا کام اور ایڈیٹر کے کتب حصول اور دیگر بھڑی  
اور ان کے اور بر ویسٹ کے آدے میں ان کے اسطاعت اور  
صفا پر مبنی ہے یہ کتب اولیہ بیشتر نے کی اور  
394-64 کو مل جبر جن سے شائع کی ہے

WEEKLY  
**URDU TIMES**

ہفت روزہ

WEEKLY  
**URDU TIMES**

ہفت روزہ  
ہماری ساری باتیں اور ساری خبریں

**اردو ٹائمز**

نندارک، دانش، مہابی، وینہ انت، کاکو، وینہ، سن، اس، بھلس

**VOL.20, ISSUE NUMBER 15 • WEDNESDAY, APRIL 12, 2000 (MUHARRAM 7, 1421)**



مقصود احمد چغتائی کی امریکہ آمد

[illegible]



## آباؤ اجداد

مغلیہ دور کے تاریخی پس منظر پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اب ہم مقصود احمد چغتائی کے خاندانی پس منظر کی طرف آتے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد حکومت کے پایہ تخت دہلی میں آباد تھے۔ جن کا روزگار فن تعمیرات، فن مصوری اور فن فرنیچر کے پیشوں سے وابستہ تھا۔

مقصود احمد کے پردادا نظام دین کا شمار فرنیچر سازی کے عظیم ہنرمندوں میں ہوتا تھا یہ وہ دور تھا جب لکڑی کا تمام کام ہاتھ سے کیا جاتا تھا۔ اور عام قسم کے اوزار زیر استعمال تھے اور کسی قسم کی مشینری وغیرہ دستیاب نہ تھی۔ یہ فن ان کو وراثت میں ملا تھا۔ منقوش فرنیچر بنانے میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

مغلیہ دور حکومت کو زوال پذیر ہوئے عرصہ گزر چکا تھا۔ اور شاہی دربار سے وابستہ عظیم آرٹسٹ اور یکتائے روزگار ہنرمند بکھر چکے تھے۔ برصغیر انڈیا پاک میں انگریزوں نے قدم جمالیے تھے اور یہ حکومت برطانیہ کے زیر تسلط آچکا تھا۔ ان دنوں برطانیہ میں ملکہ وکٹوریہ تخت نشین تھیں۔ برصغیر میں جذبہ آزادی روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ مقصود احمد چغتائی کے پردادا جان کے دہلی والے گھر میں لکڑی کا بہت بڑا شیر کا پنجا آویزاں تھا جو کہ ان کے فن کا ایک منہ بولتا ثبوت تھا۔ ان کے پردادا جان بعد ازاں دہلی سے کلانور منتقل ہو گئے۔

قیام پاکستان سے قبل ہی ان کا خاندان لاہور آ گیا اور رنگ محل میں رہائش پذیر ہوا۔ نظام دین کے فرزند ارجمند حاجی فضل دین نے فن مصوری کی تعلیم باقاعدہ طور پر نیشنل سکول آف آرٹس سے کی جس کی سند کو انجینئرنگ کا درجہ حاصل تھا۔ ان کی شہر لاہور کی تعمیر و ترقی میں گراں قدر خدمات تھیں وہ ایک عظیم آرٹسٹ تھے۔ ان کے فن تعمیر میں مغلیہ دور کی

کتابتِ حجاب کی باب سے گزرتے ہوئے حجاب و عیال  
 ایلینڈ جیل میں مصروف رہیں۔ یہیں مصنفین نے بھی  
 تقریباً ۱۰۰۰ صفحات کی تصنیفیں لکھیں۔ یہیں  
 ہر شخص کو روزانہ ایک کتب خانہ حاصل ہوا۔ لیکن  
 قاضی اور بریڈیٹ کے بارے میں نام مطبوعات  
 تصانیف میں ملتا ہے۔ یہ کتب واپس پڑنے کی  
 304-014 مل کر رہیں۔ کتابت کی ہے۔

**ہفت روزہ**  
WEEKLY  
**URDU TIMES**  
میری سے ملنے کے لیے براؤزنگ کریں اور سبسکرائب کریں۔  
**اردو ٹائمز**  
ظ  
نیدرلینڈ، پاکستان، ممالیہ دنیا، اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، راولپنڈی  
VOL. 20, ISSUE NUMBER 15 • WEDNESDAY, APRIL 12, 2000 (MUHARRAM 7, 1421)



مقصود احمد چغتائی کی امریکہ آمد

[illegible]

## آباؤ اجداد

مغلیہ دور کے تاریخی پس منظر پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اب ہم مقصود احمد چغتائی کے خاندانی پس منظر کی طرف آتے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد حکومت کے پایہ تخت دہلی میں آباد تھے۔ جن کا روزگار فن تعمیرات، فن مصوری اور فن فرنیچر کے پیشوں سے وابستہ تھا۔

مقصود احمد کے پردادا نظام دین کا شمار فرنیچر سازی کے عظیم ہنرمندوں میں ہوتا تھا یہ وہ دور تھا جب لکڑی کا تمام کام ہاتھ سے کیا جاتا تھا۔ اور عام قسم کے اوزار زیر استعمال تھے اور کسی قسم کی مشینری وغیرہ دستیاب نہ تھی۔ یہ فن ان کو وراثت میں ملا تھا۔ منقوش فرنیچر بنانے میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

مغلیہ دور حکومت کو زوال پذیر ہوئے عرصہ گزر چکا تھا۔ اور شاہی دربار سے وابستہ عظیم آرٹسٹ اور یکتائے روزگار ہنرمند بکھر چکے تھے۔ برصغیر انڈیا پاک میں انگریزوں نے قدم جمالیے تھے اور یہ حکومت برطانیہ کے زیر تسلط آچکا تھا۔ ان دنوں برطانیہ میں ملکہ وکٹوریہ تخت نشین تھیں۔ برصغیر میں جذبہ آزادی روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ مقصود احمد چغتائی کے پردادا جان کے دہلی والے گھر میں لکڑی کا بہت بڑا شیر کا پنجا آویزاں تھا جو کہ ان کے فن کا ایک منہ بولتا ثبوت تھا۔ ان کے پردادا جان بعد ازاں دہلی سے کلانور منتقل ہو گئے۔

قیام پاکستان سے قبل ہی ان کا خاندان لاہور آ گیا اور رنگ محل میں رہائش پذیر ہوا۔ نظام دین کے فرزند ارجمند حاجی فضل دین نے فن مصوری کی تعلیم باقاعدہ طور پر نیشنل سکول آف آرٹس سے کی جس کی سند کو انجینئرنگ کا درجہ حاصل تھا۔ ان کی شہر لاہور کی تعمیر و ترقی میں گراں قدر خدمات تھیں وہ ایک عظیم آرٹسٹ تھے۔ ان کے فن تعمیر میں مغلیہ دور کی

حکومت پنجاب کی جانب سے گورنر پنجاب و میڈا  
لیفٹیننٹ جنرل محمد طرغیہ نے بھارتی مسیحی مبلغین کی  
تخریب و تقسیم خطرات میں متشدد اور ہتھیار بھاری  
مہم و مصروف کامیابی پر ایک بک حاصل کیا اور انگریز  
قانون اور برادری کے بارے میں اہم معلومات اور  
تفصیل مہم کی ہے۔ بک اولیہ پبلشرز نے نئی دور  
304-GA 304-GA مل جبر جن سے شائع کی ہے

[illegible]

VOL.20, ISSUE NUMBER 15 • WEDNESDAY, APRIL 12, 2000 (MUHARRAM 7, 1421)



مقصود احمد چغتائی کی امریکہ آمد

[illegible]

## آباؤ اجداد

مغلیہ دور کے تاریخی پس منظر پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اب ہم مقصود احمد چغتائی کے خاندانی پس منظر کی طرف آتے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد حکومت کے پایہ تخت دہلی میں آباد تھے۔ جن کا روزگار فن تعمیرات، فن مصوری اور فن فرنیچر کے پیشوں سے وابستہ تھا۔

مقصود احمد کے پردادا نظام دین کا شمار فرنیچر سازی کے عظیم ہنرمندوں میں ہوتا تھا یہ وہ دور تھا جب لکڑی کا تمام کام ہاتھ سے کیا جاتا تھا۔ اور عام قسم کے اوزار زیر استعمال تھے اور کسی قسم کی مشینری وغیرہ دستیاب نہ تھی۔ یہ فن ان کو وراثت میں ملا تھا۔ منقوش فرنیچر بنانے میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

مغلیہ دور حکومت کو زوال پذیر ہوئے عرصہ گزر چکا تھا۔ اور شاہی دربار سے وابستہ عظیم آرٹسٹ اور یکتائے روزگار ہنرمند بکھر چکے تھے۔ برصغیر انڈیا پاک میں انگریزوں نے قدم جما لیے تھے اور یہ حکومت برطانیہ کے زیر تسلط آچکا تھا۔ ان دنوں برطانیہ میں ملکہ وکٹوریہ تخت نشین تھیں۔ برصغیر میں جذبہ آزادی روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ مقصود احمد چغتائی کے پردادا جان کے دہلی والے گھر میں لکڑی کا بہت بڑا شیر کا پنجہ آویزاں تھا جو کہ ان کے فن کا ایک منہ بولتا ثبوت تھا۔ ان کے پردادا جان بعد ازاں دہلی سے کلانور منتقل ہو گئے۔

قیام پاکستان سے قبل ہی ان کا خاندان لاہور آ گیا اور رنگ محل میں رہائش پذیر ہوا۔ نظام دین کے فرزند ارجمند حاجی فضل دین نے فن مصوری کی تعلیم باقاعدہ طور پر نیشنل سکول آف آرٹس سے کی جس کی سند کو انجینئرنگ کا درجہ حاصل تھا۔ ان کی شہر لاہور کی تعمیر و ترقی میں گراں قدر خدمات تھیں وہ ایک عظیم آرٹسٹ تھے۔ ان کے فن تعمیر میں مغلیہ دور کی

تعمیرات کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔ عبدالرحمن چغتائی فائن آرٹ کے ایک نامور آرٹسٹ تسلیم کیے جاتے ہیں۔ مقصود احمد چغتائی کے خاندان کی ان سے وابستگی ہے۔

رنگ محل لاہور کے جس گھر میں ان کے دادا جان حاجی فضل دین رہائش پذیر تھے وہ بھی مغلیہ دور کی طرز تعمیر کا خوبصورت نمونہ تھا۔ اس گھر کی چھتیں اور فرش منقوش تھے۔ کھڑکیوں اور روشندانوں میں مختلف رنگوں کے خوبصورت شیشے جڑے ہوئے تھے۔ دیوار پوری کی پوری لکڑی کی بنی ہوئی تھی جس میں موجود تمام الماریاں نقش شدہ تھیں۔ بعد ازاں حاجی فضل دین نے دوسری جگہ ایک پانچ منزلہ گھر تعمیر کیا جس کی تعمیر میں انہوں نے اپنے فن تعمیر کا بھرپور استعمال کیا۔ یہ گھر پورے محلہ میں ناصرف یکتا بلکہ بلند بھی تھا۔ اس گھر کی پانچویں منزل سے اندرون شہر کا مکمل نظارہ کیا جاسکتا تھا۔ شاہی قلعہ، شاہی مسجد، مقبرہ جہانگیر اور دریائے راوی صاف دکھائی دیتے تھے۔ اس گھر میں زیر استعمال الماریاں اور فرنیچر تمام کا تمام منقوش تھا جو کہ نظام دین اور حاجی فضل دین کے جادوئی ہاتھوں سے بنا ہوا تھا۔

حاجی فضل دین کے چار بیٹے محمد لطیف، محمد رفیق، محمد انور اور محمد حنیف تھے۔ جو کہ نا صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ بلکہ اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز تھے۔ حاجی فضل دین کی تین بیٹیاں تھیں جن کے نام امیر بیگم، نذیر بیگم اور خورشید انور ہیں۔ حاجی فضل دین نے چار بار حج کی سعادت حاصل کی۔ مقصود احمد چغتائی کے والد محترم محمد انور چغتائی حاجی فضل دین کے لاڈلے بیٹے تھے۔ مقصود نے مجھے ایک مختصر قسم کا شجرہ نسب مہیا کیا ہے جو کہ کتاب ہذا کے اوائل میں دیا گیا ہے۔ اس سے ان کے حسب و نسب کا پتہ چلتا ہے۔

مقصود احمد چغتائی کے والد محترم محمد انور چغتائی یکم مئی 1916ء کو لاہور میں پیدا

ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لاہور ہی سے حاصل کی اور بعد ازاں گورنمنٹ کالج، بوسن روڈ، ملتان سے گریجوایشن کی۔ مقصود الائیڈ بینک آف پاکستان لیئینڈ آؤٹ آفس لاہور میں میرے ساتھی ایڈیٹر تھے اور ہمارا کافی ساتھ رہا۔ اس طرح فیملی مراسم بھی قائم ہو گئے۔ ان کے بیوی بچے اور والدہ کبھی کبھار ہمارے ہاں تشریف لے آتی ہیں لیکن مقصود کے والد محترم سے کبھی بالمشافہ ملاقات نہ ہو سکی۔ محمد انور چغتائی پاکستان ریلوے میں اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اسٹیشنمنٹ کے عہدے پر فائز رہے جہاں ان کا واسطہ نچلے درجہ کے ملازم سے لے کر اعلیٰ افسر تک پڑتا تھا ہر کوئی ان کی محنت شاقہ و یاندازی اور راست گوئی سے متاثر تھا۔ محترم محمد انور چغتائی خود دار قناعت پسند ہونے کے علاوہ ایک محبت کرنے والے انسان تھے ان کا اپنے جونیئر سٹاف سے رویہ نہایت مشفقانہ تھا اور انہوں نے کبھی بھی کسی کی انا کوٹھیس پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ دنیا داری نبھانے کے ساتھ ساتھ وہ ایک دین دار، با علم اور صوفی منش انسان تھے۔ پانچ وقت کی نماز کے سخت پابند تھے وہ خود نیکو کار تھے اور ان کی راہ و رسم بھی نیک لوگوں سے تھی۔ تقریباً چالیس سال ملازمت کے بعد وہ پاکستان ریلوے سے باعزت طور پر ریٹائر ہوئے بعد ازاں دینی اور معاشرتی امور سے منسلک رہے۔ سماجی کاموں میں مقصود کا ہاتھ بھی بٹاتے تھے اور حوصلہ افزائی بھی کرتے رہتے تھے۔ عمر کے آخری حصے میں مختلف بیماریوں نے گھیر لیا بالآخر 14 جنوری 2002ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ (انا لله وانا الیہ راجعون O) مجھے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مقصود اور اس کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو والد محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مقصود احمد چغتائی کی والدہ محترمہ عظیم آراء بیگم کی ولادت بھی لاہور ہی میں ہوئی

ان کے والد محترم حاجی مولا بخش ان دنوں ٹھیکیداری سے منسلک تھے۔ محترمہ عظیم آراء بیگم ان کی دوسری بیوی کے لطن سے پیدا ہوئیں۔ عظیم آراء بیگم کا ایک ہی بھائی شیخ تفضل علی تھا جو انہیں بہت عزیز تھا۔ حاجی مولا بخش نے اپنی دوسری بیوی کو ایک علیحدہ مکان لے کر دیا ہوا تھا لیکن ان کی زیادہ تر توجہ پہلی بیوی اور اس کی اولاد پر مرکوز رہی۔ حاجی صاحب کا کاروبار عروج پر تھا دولت کی ریل پیل تھی۔ ایک محل نما حویلی ان کی رہائش گاہ تھی جس کی دیکھ بھال کیلئے نوکروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ حاجی صاحب سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اکثر اوقات کرتا اور تہ بند زیب تن ہوتا اور جب وہ حویلی سے اپنی بکھی پر بیٹھ کر گھر سے نکلتے تو لوگ انہیں دیکھنے کیلئے گلی میں جمع ہو جاتے وہ جاتے ہوئے راستہ میں غریب اور مساکین میں پیسہ تقسیم کرتے جاتے۔ وہ نہایت فلسفار اور غریب پرور تھے۔ مقصود احمد چغتائی نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ ایک دفعہ ریلوے کے انگریز آفیسر نے ریلوے میں سیکورٹی کے ٹھیکہ کا اعلان کیا تو حاجی مولا بخش یہ ٹھیکہ لینے پہنچ گئے۔ انگریز آفیسر نے حاجی صاحب کو بغور دیکھا اور بولا کہ یہ ایک بہت بڑا ٹھیکہ ہے کیا آپ کے پاس اتنی رقم موجود ہے تو حاجی صاحب نے جھٹ سے اپنی تہ بند کا پلو کھولا اور تقریباً 25 لاکھ روپے کے کرنسی نوٹ نکال کر اس انگریز آفیسر کے سامنے رکھ دیے وہ اتنی بڑی رقم دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ دراصل حاجی صاحب کا سادہ لباس دیکھ کر اسے قطعی یقین نہ تھا کہ اس شخص کے پاس اتنی رقم ہو سکتی ہے۔ حاجی مولا بخش جب فوت ہوئے تو عظیم آراء بیگم کی والدہ بالکل نظر انداز ہو گئیں ان کی سوکن اور اس کی اولاد نے عاصمانہ رویہ اپنایا یہاں تک کہ حاجی مولا بخش کی جائیداد میں سے ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دی۔ اس بنا پر ان کے معاشی حالات بد سے بدتر ہو گئے لیکن اس باہمت عورت نے ہار نہ مانی اور دن رات محنت کر کے جوتوں اپنی اولاد کی پرورش کی۔ عظیم آراء



کی والدہ کشیدہ کاری میں طاق تھیں اور یہی ہنران کا ذریعہ آمدنی بنا، گھریلو اخراجات کے علاوہ بچوں کو اتنی تعلیم دلوا دی کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔

عظیم آراء بیگم کے اکلوتے بھائی شیخ تفضل علی بھی ایک محنتی جوان تھے اور انہوں نے تعلیم کے ساتھ ساتھ والدہ کا ہاتھ بٹانے کیلئے ہر چھوٹا بڑا دستیاب کام کیا بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کی سن لی اور انہیں محکمہ جنگلات میں ریجن آفیسر کی حیثیت سے ملازمت مل گئی جہاں وہ محنت کے بل بوتے پر ڈویژنل فارسٹ آفیسر کے عہدے پر پہنچ گئے۔ محکمہ جنگلات میں شیخ تفضل علی کی گرانقدر خدمات تھیں مری اور جہلم میں انہوں نے کئی ترقیاتی امور سرانجام دیے اور اپنے محکمہ کا نام روشن کیا۔ قیام پاکستان کی دوسری دہائی کے اوائل میں ان کا ایک جوان سال بیٹا کسی بیماری کی وجہ سے چل بسا۔ شیخ تفضل علی یہ ناگہانی صدمہ برداشت نہ کر پائے اور اپنے بیٹے کے چہلم کے چند روز بعد ہی 1961ء میں خود بھی اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ان دو اموات نے عظیم آراء بیگم کو بہت آزر دیا اس وقت مرحوم کی عمر صرف چالیس برس تھی لیکن موت کا ایک دن متعین ہے جس کا علم ذات باری تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔

محترمہ عظیم آراء بیگم نے اپنے اکلوتے بھائی اور بھتیجے کی اموات کا بہت غم لیا اور جب کبھی ان کے بچے سکول اور کالج سے لیٹ ہو جاتے تو وہ از حد پریشان ہو جاتیں۔ شیخ تفضل علی مرحوم کی بیوی رشتہ میں مقصود احمد چغتائی کی ممانی اور پھوپھو (والد کی بہن) بھی لگتی تھیں، اس دوہرے رشتہ کے ناطے مقصود ان کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔ مقصود کے کزن عمران خان T.V آرٹسٹ تھے اس نے کئی مشہور ڈراموں میں لافانی کردار ادا کیے ”جھوک سیال اور عکس“ کافی پسند کیے گئے۔ دس بارہ سال قبل عمران خان انگلینڈ میں ایک

حادثہ میں فوت ہو گئے مرحوم کے چھوٹے بھائی یوسف علی بھی انگلینڈ میں مقیم ہیں جہاں ان کا اپنا کاروبار ہے۔

مقصود احمد چغتائی کی والدہ محترمہ ایک تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور درس و تدریس کے شعبہ سے منسلک رہیں۔ وہ مقصود سے بے حد پیار کرتی ہیں اور ان کی کارکردگی کو بہت سراہتی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب مقصود کو اپنی پہلی ہی کتاب ”جہاں گردی“ پر ایوارڈ ملا تو یہ اس تقریب میں موجود تھیں۔ اور بار بار ایوارڈ کو چومتے ہوئے مقصود کو تھپکی دیتی جاتی تھیں۔ جب مقصود دوسری بار امریکہ گئے تو چند ناگزیر حالات کی وجہ پر ان کی واپسی میں تاخیر ہو گئی تو وہ از حد پریشان ہوئیں اور مقصود کے تمام قریبی دوستوں سے فون پر رابطہ کرتی رہیں کہ مقصود کا پتہ کریں کہ وہ خیریت سے ہے۔ مقصود احمد چغتائی نے جب اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے انگلینڈ جانے کا پروگرام بنایا تو انہیں والدہ کی آشیر باد حاصل تھی وہ کسی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر پائے لیکن یورپ کی سیروساحت کا خواب پورا کر لیا جس کے بیشتر اخراجات ان کی والدہ نے برداشت کیے۔ عظیم آراء بیگم (والدہ مقصود) کا اپنی اولاد کی بہتر تعلیم و تربیت میں بہت زیادہ کردار ہے۔ انہوں نے بچوں کا مستقبل سنوارنے کیلئے اپنی صلاحیتوں سے بھرپور کام لیا یہی وجہ ہے کہ تمام کے تمام بچے ناصرف بہت تعلیم یافتہ ہیں بلکہ اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز ہیں۔ مقصود ہر آڑے وقت میں اپنی والدہ محترمہ سے مشورہ لیتے ہیں اور ان کی دعاؤں کے متمنی رہتے ہیں۔ مقصود کے ایک بھائی اور تین بہنیں ہیں۔

مقصود احمد چغتائی 1985ء میں رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ ان کی بیوی ایک تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور آج کل مسلم کمرشل بینک لمیٹڈ میں بطور آفیسر تعینات ہیں۔ ان کی جائے پیدائش بھی لاہور ہی کی ہے۔ ان کی تین ہمشرگان اور ایک بھائی ہے جو کہ تمام

کے تمام اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ ان میں سے دو ملازمت کے پیشہ سے وابستہ ہیں اور ایک خاتون خانہ ہے۔ ان کے بھائی پاک فوج میں میجر (ڈاکٹر) کے عہدہ پر فائز ہیں اور ان کی بیوی بھی میجر (ڈاکٹر) ہیں۔

مقصود احمد چغتائی کے خسر حاجی ڈاکٹر جان عالم لا تعداد خوبیوں کے حامل انسان ہیں وہ ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر، ایک بزرگ سکاؤٹ اور عالم دین تسلیم کیے جاتے ہیں۔ صاحب قلم ہونے کے ناطے انہوں نے اپنی ایک چھوٹی سی لائبریری بھی بنائی ہوئی ہے۔ لوگوں کا مفت علاج کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ دینی علوم پر انہیں دسترس حاصل ہے اور ان کی محفل میں بیٹھنے والے علم سے مستفیض ہو کر جاتے ہیں۔

30 ستمبر 1997ء کو میں نے الائیڈ بینک آف پاکستان لمیٹڈ سے آپشنل ریٹائرمنٹ حاصل کی تو مجھ میں خانہ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرنے کی خواہش پیدا ہو گئی۔ میں نے مقصود احمد چغتائی سے اس کا تذکرہ کیا ان کے مشورہ پر میں نے اپنا پاسپورٹ بنو الیا تھا۔ ان ہی دنوں حاجی ڈاکٹر جان عالم اپنی بیٹی اور پوتے کے ہمراہ عمرہ کی تیاری میں مصروف تھے۔ انہوں نے شفقت فرماتے ہوئے مجھے بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی، عمرہ تو میری دلی خواہش تھی لیکن ساتھ ہی میں اپنی چکروں کی بیماری سے گھبرا رہا تھا۔ مقصود کی بیوی نے میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا ”بھٹی صاحب آپ عمرہ پر ضرور جائیں وہاں خانہ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ پر آپ کی تمام تکالیف دور ہو جائیں گی“ گھر والوں نے بھی ہمت بڑھائی اور میں اللہ کا نام لے کر خانہ کعبہ پہنچا اور عمرہ ادا کیا اور اس دوران مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ یہ رمضان کا مبارک مہینہ تھا، تمام روزے بھی رکھے

تین بار عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ مدینہ منورہ میں بھی عبادت کی، تراویح میں شمولیت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری طرح صحت یاب رہا۔

اس چار نفوس پر مشتمل چھوٹے سے کارواں کی قیادت حاجی ڈاکٹر جان عالم نے کی اور بحیثیت میر کارواں انہوں نے ہر قسم کی ذمہ داری نبھائی اور ہماری مکمل رہنمائی کرتے رہے۔ رمضان المبارک میں مکہ اور مدینہ تمام رات روشن رہتے ہیں جو نبی اذان بلند ہوئی لوگ جوق در جوق مسجد الحرام مسجد نبوی کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں اور واپسی پر بھی یہی سماں ہوتا ہے۔ تمام رات بازار بھی روشن اور کھلے رہتے ہیں لوگ زیادہ تر کھجوریں، رومال، ٹوپیاں، جائے نماز اور تسبیح کی خریداری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مسجد نبوی کے قریب میں بڑی بڑی دوکانیں سونے اور زیورات سے بھری پڑی ہیں۔ مجال ہے کہ کوئی چور یا ڈاکو وہاں اپنا گل کھلانے کی جرأت کرے۔ رمضان المبارک میں لوگ دن رات یاد الہی میں مشغول رہتے ہیں اور طاق راتوں میں لیلة القدر کی تلاش میں سرگرداں ہوتے ہیں۔ عبادت شب میں حاجی ڈاکٹر جان عالم کی بیٹی ہم سب سے سبقت لے گئیں اور اس نے تمام طاق راتیں روضۃ اقدس پر عبادت کرتے ہوئے گزار دیں۔ ماہ رمضان کے بابرکت مہینے میں بسلسلہ عمرہ میں نے جو 20 یوم مکہ اور مدینہ میں گزارے وہ میری زندگی کا محاصل ہیں۔ ان دنوں بابرکت شہروں میں مقدس تاریخی مقامات کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حاجی ڈاکٹر جان عالم کی ہمراہی میں ہمیں ان مقامات کے تاریخی پس منظر سے آگاہی ہوئی۔ حاجی ڈاکٹر جان عالم کے چچا محترم غلام رسول المعروف بلیوں والے روضہ رسول کے چابی بردار رہ چکے ہیں۔ وفات کے بعد ان کے چچا جان کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی اور جب ہم جنت البقیع میں حاضر ہوئے تو حاجی صاحب نے اپنے چچا کی جائے

تدفین کی نشاندہی کی۔ حاجی صاحب نے پہلا حج 1934ء میں کیا تھا انہوں نے اب تک بارہ دفعہ حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ نیز ان کے چچا جان محترم غلام رسول کا سعودی عرب میں ایک اونچا مقام تھا۔ اس بنا پر حاجی صاحب کو مکہ اور خصوصاً مدینہ میں بہت عزت و احترام حاصل تھا۔ اسی شناسائی اور اثر و رسوخ کے ناطے ہمیں رہائش اور خوراک کی تمام سہولیات باسانی میسر ہوئیں۔ لیکن پھر بھی حاجی صاحب نے کسی پر بار بننے کی کوشش نہ کی۔ حاجی ڈاکٹر جان عالم کی عمر لگ بھگ 80 سال کے قریب ہے لیکن وہ اس عمر میں بھی چاک و چوبند ہیں، پانچوں وقت کی نماز بشمول تہجد کے پابند ہیں اور روزانہ کئی میل پیدل سیر کرنے نکل جاتے ہیں۔ میں نے خانہ کعبہ میں انہیں جس برق رفتاری سے طواف کرتے ہوئے دیکھا تو حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور میں ان کے تعاقب میں بہت پیچھے رہ جاتا تھا۔ وہ لاہور کارپوریشن میں سپرنٹنڈنٹ کی اہم پوسٹ پر فائز رہے۔ دوران ملازمت انہوں نے اپنے آپ کو ہر قسم کی آلائشوں سے بچائے رکھا اور بے خوف ہو کر خدمت خلق کی۔ وہ نو عمری ہی سے سکاؤٹ تنظیم سے وابستہ رہے اور ایسے ایسے کارہائے نمایاں ادا کیے جسے سن کر بڑے بڑے جواں مرد دنگ رہ جاتے ہیں۔ وہ لاہور میں سکاؤٹنگ تنظیم کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ مقصود احمد چغتائی کی کتب کی رونمائی کے موقع پر بھی موجود ہوتے ہیں۔

مقصود احمد چغتائی کی سیاحتی زندگی کی تکمیل میں ان کی بیوی کا بہت زیادہ ہاتھ ہے جس نے مقصود کی غیر حاضری میں اپنی ملازمت کے ساتھ ساتھ گھریلو ذمہ داریاں با احسن طریق سے سرانجام دیں۔ مقصود آج جس مقام پر کھڑے ہیں وہاں تک پہنچانے میں ان کی بیوی کا کافی عمل دخل ہے۔ کسی نے بجا کہا ہے کہ ہر بڑے آدمی کے پیچھے ایک با

صلاحیت عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ مقصود نے کیا خوب کہا کہ انسان کو اچھی یا بری بیوی کی صورت میں جنت یا دوزخ دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ انہوں نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ انہیں تو جنت دنیا میں ہی حاصل ہو گئی ہے۔ شادی کے بارے میں مقصود نے بتایا کہ ان کی شادی والدین کی پسند سے ہوئی اور بعد ازاں محبت کی شادی بن گئی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت میں بھی مقصود کی بیوی کا بہت ہاتھ ہے اور یہ سلسلہ تا حال خوش اسلوبی سے جاری و ساری ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ مقصود کو موجودہ مقام حاصل کرنے میں مقصود کی ساس کی مکمل پذیرائی نے ممکن بنایا۔ ان دونوں کی غیر موجودگی میں انہوں نے بچوں کو کسی قسم کی کمی کا احساس نہ ہونے دیا۔ مقصود نے بتایا کہ آج کل ان کی خوشدامن بیمار ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت یاب فرمائے۔

## علیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ فرمایا ہے۔ یہ درجہ انسان نے محض جسمانی ساخت، بول چال اور سمجھنے کی صلاحیت کی بنا پر حاصل نہیں کیا بلکہ ان کا صحیح استعمال ہی اعلیٰ انسانی اقدار کی پہچان ہے۔ اور یہ صرف اچھی تعلیم ہی کے حصول ہی سے ممکن ہے، کسی چیز کے بارے میں جاننے کا مطلب علم ہے۔ ہمارے دین اسلام میں بھی اس کے حصول پر بارہا زور دیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں اس کیلئے چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی از حد ضروری ہے اس سے تا صرف انسان حالات سے باخبر رہتا ہے بلکہ اپنے روزگار کا حصول ممکن بناتا ہے۔ یہ دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ مغربی ممالک نے ٹیکنالوجی کو استعمال کر کے دنیا میں اجارہ داری حاصل کر لی ہے اور مسلم ممالک اس دوڑ میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ ایک چھوٹے سے ملک اسرائیل نے اسلحہ کے زور پر فلسطین اور عرب ممالک کو بے بس کر دیا ہے۔ امریکہ پوری دنیا پر اپنا تسلط جمانے کے عمل پر گامزن ہے۔

مقصود احمد چغتائی کی علمی زندگی کا احاطہ کرتے ہوئے میں نے محسوس کیا کہ یہ شخص اس میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ انہوں نے ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ تجویز القرآن اندرون موتی بازار، لاہور سے حاصل کی۔ اس دور میں یہ مدرسہ ایک اونچا مقام رکھتا تھا یہاں انہوں نے سیر القرآن کی تعلیم حاصل کی اور حروف کی پہچان پر عبور حاصل کیا۔ اپنی محنت اور ذہانت کی بنا پر صرف دو ماہ کی مدت میں قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا۔

پرانمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد مقصود احمد چغتائی نے گورنمنٹ رنگ محل کراچی

ہائی سکول لاہور میں داخلہ لیا اور وہیں سے 1973ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ مقصود احمد چغتائی نے کھیلوں میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ 1972-73 میں انہوں نے سکول کی ہاکی ٹیم کی نمائندگی کی اور سرٹیفکیٹ آف میرٹ حاصل کیا۔ ان دنوں مقصود کے والدین معاشی طور پر زیادہ مستحکم نہ تھے۔ پڑھائی تو انہوں نے جاری رکھی لیکن 1975 میں انہوں نے ایف۔ ایس۔ سی کے امتحان کا نتیجہ نکلنے سے قبل انہوں نے کچھ عرصہ کیلئے ایک فرم میں بطور سلیز مین ملازمت بھی کی۔ وہ گورنمنٹ ایس۔ ای۔ کالج بہاولپور میں NCC ٹیم نمبر 45 کے رکن رہے۔ وہاں سے بطور کیڈٹ نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ یہ کورس ستمبر 1973 کو شروع ہوا اور مئی 1975ء تک جاری رہا جس کے انچارج صوبیدار بادشاہ خان تھے جو بہت محنتی اور سخت ڈسپلن کے پابند تھے۔ اس کورس نے مقصود احمد چغتائی کی زندگی پر دیرپا نقش و چھوڑے اور سکاؤٹنگ میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کیا۔

نامساعد حالات کی وجہ سے گریجویشن کیلئے کالج میں داخلہ لینا مشکل ہو گیا تو گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور Casual Student کلاسوں میں پڑھتے رہے۔ 1978ء میں مقصود نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ بی۔ اے میں فارسی اضافی مضمون تھا، اس میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے انہوں نے خانہ فرہنگ لاہور سے تربیت حاصل کی۔ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد مقصود نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم۔ اے کی کلاس میں داخلہ لے لیا اور 1981ء میں وہاں سے ایم۔ اے انگلش کی سند حاصل کی۔ اس کے علاوہ اسلامیات کے لازمی پرچہ میں بھی کامیابی حاصل کی۔ وہاں وہ کالج کے پروفیسر نیاز سے بہت متاثر ہوئے جن کے لیکچر نے مقصود کو ایم۔ اے انگلش



کرنے پر اکسایا۔ پروفیسر نیاز گورنمنٹ کالج لاہور کے تعلیم یافتہ تھے انہوں نے ایم۔ اے انگلش، ایم۔ اے پالیٹیکل سائنس اور ایل۔ ایل۔ بی کیا ہوا تھا۔ مقصود بتاتے ہیں کہ ان کے پڑھانے کا انداز اتنا پراثر تھا کہ دل چاہتا تھا کہ وہ بولتے رہیں اور میں سنتا رہوں۔ انہوں نے ایک میگزین متعارف کرایا جو سیاسیات پر جامع مضامین شائع کرتا تھا۔ دراصل مقصود نے ایم۔ اے انگلش کی کلاسز میں داخلہ صرف انگلش سیکھنے کیلئے لیا تھا۔ بعد ازاں امتحان دینے کا ارادہ کر لیا اور کامیاب ہوئے۔ مقصود نے کبھی بھی اپنا وقت ضائع نہیں کیا اور علیست میں مزید اضافے کیلئے 1990ء میں FEL کا امتحان پاس کیا۔ جب وہ الائیڈ بینک کے لیگل سیل میں تعینات کیے گئے تو ایل۔ ایل۔ بی کی ابتدائی سند نے ان کی بڑی رہنمائی کی۔ ان کا بڑے قابل وکلاء سے واسطہ پڑتا تھا۔ وہ مقدمہ کا دعویٰ (Plaint) بہت عمدگی سے تیار کر لیتے تھے اور وکلاء ان کے مشوروں کو مد نظر رکھتے تھے۔ موجودہ دور کمپیوٹر کا دور ہے۔ ان تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے مقصود نے کمپیوٹر ایجوکیشن میں بھی دلچسپی لی۔ اس سلسلہ میں 6 مئی 1992ء سے یکم جولائی 1992ء تک اور 13 اکتوبر 1992ء تا دسمبر 1992ء تک کمپیوٹر کورسز میں شمولیت کی اور سرٹیفکیٹ آف انٹینڈنس حاصل کیے۔ پچھلے برس جب مقصود U.S.A. تشریف لے گئے تو وہاں بھی کمپیوٹر میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور 24-5-2001 کو سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن حاصل کیا۔ مقصود کو وہاں کی تربیت نے از حد متاثر کیا۔

## ملازمت

نامساعد حالات كے پیش نظر دوران تعلیم مختلف اوقات میں مقصود احمد چغتائی كو چھوٹی موٹی دستیاب ملازمت كا بھی سہارا لینا پڑا۔ تاہم جون 1979ء میں میرٹ کی بنیاد پر سٹی بینك میں ملازمت حاصل کی۔ اس سے قبل بینك آف امریکہ میں فروری 1979ء تا مئی 1979ء کام کیا۔ سٹی بینك کی ملازمت كے دوران ان كا ایم۔ اے كا نتیجہ موصول ہوا اس بنا پر ان كو چار انكریمنٹ دی گئیں اور 31-10-83 كو۔ 650/- روپے میرٹ ایوارڈ دیا گیا۔ انسٹیٹیوٹ آف بنكرز ان پاكستان پارٹ I كا امتحان پاس كرنے پر ان كو مزید چار انكریمنٹ دی گئیں۔

مقصود احمد چغتائی نے 1983ء كے اواخر میں الائیڈ بینك آف پاكستان لمیٹڈ كراچی كو جوائن کیا اور تین یا چار ماہ بعد ان کی ABL پنر روڈ لاہور تعیناتی ہو گئی۔ 1987ء میں انسٹیٹیوٹ آف بنكرز ان پاكستان پارٹ II كا امتحان پاس کیا۔ بنكنگ میں یہ امتحانات بہت ہی اہمیت كے حامل ہوتے ہیں۔ ان كو پاس كرنے كے بعد ملازم ترقی کی پانچ منازل طے كر لیتا ہے اور سیناریائی لسٹ میں بھی اگلے ناموں میں شمار ہو جاتا ہے۔ اپنی تعلیمی قابلیت اور بنكنگ ڈپلومہ كے حصول كے بعد مقصود احمد چغتائی نے بہت كم عرصہ میں آفیسر گریڈ II پروموت ہوئے۔ بعد ازاں ان کی ترقی میں جمود پیدا ہو گیا۔ ہمارے ہاں اكثر اداروں میں پسند اور ناپسند كا دور دورا ہے جس کی وجہ سے کئی لوگ ناحق پیچھے رہ جاتے ہیں۔

## کارہائے نمایاں

### بحیثیت سکاؤٹ:

سرلارڈ بیڈن پاول سکاؤٹ تنظیم کے بانی ہیں، جس کی شروعات انگلینڈ میں ہوئی۔ انہوں نے اس تنظیم کو منظم کرنے کیلئے اپنے تجربات اور مشاہدات سے بھرپور کام لیا۔ وہ ایک آرمی آفیسر تھے، جنگوں کی تباہ کاریوں سے آشنا تھے اور ان کے بعد جو ہلاکتیں ہوئیں اس کا بھی مشاہدہ تھا۔ زخمیوں کے علاج معالجے اور دیکھ بھال کا فقدان بھی انکے لیے باعث تشویش بنا۔ اس تنظیم کی افادیت اور جذبہ خدمت خلق اس کی کامیابی کا باعث بنے اور یہ بڑی سرعت کے ساتھ پوری دنیا میں پھیل گئی۔

پاکستان میں اس کا آغاز تقسیم ہند سے قبل ہو چکا تھا۔ سر ڈگلس نیک نے 1922ء میں چند اکٹھا کر کے 120 کمروں پر مشتمل ایک عالی شان بلڈنگ بمقام والٹن بنوائی۔ سر ڈگلس نیک ان دنوں ہائی کورٹ پنجاب، لاہور کے چیف جسٹس تھے۔ والٹن کی تعمیر نو میں ان کا بہت زیادہ حصہ ہے۔ 1927ء تک انہوں نے والٹن میں موجود بلڈنگ ماحقہ بنگلہ، پرانے فزیکل ایجوکیشن کی عمارت، ہوٹل اور سوئمنگ پول مکمل کروایا۔ یہ شہر لاہور کا واحد سوئمنگ پول تھا۔ پنجاب بوائے اسکاؤٹس نے والٹن کی 86 کنال جگہ اپنے ذرائع سے 1927ء میں خریدی، ملکیت جگہ کی خریداری یا عطیہ میں ملنے والی جگہ مرحلہ وار ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تفصیل	رقبہ
1929ء	عطیہ	15 ایکٹر
1930ء	لیز	15 ایکٹر
1932ء	خریدی گئی	110.6 ایکٹر
1938ء	لیز	17 ایکٹر
1941ء	لیز	116 ایکٹر
کل		43.6 ایکٹر

اس ادارے کی تعمیر و ترقی میں نواب خضر حیات ٹوانہ، نواب صادق بہاولپور، نواب افتخار ممدوٹ اور دیگر سرکردہ مسلمان رہنماؤں نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں قیام پاکستان کے وقت قائد اعظم محمد علی جناح یہاں بذات خود تشریف لائے۔ ان تاریخی عمارات میں سکاؤٹ تحریک کے بانی سر لارڈ بیڈن پاؤل نے 1937ء میں سوئمنگ پول کا افتتاح کیا اور اسی طرح لیڈی بیڈن پاؤل نے لارڈ بیڈن پاؤل کی وفات کے بعد 1960ء میں اس تاریخی جگہ کا دورہ کیا۔ والٹن میں پنجاب بوائے سکاؤٹس کا ٹریننگ سنٹر بنا جو کہ برصغیر پاک و ہند میں مشہور تارا دیوی شملہ ٹریننگ سنٹر کے بعد سب سے بڑا سکاؤٹس ٹریننگ سنٹر ہے اور یہاں ہر سال لاکھوں نوجوان عملی تربیت حاصل کرتے ہیں۔

مہاجر کیمپ کا آغاز قیام پاکستان کے وقت ہوا۔ جب مورخہ 8 اگست 1947ء کو نواب افتخار الدین ممدوٹ نے خان بہادر ایس۔ ایم شریف جو کہ اس وقت پنجاب بوائے سکاؤٹس کے کمشنر تھے، کو ٹیلیفون کیا۔ اس روز وہ صبح نو بجے والٹن آئے اور انہوں نے

پنجاب بوائے اسکاؤٹس کو کہا کہ وہ آستینیں چڑھالیں کیونکہ کچھ مہاجر آج ہی لاہور آ رہے ہیں اور اس جگہ ایک مہاجر کیمپ لگانا ہے۔ 20 نومبر 1947ء کو قائد اعظم نے اس کیمپ کا معائنہ کیا۔ یہ مہاجر کیمپ دو سال تک قائم رہا جس میں مسلم لیگ کے نوجوانوں نے بوائے اسکاؤٹس کے ساتھ شانہ بشانہ کام کیا اور بھارت سے پاکستان داخل ہونے والے مہاجرین کی دن رات خدمت کی۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کی، خاندان کے پھڑے ہوئے افراد کو ملوانے کیلئے معاونت کی اور یوں اس صدی (بیسویں صدی) میں سب سے بڑے مہاجر کیمپ میں دکھی انسانیت کی خدمت سے سرشار اعلیٰ اور انوکھی مثال قائم کی گئی۔ قیام پاکستان کے وقت کوئی ایسا منظم ادارہ نہ تھا جو ان بے آسرا اور بے سہارا مسلمان مہاجروں کی نگہداشت کرتا۔ چنانچہ یہ ذمہ داری ایک ننھی سی تنظیم جسے پنجاب بوائے اسکاؤٹس کہتے ہیں کو سونپی گئی۔ اب یہ تنظیم پورے پاکستان میں قائم ہو چکی ہے اور کئی سرکردہ رہنماؤں نے اس کی قیادت کی۔ آج کل محترمہ زبیدہ جلال، وزیر تعلیم حکومت پاکستان اس تنظیم کی چیف کمشنر ہیں۔

مقصود نے گورنمنٹ مشن ہائی سکول رنگ محل سے اسکاؤٹنگ شروع کی جس کا پہلا کیمپ گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول میں لگا تھا۔ مقصود احمد چغتائی اسکاؤٹ تحریک کے ایک سرگرم رکن ہیں ان کی اس تنظیم کیلئے ان گنت خدمات ہیں۔ انہوں نے کم عمری ہی سے اسکاؤٹس تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ 7 جولائی 1989ء کو انہیں العجم بوائے اسکاؤٹس اوپن گروپ کی تاحیات رکنیت حاصل ہوئی۔ بنک میں کل وقت کام کرنے کے باوجود انہوں نے اس تنظیم میں بھرپور حصہ لیا اور کئی اہم کورسز پاس کئے۔ 20-4-92 کو وہ یونٹ لیڈر بنا دیے گئے۔ 7-6-93 کو بحیثیت رودر اسکاؤٹ (Rover Scout) حج کی اعزازی خدمات کے سلسلے میں حاجی کیمپ لاہور تعینات کیا گیا۔

24-8-93 کو انہیں سکاؤٹ ووڈ بیج پر چمنٹ (Scout Wood Badge)

(Perchment) دیا گیا۔ تنظیم کی طرف سے سلسلہ ہائیکنگ انہیں کئی میرٹ سرٹیفکیٹس حاصل ہوئے۔ پاکستان گولڈن جوبلی اور سکاؤٹ موٹ بہاولپور اور چولستان اوپن سکاؤٹس گروپ، بہاولپور کی شمولیت پر انہیں اعزازی سرٹیفکیٹس دیے گئے۔ 7-10-98 کو ڈویژنل سکاؤٹ آرگنائزر نے انہیں اعزازی پبلک ریلیشنز آفیسر (PRO) برائے ڈویژنل بوائے سکاؤٹ ایسوسی ایشن کا تقرری لیٹر جاری ہوا۔ مقصود احمد چغتائی نے اندرون اور بیرون ملک سکاؤٹس تنظیم کے کئی اہم سیمیناروں میں حصہ لیا۔

انگلینڈ میں گلزار ایج۔ شیخ انٹرنیشنل سکاؤٹ اینڈ گائیڈ کلب کے وائس پریزیڈنٹ اور پبلک ریلیشنز آفیسر ہیں۔ مقصود احمد چغتائی کے بہت اچھے دوستوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جب مقصود انگلینڈ گئے تو شیخ صاحب نے ان کی بہت آؤ بھگت کی۔ وہاں انہوں نے سکاؤٹنگ سے متعلقہ کئی فنکشنز میں شمولیت کی اور کلب کی ممبر شپ بھی حاصل کی۔ خاص طور پر 16 اکتوبر 1993ء بروز ہفتہ انٹرنیشنل سکاؤٹ اینڈ گائیڈ کلب کے ری یونین ڈنر کے فنکشن منعقدہ بیڈن پاول ہاؤس میں رات سات بجے شامل ہونا ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔ اس ری یونین ڈنر میں آٹھ ممالک سے آئے ہوئے 53 افراد نے شرکت کی یہاں انگلینڈ کے چیف سکاؤٹ گارٹھ موریسن (Garthmmorrison) اور گرل گائیڈ ایسوسی ایشن کی چیف کمشنر جین گائیڈ (Jane Garside) بھی موجود تھے۔

انگلینڈ ہی میں مقصود نے سرے امریکہ انٹر لنک 95 میں شمولیت کی۔ اس کا مقصد اسکاؤٹنگ کے ہمسایوں کو آپس میں دوستی اور مل جل کر کام کرنے کے مواقع فراہم کرنا تھا۔ انگلینڈ کے سرے اسکاؤٹس اور امریکہ کے بوائے اسکاؤٹس کے مختلف پروگراموں کی

مختلف سمتیں ہیں۔ اور اپنی طرح ان کی تہذیب و تمدن اور اصطلاحات بھی قدرے مختلف ہیں پھر بھی ان میں سکاؤٹنگ کا عنصر متفقہ ہے۔ یہی وہ قدریں ہیں جس کی بنا پر سکاؤٹنگ تحریک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔

### نظم چودہ اگست

اک جہد مسلسل کا ثمر آج ملا ہے  
بے حال مسافر کو نگر آج ملا ہے  
تاریکی شب دور ہوئی جس کی بدولت  
انسان کو ہ نور سحر آج ملا ہے  
اللہ و محمد کے کرم کا ہے یہ صدقہ  
اسلام کو جو اوج و ظفر آج ملا ہے  
آزادی کی قیمت میرے اجداد سے پوچھو  
آزاد فضاؤں کا سفر آج ملا ہے  
اسلام کی عظمت کا یہ مینار بنے گا  
تقدیر مسلمانوں سے جو گھر آج ملا ہے  
جس کیلئے آباء نے پیا جام شہادت  
اس کوشش پیہم کا اثر آج ملا ہے  
اک روز بپا تھا جو مہاجر کی پناہ گاہ  
سکاؤٹس کی کوشش سے یہ گھر \* آج ملا ہے  
پھر آج ضرورت ہے اسی جذبے کی خوشی  
جس جذبہ صادق کا اثر آج ملا ہے

### خوشتر علی خوشتر

\* پنجاب بوائے اسکاؤٹس، والنٹن ہیڈ کوارٹر

## سماجی خدمات اور کھیلوں میں دلچسپی

ایک سکاؤٹ ہونے کے ناطے سماجی کارکن ہونا امر مسلمہ ہے۔ سکاؤٹ کا تو مشن ہی خدمت خلق ہے۔ مقصود احمد چغتائی اس شعبہ میں بھی کسی سے پیچھے نہیں، انہوں نے زندگی میں بے شمار نشیب و فراز کا سامنا کیا اور ہر میدان میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ان میں خدمت کا جذبہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ وہ سماجی تنظیموں کے رہنماؤں کے فرمائندہ دارکارکن اور کارکنوں کے ایک ذہن اور باحوصلہ رہنما ہیں۔

ان کی رہائش گاہ G-4 جو ہر ٹاؤن لاہور میں ہے اور یہ کیسے ممکن تھا کہ وہاں کے رہائشی ان کی خدمات سے مستفیض نہ ہوں۔ چنانچہ جونہی وہاں ویلفیئر سوسائٹی کا انعقاد ہوا تو وہ متفقہ طور پر 23-03-97 کو مجلس شوریٰ کے اعزازی رکن بنادیے گئے۔ ان کی دلچسپی اور خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں مجلس انتظامیہ میں جنرل سیکریٹری کا عہدہ دیا گیا۔ اس ذمہ داری کو وہ باحسن طریق سے نبھا رہے ہیں۔ بہالانہ رپورٹ برائے سال 99-1998 اور 2000-1999ء ان کی کارکردگی کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس ویلفیئر سوسائٹی نے سماجی امور کے علاوہ کھیلوں اور تفریحی مقابلوں کا بھی انعقاد کیا۔ جون 1995ء میں قائم ہونے والی یہ چھوٹی سی جی فور ویلفیئر سوسائٹی جون 2002 میں اپنی ساتویں سالگرہ منائے گی۔ جو ہر ٹاؤن کے کیمپوں کی ترجمانی کیلئے ایک ماہوار میگزین ”جوہر“ شائع کیا جاتا ہے جس کے ایڈیٹر وحید عشرت، مینجنگ ایڈیٹر اقبال احمد سر ویا، مجلس ادارت میں ڈاکٹر احسان اللہ اور عبدالمسیح شمس شامل ہیں۔

اس سے قبل جب پاکستان رفاہی ایسوسی ایشن شمع کالونی نیگم کوٹ کا افتتاح اکتوبر



1990ء میں ہوا تو مقصود اس کے بانی ارکان میں شامل تھے۔ بعد ازاں اس کے صدر منتخب ہوئے۔ اس رفاہی ادارے کے پلیٹ فارم سے مقصود نے ملک کے ممتاز سماجی کارکنوں اور رہنماؤں کی سرپرستی حاصل کی اور رفاہی امور کو بڑی تندہی سے آگے بڑھایا۔ عوام نے ان کی کاوشوں کو بہت سراہا جس کو پریس نے بھی کورج دی جو کہ ان کی خدمات کا عملی ثبوت ہے۔ مقصود کو والد محترم محمد انور چغتائی اور خسر جان عالم کی بھی معاونت حاصل تھی۔

واسا اور ایل۔ ڈی۔ اے کی بے حسی اور بے توجہی کے سلسلہ میں مقصود احمد چغتائی نے فروری 1992ء میں پریس کانفرنس کی جس کی بناء پر کئی رفاہی امور توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اسی طرح جوہر ٹاؤن جی فور ویلفیئر سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے جوہر ٹاؤن میں سوئی گیس کی عدم فراہمی کے سلسلہ میں کئی اقدام اٹھائے۔ جوہر ٹاؤن میں بڑی نامور شخصیات رہائش پذیر ہیں جن میں سابق صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ اور سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور جناب جسٹس میاں اللہ نواز قابل ذکر ہیں۔ مقصود احمد چغتائی کو سماجی امور میں ان شخصیات کی سرپرستی حاصل ہے۔ شوکت خانم کینسر ہسپتال جوہر ٹاؤن میں واقع ہے اور اس کے بانی جناب عمران خان نے بھی مقصود کے فلاحی کاموں میں دلچسپی لی۔ حسن اتفاق کہیں کہ مقصود صاحب کی تجویز سے سوسائٹی ہذا کی قرارداد کی بنا پر جب جوہر ٹاؤن کی مین روڈ کا نام شوکت خانم روڈ رکھا گیا تو عمران خان نے اس تقریب میں شمولیت کی اور شارع شوکت خانم کینسر ہسپتال کا افتتاح کیا۔ اس سڑک کے شروع میں نسب شدہ تختی کی نقاب کشائی بھی عمران خان نے کی۔

23 مارچ 1998ء کو یوم پاکستان کے موقع پر جی۔ فور ویلفیئر سوسائٹی کے زیر

اہتمام کھیلوں کے مقابلے منعقد ہوئے تو عمران خان نے تقسیم انعامات کی تقریب میں بطور

مہمان خصوصی شمولیت کی۔ اس میں مقصود احمد چغتائی نے 50 میٹر دوڑ میں حصہ لے کر اول پوزیشن حاصل کی۔ یوم پاکستان ہی کے سلسلہ میں ایک تقریب 2001ء میں ہوئی، جس میں سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور جناب جسٹس (ر) میاں اللہ نواز مہمان خصوصی تھے۔ میوزیکل چیئر برائے سینیٹرز میں جناب جسٹس (ر) میاں اللہ نواز نے بھی حصہ لیا اور رزراپ رہے جب کہ اول پوزیشن احسان اللہ خان نے حاصل کی۔ اس تقریب کے موقع پر مہمان خصوصی نے کہا کہ آج کے بچے کل کے معمار قوم ہیں۔ وہ مستقبل میں گلدستہ کی شکل میں ملک و ملت کے چین کی خوبصورتی بڑھائیں گے۔

اپریل 2001ء میں ایک سماجی، فلاحی اور ثقافتی تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا نام باہمی مشورے سے سکوپ سکاؤٹس گروپ رکھا گیا۔ اس تنظیم کا مقصد فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا ہے جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں کیونکہ بیشتر ممبران کا تعلق سکاؤٹنگ سے ہے اس لیے اس کا نام سکاؤٹس کے حوالے سے رکھا گیا۔ تنظیم کے منعقدہ اجلاس کی صدارت سینئر صحافی اکرم حمیدی نے کی۔ اجلاس میں عہدیداران کا چناؤ بھی کیا گیا، فیصلہ کے مطابق سید ضمیر الاسلام بخاری سرپرست اعلیٰ اور مقصود احمد چغتائی صدر چنے گئے۔ سرز صفیہ عمران سینئر نائب صدر، محمد اقبال موہل نائب صدر، محمد محسن جنرل سیکریٹری، سلطان محمود فنانس سیکریٹری، فرخ بصیر سیکریٹری نشر و اشاعت جب کہ نیلما سرور، ندیم بھٹہ، ارشد باجوہ، ریاض احمد چوہدری اور شیخ نوید اسلم مجلس انتظامیہ کے اراکین منتخب ہوئے۔

مجھے یاد ہے کہ مارچ 2001ء میں سکوپ کے زیر اہتمام پتوکی کا ایک یادگار دورہ کیا گیا۔ یہ تفریحی ٹور پتوکی کی ہر دلچیز، شخصیت اور سماجی کارکن چوہدری ریاض کی دعوت پر

کیا گیا۔ لاہور سے پتوکی تک کا سفر ایک عام پکنک سے ادبی سفر میں ڈھل گیا۔ جب کوئٹہ کے اندر ایک ادبی پروگرام شروع ہو گیا۔ شعر و شاعری، ارسنہ و ادب اور لو (Love) میرج کے ٹاپک پر اس کے حق اور مخالفت میں بحث مباحثہ، ملک کے سیاسی حالات کا جائزہ وغیرہ، اس میں شریک حضرات اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مختلف شعبہ جات سے منسلک تھے، جن میں ممکنہ تعلیم کے اعلیٰ عہدیداران، شاعر، نکرز، سکاؤٹ تنظیم کے عہدیداران اور وکلاء شامل تھے۔ میں نے اس پروگرام میں حصہ لیتے ہوئے مندرجہ ذیل نظم پیش کی۔ جسے کوئٹہ میں سوار تمام صاحبان نے سراہا۔

آدمِ خاکی نے عجب ہی گل کھلائے ہیں  
 عدو کو چھوڑ کر ، اپنوں کے دل جلائے ہیں  
 پہن کر کاغذی پیرہن ، چل دیئے سوئے نار  
 بیتِ خانہ آذر میں، سب پیرہن جلائے ہیں  
 ہوس میں دولت کی ، چل دیئے سوئے دار  
 آرزوئے خام میں ، محلِ خوابوں کے بنائے ہیں  
 اس دور میں دوست داری ہے نہ کوئی دوست دار  
 بن کر دریدہ دہن، کئی دل دکھائے ہیں  
 گُل چشم ہیں وہ ، فراواں ہے شراب  
 میکدے میں مے کشوں نے جانِ عالم بلائے ہیں  
 نادانیوں پر اُن کی ، یوتس کو ہے ملال  
 آلام میں اُن کے ، رنج و غم اٹھائے ہیں

استعمال کیا ہے کہ یہ پورے کا پورا دیہات گلاب کے انواع الاقسام پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور بہت ہی خوبصورت اور دلغریب لگ رہا تھا۔ اس پھولوں والے باغ کے مرکز میں ایک ریست ہاؤس نما رہائش گاہ تھی۔ درختوں کے سائے میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر سکوپ کا یہ چھوٹا سا کارواں جناب سید حمیرا الاسلام بخاری، ڈویژنل سکاؤٹ آفیسر لاہور اور چیف پیٹرن (سکوپ) کے زیر قیادت چٹوکی میں موجود تھا۔ وہاں ایک بہترین اور خالصتاً دیہاتی کھانا دیا گیا یہاں مجھے بخاری صاحب کی قائدانہ صلاحیتوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ طنز و مزاح کے ساتھ ساتھ دورہ کی افادیت کو برقرار رکھے ہوئے تھے۔ اس میں شامل تمام اراکین کو گلاب کے پھولوں کے گلہ سے پیش کیے گئے وہاں سے واپسی پر بھی کوسٹر میں خوب ہلہ گلہ رہا، اس فنکشن کو گزرے ایک سال بیت چکا ہے لیکن اس کی یادیں میرے دل و دماغ میں ابھی بھی تروتازہ ہیں۔

مقصود احمد چغتائی پاکستان یوتھ ٹیلنٹ کونسل کے بانی اراکین میں شامل ہیں اس کی 20 ویں یوم تاسیس اور مقصود کی کتاب ”کینیڈین ویزا حاصل کریں“ کی رونمائی کے سلسلے میں تقریب 12 فروری 2002ء بمقام میوزیم آڈیٹوریم شارع قائد اعظم لاہور میں منعقد ہوئی جس میں مجھے بھی شرکت کا موقع ملا۔ صدارت جناب مجیب الرحمن شامی نے کی اور دوسرے معززین میں ڈاکٹر شفیق جالندھری، حسنین جاوید اور اقبال ایڈووکیٹ شامل تھے۔ یہاں مقصود کو اپنی اعلیٰ صلاحیتوں اور حسن کارکردگی کی بناء پر شیلڈ دی گئی۔

مقصود احمد چغتائی جذبہ خدمت سے ہر وقت سرشار نظر آتے ہیں ایک بار وہ Norcotic تنظیم کے عہدہ صدارت کو سنبھالنے گئے تو میں نے ان کی بے انتہا مصروفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے منع کر دیا اور میرے مشورہ پر انہوں نے عمل کیا۔

## سیر و سیاحت کے میدان میں

سیر و سیاحت کیلئے آدمی کا آسودہ ہونا آسانیاں پیدا کرتا ہے لیکن کئی مہم جو اس میں طبع آزمائی کرنے کیلئے کم وسائل ہی میں نکل کھڑے ہوتے ہیں اور وہ بیرون ملک بہت سی مشکلات سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ ان مشکلات سے صرف سکاؤٹ ہی نجات حاصل کر سکتا ہے وہ کم خرچ بالانشین والا کلیہ استعمال میں لائے گا۔ یعنی زیادہ تر پیدل سفر اور سستے ہوٹلوں میں رہائش کا سہارا لے گا بلکہ وہ دنیا میں پھیلے ہوئے سکاؤٹ ہوٹلوں میں ٹھہرنے کو ترجیح دے گا اپنے اضافی اخراجات کو حالات کے مطابق محنت مشقت سے پورا کرنے کی کوشش کرے گا اور یہی عمل سیاحت کا نام ہے۔ ان تمام خصوصیات کا مجسمہ مقصود احمد چغتائی کی صورت میں نظر آتا ہے جس کے بل بوتے پر وہ نامور سیاح بنے۔ غیر ممالک کی سیاحت سے قبل اپنے ملک کی سیاحت از حد ضروری ہے وہ اس لیے کہ غیر ممالک میں اگر آپ سے یہ سوال کیا جائے کہ آپ اپنے ملک کے بارے میں کیا جانتے ہیں تو آپ اس کا برملا اور سیر حاصل جواب دے سکیں۔

مقصود احمد چغتائی نے زمانہ طالب علمی سے ہی سیاحت کا سلسلہ شروع کیا۔ پاکستان میں دور دراز علاقوں وادیِ چترال، کیلاش، ہنزہ، گلگت اور دیگر شمالی علاقہ جات میں گھومے پھرے اور قدرت کے حسین مناظر کا مشاہدہ کیا۔ میدانی علاقوں میں دو دفعہ بذریعہ موٹر سائیکل لاہور سے بہاولپور اور لاہور سے کیمبل پور (انک) ایڈونچر ٹرپ لگایا۔ اس طرح بذریعہ سڑک لاہور سے براستہ ڈیرہ غازی خان، فورٹ مزو، لورالائی، زیارت اور کوئٹہ کی سیاحت کی۔ پھر بذریعہ سڑک کراچی سے لاہور تک واپس سفر کیا۔ اندرون سندھ حیدر

آباد، لاڑکانہ، سیہون شریف، گڑھی حبیب اللہ اور موروجیسے خطرناک علاقوں میں جہاں ڈاکوؤں کا راج سمجھا جاتا ہے۔ رات کے وقت سفر کیا۔ دودفعہ چین سے منسلک روڈ کے ذریعہ سفر کیا، بعد ازاں پاکستان سے انگلینڈ تک بذریعہ سڑک سفر کرتے ہوئے ایران، ترکی، بلغاریہ، رومانیہ، ہنگری، فرانس، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، بیلجیم، ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کی سیاحت کی۔

مقصود احمد چغتائی نے اس عملی سیاحت کے تجربات اور معلومات کو لوگوں تک پہنچانے کیلئے سفرنامے لکھے انہوں نے ان سفرناموں کو مزید مفید بنانے کیلئے حصول ویزا اور امیگریشن قوانین کو قلم بند کیا۔ ان تمام تصانیف کا اگلے باب میں مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔ ان کو پہلی ہی کتاب ”جہاں گردی“ پر حکومت پنجاب نے 1997ء میں ایوارڈ سے نوازا۔

جناب مسعود علی خان ایم۔ ڈی پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن مقصود کی سیاحتی کارکردگی سے اذ حد متاثر ہیں۔ جن کا مظاہرہ انہوں نے مقصود کے صحافیوں کے اعزاز میں ظہرانے کی تقریب میں کیا۔ مقصود احمد چغتائی کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہوں نے انٹرنیشنل ایئر آف مونٹینیز (International Year of Mountains) پاکستان میں 2002ء کا کوآرڈینیٹر (اعزازی) مقرر کیا۔ جس کی افتتاحی تقریب 14 جنوری 2002ء سرینہ ہوٹل اسلام آباد میں منعقد کی گئی (لیکن اتفاق سے مقصود کے والد محترم کی وفات کے باعث ہم اس میں شمولیت اختیار نہ کر سکے)۔

## مقصود احمد چغتائی کی تصنیفات کا تفصیلی جائزہ

سیاحت پر بے شمار کتب لکھی گئیں جو کہ زیادہ تر سفر ناموں کی صورت میں ہیں۔ ان مصنف سیاحوں نے مناظر قدرت، قوموں کے تہذیب و تمدن، ثقافت، بود و باش اور دوسرے سیاحتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے لیکن کسی نے بھی غیر ممالک میں جانے کیلئے حصول ویزا اور امیگریشن قوانین پر طبع آزمائی نہیں کی اور یہ اعزاز صرف اور صرف مقصود احمد چغتائی کو حاصل ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ سیاحت میں مقصود نے وہ مقام پالیا جو کہ کم از کم پاکستان میں کسی بھی سیاح کو نصیب نہ ہو سکا۔ انہوں نے یہ کتب انگلش اور اردو میں تحریر کی ہیں جن سے ملکی اور غیر ملکی قارئین نے استفادہ کیا ہے۔ ان کتب کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

اردو میں تحریر	انگلش میں تحریر
گوہر مقصود (سفر نامہ)	Paksitan Travel Hand Book
جہاں گردی (ٹریول گائیڈ) (حکومت پنجاب سے ایوارڈ یافتہ)	The Adventure Travel Hand Book
گرین کارڈ کے دیس میں	Now you can get Visa
امریکی ویزا حاصل کریں	Road to Makkah (Under Print)
باب پاکستان اور سکاؤٹس کا کردار	Culture & Civilization of Minorities in China Future of Xinjians (under print)
تابخاک کا شعر	

	کینیڈین ویزا حاصل کریں
	ویزا اور امیگریشن قوانین (زیر طبع)

## 1. گوہر مقصود (سفر نامہ یورپ)

جنوری 1993ء کی ایک شب یورپ کی سیر و سیاحت کا محرک ثابت ہوئی۔ جب انٹرنیشنل ویسٹرن یونیورسٹی کے زیر اہتمام آواری ہوٹل لاہور میں ایم۔ بی۔ اے (MBA) کے کورس سے متعلقہ پروگرام کے بارے میں منعقدہ سیمینار میں مقصود احمد چغتائی کو شرکت کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس سے متاثر ہو کر انہوں نے اس یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی ٹھانی۔ داخلہ فارم اور چند دستاویزات ارسال کرنے کے صرف دو ماہ بعد ان کو ویسٹرن یونیورسٹی میں داخلے کا اجازت نامہ مل گیا۔ مقصود الائیڈ بینک آف پاکستان لمیٹڈ سے وابستہ ہیں اور ان دنوں آڈٹ آفس لاہور میں بطور آڈٹ آفیسر اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے بینک سے ایک سال کی چھٹی (Ex-Pakistan Leave) برائے اعلیٰ ایجوکیشن منظور کروائی۔ مزید برآں سپانسر شپ لیٹر اور بینک شیڈول لے کر انگلینڈ کا ویزا حاصل کرنے کیلئے ایمپیس پیج گئے اور کامیاب ہوئے۔

اب ان کیلئے اصل مسئلہ تعلیمی اخراجات کا تھا جس کا تخمینہ پانچ لاکھ کے لگ بھگ تھا۔ آخر کار کافی سوچ بچار کے بعد انہوں نے اس موقع کو سیر و تفریح اور مہماتی سفر میں تبدیل کرنے کا پروگرام بنایا اور انگلینڈ بذریعہ ہوائی جہاز کی بجائے براستہ سڑک جانا پسند کیا۔ اس سلسلہ میں جو روٹ اختیار کیا وہ پاکستان سے ایران، ترکی، بلغاریہ، رومانیہ، چیکو سلواکیہ، ہنگری، آسٹریا، جرمنی اور فرانس سے انگلینڈ تک کا تھا جبکہ اس سے آگے



سیکنڈے نیوین ممالک ممکنات میں شامل تھے۔

پاکستان سے انگلینڈ اور واپسی تک محتاط انداز سے سفر اور دیگر اخراجات کا تخمینہ ساٹھ ہزار کے قریب بنا۔ وہ لاہور بمقام شوبراہوئل بذریعہ نیو خان ٹرانسپورٹ شام چھ بجے روانہ ہوئے۔ دوران سفر مقصود احمد چغتائی کا کئی حیرت انگیز اور روکنے کھڑے کر دینے والے واقعات سے واسطہ پڑا جن کا ذکر انہوں نے بڑے دلچسپ اور پراثر انداز میں کیا۔ یہ سفر نامہ بیرونی دنیا (یورپ) کی تہذیب و ثقافت اور رہن سہن کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ یورپین ممالک کی اقوام، سائنس اور ٹیکنالوجی میں آگے کی طرف پیش قدمی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں لیکن مقصود نے ان میں ایسی کئی خرافات کی نشاندہی کی ہے جو انسانی اقدار کے بالکل منافی اور تہذیب یافتہ معاشرے پر ایک بدنمادار غ ہیں۔ ان کے یہ چند الفاظ اپنے اندر ایک داستان سمیٹے ہوئے ہیں۔

”جوں جوں یورپ کے ٹھنڈے ممالک کی طرف سفر کرتے جائیں جنسی تعلقات میں بے راہ روی ہونے کا احساس بڑھتا جاتا ہے اور یہ اس براعظم کے کلچر کا حصہ ہیں۔ اکثر لڑکے لڑکیاں اکٹھے رہتے ہیں اور اکٹھے سفر کرتے ہیں۔ بظاہر وہ میاں بیوی کی طرح رہتے ہیں۔“

مقصود احمد چغتائی کا یہ سفر اپنے آبائی شہر لاہور سے 2 اگست 1993ء کو شروع ہوا اور واپسی بذریعہ گلف ایئر لائنز دوہا ایئر پورٹ سے ہوئی۔ یوں ان کا سفر اکیس اکتوبر 1993ء کی صبح دس بجے لاہور ایئر پورٹ پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔

قارئین نے اس سفر نامہ کو از حد پسند کیا۔ خاص کر سکاؤٹنگ سے وابستہ بچوں اور بڑوں نے اسے بہت سراہا۔ بیڈن پاول ہاؤس کا تعارف، گل دل پارک، یکمپ سائٹ،

سکاؤٹنگ اشیاء کی فہرست اور انٹرنیشنل سکاؤٹس اینڈ گائیڈ کلب کا 37 واں ری یونین ڈنر کی روداد ایک دلچسپ معلومات کا ذخیرہ ہیں۔ اس سفر نامے کو پسند کرنے والوں میں قلمکار، صحافی، ادیب، دانشور اور شاعر سر فہرست ہیں۔ ان کی آراء کے چند اقتباسات حاضر خدمت ہیں۔

”مقصود احمد چغتائی کا سفر نامہ ”یورپ بائی روڈ“ میں بہت سارے ممالک کی مختلف موضوعات پر بات کی گئی ہے جو کسی بھی تہذیب و ثقافت کی ترجمانی کرتی ہے اور تاریخ کا حصہ بن جاتی ہے۔ صاحب سفر کا تعلق رنگ محل مشن ہائی سکول سے رہا اور اس کے بعد وہ ہمارے ادارے یگ مین کرپشن ایسوسی ایشن (Y.M.C.A) کے ممبر رہے جو کہ ایک انٹرنیشنل ادارہ ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ وہ بلند مقصد لے کر چلے اور ناگزیر اور ناقابل بیان حالات میں بھی انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔

میں خدا سے دعا گو ہوں کہ وہ انہیں مزید کامیابیاں حاصل کریں اور ہم جوئی کی اس تحریک میں دوسرے نوجوانوں کیلئے مشعل راہ ثابت ہوں۔ بلا شک نوجوانوں کو ایسی مہمائی سیاحت میں حصہ لینا چاہیے۔“

جان شفق

جنرل سیکریٹری

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے، لاہور

## پیغام

”لاہور کا سمو پولیٹن روٹری کلب انٹرنیشنل کو یہ فخر حاصل ہوا ہے کہ اس کے ممبر مقصود چغتائی نے اعلیٰ پائے کی کتاب سفر نامہ تصنیف کی ہے اور اس میں نہ صرف لطیف اور دلچسپ آنے والے تلخ واقعات کو بھی خندہ پیشانی سے سامنا کرنے کے بعد دلیرانہ طور پر تحریر کیا ہے۔

ان کی تحریر میں جہاں روایتی کردار ملتے ہیں وہاں انفرادی شخصیات کا ذکر بھی موجود ہے۔ بیرون ملک جہاں محنتی اور دل لگا کر کام کرنے والے پاکستانی ہنرمندوں کی قدر افزائی کی گئی ہے تو وہاں قوم کو رسوا کرنے والے چند موقع پرست اشخاص کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کتاب مہماتی سفر، دلچسپ معلومات، ناقابل فراموش اور سبق آموز واقعات کا احاطہ کرتی ہے۔ بیرون ملک مصنف نے جہاں خود سیر کی ہے وہاں قاری کو بھی اپنے ہمراہ سیر کرواتا ہے۔ یہ کتاب اردو ادب میں ایک اچھا اضافہ ہے، جسے میری ذاتی رائے میں خوب پذیرائی ملے گی۔

یہ کتاب ہر گھر، تعلیمی ادارے اور لائبریری میں ہونی چاہیے تاکہ قارئین اس کا مطالعہ کر کے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکیں۔“

روٹیرین عامر عطا باری

صدر

روٹری کلب آف لاہور کا سمو پولیٹن

”مصفیٰ روئیرین مقصود احمد چغتائی گزشتہ دو سال سے کاسمو پولیٹن روٹری کلب انٹرنیشنل کے ممبر ہیں۔ ہم نے انہیں ہمیشہ چاق و چوبند اور ارادے کا مضبوط پایا ہے۔ جب ہمیں ان کی پہلی تصنیف سفر نامہ یورپ کا علم ہوا تو ہمیں انتہائی خوشی ہوئی۔ کتاب کی تفصیلات پڑھ کر ہم ان کی جرأت، دلیری اور حوصلہ کے بھی قائل ہو گئے۔ خاص طور پر بلخاریہ کے دل لرزادینے والے واقعات نے ہمارا دل پہنچ دیا ہے۔ یہاں تک کہ پاکستانی ایسوسی بھی ان کی مدد کیلئے نہیں پہنچ سکی۔ ہمارے نزدیک اگر کوئی اور شخص ان کی جگہ ہوتا تو وہ ہمت ہار کر واپس وطن لوٹتا مگر انہوں نے نہ صرف اپنا مشن جاری رکھا بلکہ عالمی بھائی چارہ، دوستی اور امن کے لازوال پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے میں ہاتھ بٹایا۔

”چنانچہ ہم چغتائی صاحب سے درخواست کی ہے کہ ہمیں آئندہ بھی نہ صرف اچھی تحریروں سے نوازیں بلکہ یورپ اور دیگر اقوام کیلئے بین الاقوامی ٹریولنگ گائیڈ فراہم کریں تاکہ ہم ان کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی طرح کے مہماتی سفر طے کر سکیں۔ ہم ان کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری بات منظور کرتے ”رہنما عالمی سفر“ کا نسخہ پودا لگایا ہے جو کہ علم و ادب کے چمن میں نہ صرف تناور درخت بنے گا بلکہ سیاحت کے شوقین حضرات اور مہم جو لوگوں کیلئے درخشاں ستارہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ“

خالد بشیر

پی پی

سابقہ صدر کاسمو پولیٹن، روٹری کلب

”سفر نامے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مصنف حساس بھی ہے اور فراخ دل بھی کیونکہ وہ پہلے خود کو ارد گرد کے ماحول سے آشنا کرتا ہے پھر وہ چاہتا ہے کہ مختلف علاقوں کے مختلف رواج اور طریقہ ہائے زندگی کو محض اپنی ہی یادوں کا حصہ نہ بنائے بلکہ قارئین کو بھی اس میں شریک کرے۔“ صاحب سفر نامہ نے بھی سفر کیا۔ مختلف ملکوں کی سیر کی اور اب اپنے سفر نامے کے ذریعے دوسروں کو بھی ان کی سیر کروا رہے ہیں، دیگر سفر ناموں کی طرح زیر نظر سفر نامے میں بھی واقعات کے علاوہ تاریخ بھی ہے جس سے قارئین کو یقیناً فائدہ پہنچے گا۔

عام طور سے لوگوں کا تاثر یہ ہوتا ہے کہ یورپ ایک یکساٹی ہے، پاکستان اکثر یورپی تہذیب کا اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ جیسے یورپ کا ملک ایک ہی تہذیب اور طور طریقے کو اپناتے ہوئے ہے۔ حتیٰ کہ یورپ کی نیشنلٹیٹ کئی معاملات میں شریک ہونے کے باوجود زیادہ کلچر، موسیقی، طرز حکومت، انتظامیہ حتیٰ کہ قانونی (فقهی) معاملات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ زیر نظر سفر نامہ میں ہر علاقے کا علیحدہ مزاج اور اس کے خدو خال کو بخوبی واضح کر دیا گیا ہے البتہ مصنف کا یہ چونکہ پہلا سفر نامہ ہے اس لیے اس میں مصنف خود بہت زیادہ دکھائی دے رہے ہیں مثلاً یہ کہ مصنف کتنے گھنٹے سو سکے یا انہوں نے کار کہاں پارک کی وغیرہ کی تفصیلات ”خارج کر سکتے تھے، میں اس سفر نامے کو اچھی کوشش قرار دوں گا۔ کتاب یقیناً معلوماتی اور دلچسپ ہے۔“

ایس۔ ایم ظفر

سابق وزیر قانون، حکومت پاکستان

## 2. جہاں گردی (مہم جوئی اور بین الاقوامی سیاحت پر جدید معلومات)

جہاں گردی سیاحت کے شائقین کیلئے ایک نادر کتاب ہے۔ اس میں بڑی اہم معلومات بہت سادہ پیرائے میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کی فہرست میں

- (i) کسی ملک کی سیر کریں
- (ii) ویزا کون لے سکتا ہے اور کیسے؟
- (iii) غیر سکونت ویزا کی اقسام
- (iv) ویزا کے متعلق چند اہم معلومات
- (v) بیرون ملک کیسے پہنچا جائے؟
- (vi) بیرون ملک کب جائیں
- (vii) کام کی باتیں کون سی ہیں
- (viii) کفایت شعاری کیسے کریں
- (ix) اخراجات کیسے کم کریں۔
- (x) متفرقات اور
- (xi) یاد رکھنے کی چند ضروری ہدایات

یہ کتاب مقصود کو متعارف کرانے اور مزید آگے بڑھنے کا باعث بنی۔ اس کتاب پر ان کو حکومت پنجاب نے ایوارڈ دے کر ان کی خدمات کو سراہا ہے۔ اس کتاب کو لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی، اس کی وجہ مقصود نے کتاب ہذا کے پیش لفظ میں بڑی خوبصورتی سے وضاحت کر دی ہے جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

”بلاشبہ سفر وسیلہ ظفر ہے اور سیاحت کرنے والا شخص یقیناً بہت کچھ سیکھ سکتا ہے مگر ہمارے ہاں بد قسمتی سے سفر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے ذرائع نہ صرف بہت کم ہیں بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ پاکستان ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن نے اس سلسلے میں ایک اچھی روایت ڈالی ہے اور ملک کے طول و عرض کی سیاحت اور معلومات کو بہترین کتابچوں (بروشرز) کی مدد سے عوام تک پہنچایا ہے۔ یہ بروشرز طلب کرنے پر بلا معاوضہ فراہم کیے جاتے ہیں اور اندرون ملک ضروریات کو کافی حد تک پورا کیا جاتا ہے جہاں تک بیرون ملک سیاحت کا تعلق ہے یہ معلومات عموماً غیر ملکی زبانوں میں دستیاب ہیں جبکہ اردو زبان میں ٹریولنگ گائیڈز ناپید ہیں۔ ان گائیڈز کی عدم دستیابی کی وجوہات“

(i) وسائل کی کمی

(ii) شوق کی کمی

(iii) معلومات کی کمی

”جہاں گردی“ کی رونمائی اور بعد ازاں ایوارڈ کے حصول کی تقریبات میں مجھے بھی شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ جب سابق گورنر پنجاب جناب صفدر محمود نے مقصود کو ایوارڈ دیا تو مجھے از حد خوشی ہوئی۔ ان دونوں تقریبات میں ملک کے نامور شاعروں، قلم کاروں، صحافیوں، مصنفوں، ادیبوں اور پبلشروں نے حصہ لیا۔ ان عظیم لوگوں میں مقصود کی شمولیت ایک خوبصورت اضافہ تھی۔ اس کتاب کو میڈیا اور ادبی حلقوں میں بڑی پذیرائی ملی اور زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ افراد نے بھی اسے خوب سراہا ہے۔ اس سلسلہ میں چند اقتباسات حاضر ہیں۔

”مقصود احمد چغتائی نے قارئین کو ایک کتاب ”جہاں گردی“ (انٹرنیشنل ٹریولنگ گائیڈ) لکھ کر گھر بیٹھے سفر میں آنے والے مسائل کے حل کیلئے ایک استاد مہیا کیا ہے۔ امید ہے کہ سفر سے پہلے ”جہاں گردی“ کا مطالعہ نہ صرف آپ کی راہنمائی کرے گا بلکہ آپ کو معلومات کا ایک وسیع ذخیرہ ملے گا جس سے آپ سفر کے علاوہ دیگر روزمرہ زندگی میں بھی استفادہ اٹھا سکتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ نوجوان نسل اس سے خصوصاً فائدہ اٹھائے اور معاشرتی برائیوں سے بچ کر فلاحی، علمی اور مہم جوئی کے سلسلے میں مصنف کے شانہ بشانہ چلے۔

یہ اب ہر سکول، کالج، لائبریری میں ہونی چاہیے تاکہ عوام الناس اور خصوصاً طلباء اس سے استفادہ کر سکیں۔“

رحمت اللہ خان سوری (ڈائریکٹر)

ڈائریکٹوریٹ آف سیکنڈری ایجوکیشن

لاہور ڈویژن، لاہور۔

”مصنف مقصود چغتائی نے اپنی کتاب ”جہاں گردی“ میں بیرون ملک جانے کے خواہشمند حضرات کیلئے گراں قدر معلومات فراہم کی ہیں۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اپنی قومی زبان میں لکھی گئی ہے اور نہایت ہی آسان اور سادہ طرز اختیار کی گئی ہے جو خاص و عام دونوں کیلئے یکساں مفید ہے۔

مصنف نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ہر جن ملک سفر کے دوران ایک عام آدمی کو کن کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور وہ کس طرح بہتر طریقہ سے یہ مراحل حل



کر سکتا ہے۔ کتاب میں ٹریول ایجنٹس ایسوسی ایشن پاکستان کے ممبران کے نام پتے شائع کر کے اسے چار چاند لگا دیے ہیں۔

امید ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے لوگوں کو اپنے دوران سفر پیش آنے والے مسائل کے حل کرنے میں کافی مدد ملے گی اور سیاحت کی طرف لوگوں کا زیادہ سے زیادہ رجحان بڑھے گا۔ یہ کتاب ہر سکول، کالج، لائبریری اور ٹریول ایجنٹ کے دفتر میں ہونی چاہیے تاکہ عوام الناس اور خصوصاً سیر و سیاحت کے شوقین حضرات اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔“

محمد ریاض چغتائی

چیرمین

ٹریول ایجنٹس ایسوسی ایشن آف پاکستان

پروپرائیٹر: ٹریول کنکٹز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ڈپوس روڈ، لاہور۔

”انٹرنیشنل ٹریولنگ گائیڈ کے مسودہ کا بغور مطالعہ کیا جس میں دنیا کے بیشتر ممالک جہاں کہ عام طور پر سیاحت کے لئے جاتے ہیں، جناب مقصود احمد چغتائی نے ایک انوکھے انداز میں ان ممالک کے دلچسپ پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ ان ممالک کے بارے میں تفصیلات درج کرنے سے پہلے اس کے محل وقوع، کرنسی، دارالحکومت، ٹیلی فون کوڈ نمبر اور رقبہ وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں وہ نہ صرف ایک عام قاری کیلئے دلچسپی کا باعث ہیں بلکہ ایک عام طالب علم اور سیاح کیلئے بھی انتہائی مفید ہیں۔ میری خواہش ہے کہ زیر نظر کتاب ہر لائبریری کی زینت ہو تاکہ ہمارے طلبہ بھی

اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ جناب چغتائی صاحب نے اس کتاب میں زیادہ تر ان ممالک کو شامل کیا ہے جہاں وہ خود شریف لے جا چکے ہیں اور ذاتی طور پر یہ ہی ایک تحریر کی ضمانت ہوا کرتی ہے ان کی یہ ابتدائی کوشش یقیناً انہیں ایک ایسا جذبہ عطا کرے گی کہ وہ آئندہ سفر وسیلہ ظفر کے مصداق نہ صرف ذاتی تجربہ اور استعداد کو بڑھائیں گے بلکہ اسے بھی اچھی تحقیق و تحریر ان کا مشن ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ کسی بھی بیرون ممالک جانے سے پیشتر اگر ان کی کتاب کا بغور مطالعہ کر لیا جائے تو یہ کامیاب سفر کی ضمانت ہوگی۔

جناب چغتائی صاحب کی یہ خوبصورت کاوش اس لیے بھی قابل ستائش ہے کہ اس کتاب کی تکمیل کیلئے انہوں نے ذاتی طور پر بھی بیرونی ممالک کے سفارتخانوں اور وزارت خارجہ سے معلومات اکٹھی کیں جس کیلئے وہ بجا طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔“

قاضی ظہور الحسن

نیشنل سیکریٹری

پاکستان ہوائی اسکاؤٹس،

اسلام آباد

### 3. گرین کارڈ کے دیس میں (سفر نامہ امریکہ و برطانیہ)

اس خوبصورت کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سیاحت کے بارے میں ہے جس کی حسن ترتیب کچھ یوں ہے۔

- (i) انکل سام کے دیس میں
- (ii) کچھ دیفرینکفرٹ ہوائی اڈے پر
- (iii) کونیکٹیکٹ کی سیر
- (iv) نیویارک
- (v) اٹلانٹک سٹی
- (vi) ورجینیا، سٹرلنگ، سیرنگ فلیڈ
- (vii) واشنگٹن ڈی سی، روک ول
- (viii) ریاستہائے متحدہ امریکہ کے بارے میں چند معلومات
- (ix) نیا گرافال

یہ حصہ امریکہ کا مختصر مگر بہت دلچسپ سفر نامہ ہے۔ یورپین ممالک اور چین کا دورہ کرنے کے بعد مقصود کو امریکہ کی سیاحت کا از حد شوق تھا۔ سکاؤٹ تنظیم کا ایک اہم رکن ہونے کے ناطے ان کے محترم جناب ظہور الحسن قاضی، نیشنل سیکریٹری، پاکستان بوائے اسکاؤٹس (اسلام آباد) سے خاص مراسم تھے۔ جن کی مدد سے وہ امریکہ جانے کے قابل ہوئے۔ نیز سونے پہ سہاگہ والی بات ہے۔ جناب امتیاز رانا سے ان ہی دنوں لاہور میں ملاقات ہوئی جو نیویارک میں کاروبار سے منسلک تھے۔ انہوں نے مقصود کی رہائش کا مسئلہ

حل کر دیا۔ اور اس طرح مقصود 10 ستمبر بروز اتوار 1997ء کو امریکہ روانہ ہوئے۔ مقصود نے امریکہ کے سفر نامے میں کئی معلومات بڑے دلچسپ پیرائے میں بیان کی ہیں وہ لکھتے ہیں:

”امریکن بجلی کا بٹن اوپر کرنے پر اسے ON اور بٹن نیچے کرنے پر بجلی OFF کرتے ہیں۔ یہ ہمارے بجلی کے سسٹم کے برعکس طریقہ ہے۔ اگرچہ اس وقت ستمبر کا مہینہ ہے مگر یہاں ابھی اتنی سردی نہیں ہے۔ نہ دھوپ میں شدت ہے بلکہ موسم معتدل ہے۔“

ایک جگہ اٹلانٹک سٹی کے بارے میں مقصود نے لکھا کہ

”اٹلانٹک سٹی امریکہ کے جوانوں کی وجہ سے بدنام ہے۔ یہاں بے شمار کیسوس بنے ہوئے ہیں جن میں ٹرائمف تاج محل سب سے زیادہ خوبصورت اور بڑا ہے۔ ہم یعنی رانا اور میں اور اس کی سیلز گرل ”نگی“ جو کہ اطالوی شہریت رکھتی ہے کیسوس کے اند رہنے۔ واقعی یہ ایک بہت بڑا کیسوس تھا یہاں ہزاروں شرفایک وقت جوا کھیلنے میں مشغول تھے۔ آپ کو سن کر حیرانگی ہوگی کہ اگر سفر بس کے ذریعہ کریں تو اٹلانٹک سٹی پہنچنے پر بس کی لیڈی کنڈکٹر پندرہ ڈالر ہر مسافر کو دیتی ہے۔ یہ رقم کوپن دکھانے پر ادا کی جاتی ہے جو بس کا ٹکٹ جاری کرنے پر دیا جاتا ہے تاکہ مسافر کیسوس جا کر جوا کھیل سکیں“

اس کتاب کے حصہ دوم میں برطانیہ کے بارے میں سیاحتی معلومات بہم پہنچائی

گئی ہیں جس کی حسن ترتیب یوں ہے

(i) برطانیہ

(ii) سرے (Surrey)

- (iii) لندن
- (iv) برطانیہ کے بارے میں چند معلومات
- (v) شپہرٹن (SHeperton)
- (vi) اجویر (Edgware)
- (vii) اپنے ہم وطنوں کے درمیان اور غیر مالک کی ترقی میں پاکستانیوں کا کردار
- (viii) سرے، امریکہ انٹر لنک 95
- (ix) وطن واپسی

مقصود احمد چغتائی امریکہ سے جب لندن ایئر پورٹ پہنچے تو وہاں گلزار شیخ صاحب نے انہیں خوش آمدید کہا۔ ان کے بارے میں مقصود نے جو تحریر کیا وہ پڑھنے کے قابل ہے۔

”گلزار شیخ صاحب یہاں گزشتہ چالیس سال سے مقیم ہیں۔ نہایت خوش باش ملنسار آدمی ہیں اور گونا گوں خوبیوں کے مالک ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو پاکستان سکاؤٹ کی بہتری کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ یہاں گزشتہ چالیس سال سے مقیم ہیں۔ اردو اور پنجابی زبان نہ صرف روانی سے بولتے ہیں بلکہ شعرو شاعری اور اردو ادب سے بھی لگاؤ ہے۔ اس طرح وہ سندھی ہونے کے باوجود پنجابی میں ہنسی مذاق اور دلچسپ باتیں بھی کرتے ہیں ان کی بیوی کا تعلق سین سے ہے وہ سین ایسوسی میں کام کرتی ہیں۔ بہت ہی کم گو اور وفادار بیوی ہے۔ انہوں نے میرے لیے پلاؤ اور دو تین سالن تیار کیے ہوئے تھے۔ اگرچہ مجھے زیادہ بھوک نہیں تھی مگر میں نے پلاؤ اور سلاخ خوب مزے سے کھایا۔“

برطانیہ میں رہائش پذیر پاکستانیوں کے بارے میں مقصود کے احساسات کچھ

یوں ہیں:

”مجھے ان دونوں کے دوران انگلینڈ میں مقیم پاکستانیوں کی زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور ان کی مصنوعی خوشی کا احساس ہوا۔ اگرچہ وہ یہاں پیسے بنا رہے ہیں مگر یہ پیسے محدود ہیں، اور ان کی بہت ساری خواہشات کی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ انسان کی خواہشات وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہیں۔“

بقول شاعر

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے

کتاب کے حصہ دوم ہی میں سرے امریکہ انٹرلنک 95 کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ بھی سفر نامے کا ایک حصہ ہے۔ اس کے بارے میں مقصود لکھتے ہیں

”مسز این میکارتھی نے مجھے بتایا کہ شام پانچ بجے ہم والٹن فرز سکاؤٹ کیمپ (Walton Firs Scout Camp) جائیں گے جہاں ہمیں انگلینڈ کے سرے سکاؤٹس اور بوائے سکاؤٹس آف امریکہ کے چیمپل ڈسٹرکٹ کے باہمی تعاون سے ہمیں انٹرلنک کیلئے خوش آمدید کہا جائے گا۔ اور جہاں سکاؤٹنگ کے یادگار اور نہ بھولنے والے تجربات ہوں گے۔ انٹرلنک 95 کا مقصد سکاؤٹنگ کے ہمسائیوں کو آپس میں دوستی، مل جل کر کام کرنے اور تفریحی مشاغل مہیا کرنا ہے۔“

اس کتاب کے دوسری طرف انگلش پورشن ہے جس میں ڈی کراؤن جیولرز (The Crown Jewels) سے متعلق باتصویر معلومات فراہم کی گئی ہیں جو کہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے بعد انٹرلنک سرے 95 یو کے کے بارے میں مکمل آگائی فراہم

کی گئی ہے۔

اس کتاب کے بارے میں شخصیات کی آراء سے چند اقتباسات حاضر خدمت

ہیں:

”مقصود احمد چغتائی پاکستان کے ایک ایسے سکاؤٹ ہیں جنہوں نے سفرنامہ نگاری میں پہلے نام پیدا کیا ہے۔ اس سے قبل وہ ”جہاں گردی“ اور ”گوہر مقصود“ کے نام سے سفرنامے لکھ چکے ہیں اور زیر نظر ”سرے امریکہ انٹر لنک“ ان کا تیسرا سفرنامہ ہے جس میں انہوں نے امریکہ اور برطانیہ کے سفر کے حالات بیان کیے ہیں۔ وہ امریکہ میں نیویارک اور کنکسٹی کٹ کے علاوہ واشنگٹن ڈی۔سی اور جینیا اور اٹلانٹک سٹی بھی گئے، برطانیہ میں انہوں نے لندن، سرے کاؤنٹی، شیفرڈن، اجویئر وغیرہ دیکھے۔ اس سفرنامے کا انداز سادہ اور دلچسپ ہے۔ انہوں نے کسی تکلف کے بغیر جو محسوس کیا اور دیکھا کسی گلی لپٹی کے بغیر بیان کر دیا ہے۔ یہی ان کی تحریر کا حسن ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے بوائے سکاؤٹس نے اس سفر میں ان کا ساتھ دیا جس سے ان کیلئے سفر میں سہولتیں پیدا ہو گئیں۔ مقصود چغتائی نے اس سفرنامے میں اپنے آپ کو منوالیا ہے۔ اب وہ ایک متند سفرنامہ نگار ہیں۔ یقیناً ان کے قارئین آئندہ بھی ان کی طرف سے نئے سفرناموں کے منتظر ہوں گے۔“

ڈاکٹر شفیق جالندھری

چیئر مین شعبہ ابلاغیات،

پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

”یہ سفر نامہ امریکہ و یورپ میں انتہائی دلکش اور خوبصورتی سے آرا کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی بھی پڑھنے والا شخص خود کو سیر کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مصنف مقصود احمد چغتائی کا تعلق پنجاب بوائے سکاؤٹس کونسل سے ہے اور وہ ہمیشہ سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ موجودہ سفر نامے میں بھی انہوں نے کمال مہارت اور خوبی سے سکاؤٹ تحریک کی نمائندگی کی ہے۔

اس سفر نامہ کو ایک اچھی کاوش قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہمیں ان سے بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ ان کی مزید سماجی اور ادبی کوششوں کیلئے دعا گو ہیں۔“

عبدالحمید بھٹی

صوبائی سیکریٹری

پنجاب بوائے سکاؤٹس والٹن

## تعارف:

”مقصود احمد چغتائی کی موجودہ سفری روئداد بہت دلچسپ اور عمدہ ہے۔ نئے قاری کیلئے غیر ممالک میں جن اشیاء کی ضرورت پیش آتی ہے اس نے انکے بارے میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس کتاب میں ”کراؤن جیولرز“ کی شمولیت سے برطانیہ کی تاریخ کے اتار چڑھاؤ کا بھی پتہ چلتا ہے۔ انہی معلومات کی بنا پر یہ ایک مکمل کتاب ہے۔ اندرون اور بیرون ملک خبروں کے تراشے ہمیں سکاؤٹنگ اور دیگر واقعات کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ان تمام خوبیوں کو مد نظر رکھ کر کوئی بھی یہ بر ملا کہہ سکتا ہے



”کہ یہ کتاب ہر سکول، کالج اور پبلک لائبریری میں موجود ہونی چاہیے۔“

نوید مسعود

سابقہ پرائنٹل چیف، موجودہ ایس۔ای۔وی۔پی

الائیڈ بینک آف پاکستان لمیٹڈ

## 4. امریکی ویزا حاصل کریں

یہ کتاب بہت ہی دیدہ زیب ٹائٹل سے مزین ہے جو فوراً توجہ مبذول کر لیتا ہے۔ سیاحت کا شوقین اور امریکہ جانے کا خواہشمند اسے حاصل کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھے یاد ہے کہ جب مقصود امریکہ دوسری بار جانے کا پروگرام بنا رہے تھے تو سفر کے اخراجات کا بندوبست ان کے لیے مسئلہ بنا ہوا تھا۔ بینک کی انتظامیہ مطلوبہ رخصت دینے میں لیت و لعل کر رہی تھی۔ دوسری طرف وہ امریکہ کا پانچ سال کا ملٹی پل ویزا حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے اور امریکہ میں ان کی رہائش اور ملازمت کا پہلے ہی سے بندوبست ہو چکا تھا۔ وہ اس وقت گوگوگو کی حالت میں تھے کہ جاؤں کہ نہ جاؤں، میں نے انہیں حوصلہ دیا۔ گھروالوں نے بھی ان کی کافی مدد کی اور اس طرح وہ امریکہ روانہ ہو گئے۔ یہ کتاب مکمل طور پر معلوماتی ہے۔ جناب عطاء الحق قاسمی (شاعر، ادیب اور کالم نگار) نے حرف اول میں اپنے خوبصورت انداز میں اس کی عکاسی کی ہے

”اردو سفر نامے تو بہت لکھے گئے ہیں لیکن جو کام مقصود چغتائی نے کیا ہے اس کی مثال کم از کم میری نظروں سے نہیں گزری۔ انہوں نے سفر کے احوال پر زور دینے کی بجائے مختلف ممالک کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کی ہیں۔ مقصود چغتائی کی زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک کسی بھی

سیاح کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے کسی ملک کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے سیاح کو پتہ چل جاتا ہے کہ وہاں قابل دید مقامات کون سے ہیں۔ ہوٹل کون سے بہتر ہیں، مختلف مقامات کو جانے والی بسوں کے نمبر کیا ہیں، موسم کیسا ہے، کس مہینے میں کون سے کپڑے لے کر گھر سے نکلتا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کی گائیڈ بک کا رواج مغربی ممالک میں تو عام ہے جبکہ پاکستان میں مقصود چغتائی ان ”گائیڈ بک“ کے بانیوں میں سے ہیں۔ کسی زمانے میں برصغیر کے مسلمانوں میں ”بہشتی زیور“ بچیوں کو جہیز میں دیا جاتا تھا جس میں ہر طرح کی دینی، سماجی، معاشی، معاشرتی معلومات ہوتی تھیں جو ان کے بہت کام آتی تھیں۔ میرے خیال میں بیرن ملک سفر پر روانہ ہونے والوں کو مقصود چغتائی کی زیر نظر کتاب ”امریکی ویزا حاصل کریں“ بہشتی زیور ہی کی طرح اپنے ساتھ رکھنی چاہیے۔ یہ کتاب ان کے سفر میں بہت کام آئے گی۔“

جناب عطاء الحق قاسمی صاحب نے اس کتاب کی افادیت کی اہمیت کو جن الفاظ میں بیان کیا یہ ان ہی کا طرہ امتیاز ہے۔ اس کی بہشتی زیور سے توضیح مقصود چغتائی کی کاوشوں کو بہترین خراج تحسین ہے۔

جناب امجد اسلام امجد (شاعر، ادیب، ڈرامہ نویس اور قلم کار) نے اس کتاب پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اس طرح سے ہیں:

”مقصود احمد چغتائی نے ”امریکی ویزا حاصل کریں“ کے ذریعے Free for all

قسم کی دعوت اپنے تہم قارئین کو دی ہے آج کل کی صورت حال میں اس کے معنی کچھ اور ہو گئے ہیں کہ گزشتہ چند مہینوں میں جتنے پاکستانی امریکہ اور کینیڈا گئے ہیں یا جانے

کی کوشش کر رہے ہیں ان کی تعداد شاید پچھلے 52 سال میں ترک وطن کرنے والوں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہو۔ یہ کتاب سفر نامہ، آپ بیتی، جگ بیتی یا ٹورسٹ گائیڈ بھی کہی جاسکتی ہے کہ اس میں یہ چاروں عناصر بڑی افراط سے پائے جاتے ہیں۔ مجھے پانچ بار امریکہ جانے کا موقع ملا ہے لیکن میں پوری ایمانداری سے کہہ سکتا ہوں کہ جو امریکہ اس کتاب میں دکھایا گیا ہے اور جس جس طرح وہاں پہنچے اور رہنے کے طریقے بتائے گئے ہیں ان میں سے کئی ایک میرے لیے بھی بالکل نئے ہیں۔ جس محنت، جانفشانی اور سلیقے سے انہوں نے متعلقہ معلومات جمع کیں اور فراہم کی ہیں اس کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی۔ سفر نامے اور آپ بیتی والے حصوں میں انہوں نے بہت ضمنی مضامین بھی باندھے ہیں مثلاً رمضان، عید اور بڑی عید کا مسئلہ، مسجدوں کی حالت، اسلام کا فروغ اور ملینیم کا استقبال ان کا بیانیہ رواں اور دلچسپ ہے اور قاری مطالعے کے دوران کہیں بھی بوریت محسوس نہیں کرتا۔ میرے خیال میں امریکہ کے سفر کے شائقین کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے۔“

یہ کتاب سفر نامے کے ساتھ ساتھ حل شدہ امریکی ویزا فارم، ملٹی پل ویزا، امیگرنٹ ویزا، وزٹ ویزا، ایجوکیشنل ویزا، لیبر ویزا، بزنس ویزا، ٹرانزٹ ویزا اور میڈیکل ویزا کے حصول کے بارے میں معلومات کا ایک خزانہ ہے جس کو پڑھ کر نہ صرف امریکہ جانے کی تمام رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں بلکہ بلاوجہ پیسے کا ضیاع بھی رک جاتا ہے۔ آئیے آپ کو دیگر شخصیات کی آراء سے روشناس کراتے ہیں۔

## تاثرات

مذہب اسلام میں درس و تدریس اور علم پھیلانے کو خاص اہمیت حاصل ہے، اس سلسلے میں کافی احادیث بھی ہیں جن میں سے چند نیچے دی گئی ہیں۔

☆ علم پھیلانے والا سب سے بڑا نیک ہے

☆ علم پیغمبروں کی میراث ہے۔

☆ علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے

☆ علم نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے

## حضرت علی کا فرمان ہے

☆ اگر تمہارے علم میں تین دن تک اضافہ نہ ہو تو تم مرنے کی تمنا کرو!

”انسان کی جسمانی نشوونما کے ساتھ ساتھ ذہنی نشوونما بھی بہت ضروری ہے۔ بلکہ یہ

کہنا بے جا نہ ہو گا کہ دونوں ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔ ہمارے معاشرے

میں بہت سارے لوگ پڑھ لکھ کر اچھے عہدوں تک پہنچ جاتے ہیں مگر کھیل کود اور تفریح

کے مواقع انہیں پوری طرح حاصل نہیں ہوتے۔

مقصود احمد چغتائی سیر و سیاحت کے حوالے سے معتبر سمجھے جاتے ہیں کیونکہ وہ جہاں بھی

سفر کرتے ہیں اس کا حال و احوال اچھے انداز میں ہمیں پہنچاتے ہیں۔ زیر نظر کتاب

میں جہاں انہوں نے ہمیں امریکہ میں اکیسویں صدی کے استقبال اور ملینیم کا لمحہ بہ لمحہ

حال سنایا ہے وہاں انہوں نے حصول ویزا، امیگریشن قوانین، نیویارک کی تاریخ اور

تہذیب اور امریکہ آئی ڈی کارڈ کے علاوہ عملی معلومات بھی فراہم کی ہیں۔ سفر کی

ضروریات، امریکہ کب جانا چاہیے، اس کا جغرافیہ، موسم، وقت، سیر و سیاحت، کھیلوں

کے شائقین کیلئے مفید معلومات فراہم کی ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ صرف امریکہ پہنچنا ہی کافی نہیں بلکہ وہاں رہائش پذیر ہونا اور اپنے آپ کو وہاں کے حالات کے مطابق ایڈجسٹ کرنا اور بھی ضروری ہے۔ زیر نظر کتاب میں ہمیں سب ویزا، بسوں، ٹیکسیوں، لیوزین، ڈرائیونگ، دفتری اوقات، بینک، ڈیپارٹمنٹل سٹورز، پوسٹ آفس، ہیلتھ، ایمرجنسیز، ہسپتال وغیرہ سے نہ صرف امریکی حالات سے واقفیت حاصل ہوتی ہے بلکہ ذرائع مواصلات، پوسٹل کوڈ، ٹیلی گرام سرویز، اخبارات، میگزین، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور ٹریول گائیڈ سے روشناس کرایا ہے۔

کتاب کے انگریزی حصے میں ڈرائیونگ مینوئل، ڈرائیونگ ٹسٹ میں متوقع سوال اور ان کے جواب، امریکی شہریت حاصل کرنے کا طریقہ اور وہاں روزگار کے شاندار مواقع فراہم کیے گئے ہیں جس سے کتاب میں چارچاند لگ گئے ہیں۔

امید ہے کہ یہ کتاب اردو ادب میں ایک اہم مقام بنائے گی اور اسے حلقہ احباب کی طرف سے زبردست پذیرائی ملے گی۔

میں مقصود احمد چغتائی کی کامیابیوں کیلئے دعا گو ہوں۔“

خواجه محمد اسلم

شاعر، رائٹر، گلوکار، کھلاڑی، کوچ و ایمپائر

سابق اومپن، پاکستان ہاکی ٹیم

ممبر پاکستان کرکٹ بورڈ

ممبر پاکستان ریلوے سپورٹس کنٹرول بورڈ

## 5. کینیڈین ویزا حاصل کریں

جدید دنیا کے ممالک میں کینیڈا کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ مالی اور معاشی طور پر اسے امریکہ کے ہم پلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ دنیا بھر سے ہزاروں افراد کینیڈا کی سیاحت، حصول تعلیم، کاروبار، علاج اور ملازمت کے سلسلے میں اس ملک کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ بلاشبہ ”امریکن ویزا حاصل کریں“ جو کتاب مقصود نے امریکہ پر لکھی ہے۔ اسی طرح ”کینیڈین ویزا حاصل کریں“ کتاب بھی اس کے ہم پلہ سمجھی جاسکتی ہے۔ اس میں آپ وہ تمام معلومات پائیں گے جو ایک سیاح کیلئے از حد ضروری ہیں۔ مثلاً حل شدہ کینیڈین ویزا فارم، ملٹی پل ویزا، امیگرینٹ ویزا، ایجوکیشنل ویزا، لیبر ویزا، بزنس ویزا، ٹرانزٹ ویزا اور میڈیکل ویزا کے بارے میں مکمل تفصیل مہیا کی گئی ہے۔

اس کتاب کے انگلش سیکشن میں ”سمیٹرن شپ اینڈ امیگریشن“ کے بارے میں مکمل معلومات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ نامور شاعر، ادیب، کالم نگار اور دانش ور جناب احمد ندیم قاسمی نے اس کتاب کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ:

”کرۂ ارض کی وسعتوں اور یہاں بسنے والے انسانوں کے بارے میں معلومات جمع کرنا ایک دلچسپ علمی کام ہے اور مقصود احمد چغتائی صاحب اس کام میں انتہائی حد تک مصروف رہتے ہیں۔ ان کی تحریریں سفر ناموں سے سراسر مختلف ہوتی ہیں۔ وہ دراصل لوگوں کو خاص طور سے اپنے ہم وطنوں کو بیرون ممالک کے بارے میں وہ بنیادی معلومات فراہم کرنے میں منہمک رہتے ہیں جن کے بغیر سفر ایک آزمائش بن جاتا

ہے۔ اب انہوں نے ”کینیڈین ویزا حاصل کریں“ کے عنوان سے شمالی امریکہ کے وسیع و عریض ملک کینیڈا کا سفر اختیار کرنے والوں کو ویزا کے حصول سے لے کر کینیڈا کے بارے میں بنیادی معلومات سلیس زبان میں پوری وضاحت کے ساتھ فراہم کر دی ہیں اور کنکرجن لیے ہیں۔ مقصود احمد چغتائی ہم سب کی طرف سے حوصلہ افزائی اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔“

ڈاکٹر احمد بلال، ڈپٹی سیکریٹری پلاننگ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (سکولز) اپنے انداز میں اپنی رائے کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں:

”دور دراز علاقہ جات کا سفر و فریب اور مہماتی ہوتا ہے لیکن میں اس کو مختلف پس منظر سے دیکھتا ہوں۔ یہ وسیع تر اختلافات اور خدائے برتر کی خوبصورت تخلیقات کی توثیق کرتا ہے اور پس اس طرح اس کی عظمت اور قوت تخلیق کی بھی توثیق کرتا ہے۔

آرائش جمال سے فارغ نہیں ہنوز

پیش نظر آئینہ دائم نقاب میں

مقصود احمد چغتائی کی یہ محنت قابل ستائش ہے اور اس کی حوصلہ افزائی درکار ہے۔ اب وہ سفر نامے لکھنے والا مستقل لکھاری بن چکا ہے۔ بنک کیری کی مانگ کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بہترین قلمبند سفر نامہ یقیناً اس کا بڑا کارنامہ ہے۔ میں اس کی کامیابیوں کیلئے دعا گو ہوں۔“

## 6. Passport to Green Card "Visa"

پاسپورٹ ٹو گرین کارڈ "ویزا" مقصود احمد چغتائی کی وہ واحد کتاب ہے جو انہوں نے بذات خود سابق صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ کی خدمت میں پیش کی۔ روزنامہ جنگ نے اپنی 4 جولائی 1999ء کی اشاعت میں تصویر کے ساتھ مندرجہ ذیل کمٹنس بطور خبر شائع کیے ہیں۔

**نوجوان مصنف و سیاح مقصود احمد چغتائی کی صدر مملکت سے ملاقات**

”نوجوان مصنف و سیاح مقصود احمد چغتائی نے پاکستان میں صدر مملکت محمد رفیق تارڑ سے ملاقات کی۔ ملاقات میں پاکستان میں سیاحت کے مسائل اور ان کے حل کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ صدر پاکستان نے ان کی بات سے اتفاق کیا اور غیر ملکی سیاحوں کو زیادہ سہولیات دینے کا وعدہ کیا۔ مقصود احمد چغتائی نے اس موقع پر پاسپورٹ ٹو گرین کارڈ اور حصول ویزا کے متعلق اپنی نئی تصنیف بھی پیش کی۔ یاد رہے کہ مصنف کی انٹرنیشنل ٹریولنگ پر چار عدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب وہ 2001ء ویزٹ پاکستان ایئر کے سلسلے میں پاکستان ٹریول ہینڈ بک پر کام کر رہے ہیں۔“

اس کتاب کا سرورق دیدہ زیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ٹریول بک کا بھرپور عکس پیش کرتا ہے اور 383 صفحات پر مشتمل ہے جو کہ مقصود کی تمام باقی ماندہ کتب سے ضخیم ہے۔ یہ کتاب ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کیلئے ممکنہ معلومات فراہم کرتی ہے۔

اسی کتاب کے ٹائٹل کے اندرونی حصہ میں مزاین میکارتھی۔ ممبر آف انٹرنیشنل سکاؤٹ اینڈ گائیڈ، لندن کے پاکستان میں آمد پر تصویری جھلکیاں نمایاں طور پر دی گئی ہیں



جس نے کتاب کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے۔ کتاب کے اوائل ہی میں 24 ممالک کے جھنڈوں کے ساتھ اہم مقامات کی خوبصورت تصاویر مزین کی گئی ہیں، جسے دیکھتے ہی قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دنیا کے 53 ممالک کے بارے میں مختصر مگر جامع معلومات فراہم کی گئی ہیں جس میں رقبہ، آبادی (Estimated) بڑے بڑے شہر، فی کس آمدنی، سرکاری زبان، مین برآمدات، مین درآمدات، کرنسی، پاکستان کے ساتھ امپورٹ اور ایکسپورٹ، مزید برآں حدود (زیرِ پرود کشن، انڈسٹری، ایگریکلچر، تعلیم اور صحت پر بھی مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔

علاوہ ازیں پاسپورٹ حاصل کرنے کا طریقہ کار، حصول ویزا اور امیگریشن قوانین کا بڑی تفصیل کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے۔ کنکڈم آف جورڈن، یونیس، مراکش، روڈ ریگاس، چیکو سلواکیہ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے بارے میں بیش قیمت معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

اس کتاب کے بارے میں جن اہم شخصیات نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا ہے ان کے نام بمع آراء حاضر خدمت ہیں جس سے آپ پر مصنف اور تصنیف دونوں کی خوبیاں واضح ہو جائیں گی۔

## محترمہ عصمت نیاز،

صوبائی سیکریٹری، پاکستان گرل گائیڈز ایسوسی ایشن پنجاب نے کتاب کے بارے میں بہت خوبصورت انداز میں یہ پیغام دیا ہے:

”مقصود احمد چغتائی اس سے پہلے تین کتابیں تحریر کر چکے ہیں جس میں انہوں نے اپنے سفر نامے اور اس سے متعلقہ معلومات کی فراہمی کو موضوع بنایا ہے۔ ان کا انداز نہایت سادہ اور دلچسپ ہے۔ قاری اپنے آپ کو ان کے ساتھ سفر میں شامل محسوس کرتا ہے اور ان کے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے خود کو لطف اندوز کرتا ہے۔

مقصود احمد ایک تجربہ کار سکاؤٹ ہیں اور اس حوالے سے امریکہ، برطانیہ اور دوسرے ممالک کی سیاحت کر چکے ہیں۔ ان کی تحریر میں سکاؤٹ تربیت کی جھلک نظر آتی ہے۔ وہ ہر نکتہ کو اہم سادہ اور قابل عمل انداز میں بیان کرتے ہیں جس سے پڑھنے والا مطلوبہ معلومات سے صحیح طریقہ پر حاصل کر لیتا ہے۔

زیر نظر ویزا ”پاسپورٹ تا گرین کارڈ“ میں پچاس سے زائد ممالک کیلئے ویزہ اور پاسپورٹ حاصل کرنے کیلئے مفید اور ضروری معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان ممالک میں موجود تجارتی امور اور روزگار کے مواقع پر نہایت تفصیلی گفتگو کی ہے جو یقیناً قاری کیلئے مفید ثابت ہوگی۔ نیز دنیا کے بیشتر ممالک کی Embassies میں ویزہ اور Immigration سے متعلقہ درخواستوں کے فارم کے نمونے بھی درج کیے ہیں جس سے سب مستفید ہوں گے۔ میں مقصود احمد چغتائی کو سفر کے حوالے سے موزوں معلومات بہم پہنچانے پر مبارکباد دیتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ وہ اپنے مشاہدے اور تجربہ کو مزید وسیع کریں گے اور مستقبل میں زیادہ اچھی تحریر پڑھنے کو دیں گے۔“

## سیدہ ساجدہ نسیم عابدی،

سابقہ صوبائی وزیر سماجی بہبود نے اپنے انگلش پیغام میں دوسری کتب کے علاوہ پاسپورٹ ٹو گرین کارڈ ”ویزا“ کی کافی پذیرائی کی ہے۔ یہ آپ ان کا پیغام پڑھ کر ہی اندازہ کر سکتے ہیں:

”خواتین و حضرات، میں چغتائی کی تصنیف شدہ دو کتب پر چند الفاظ بیان کرنے کا موقع حاصل کروں گی۔ وہ موجودہ دور کا ابھرتا ہوا انسان اور ذہین قلم کار ہے۔ ان دو کتب میں انہوں نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے جس کا اصل خاکہ ٹوٹی مور نے پیش کیا ہے۔ لیکن اس میں مقصود چغتائی کا زیادہ حصہ ہے۔ اس نے نئے نئے سیاحوں کیلئے اطلاعات کے مبیہ حق کا زبردست نمونہ پیش کیا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ اس کی اشد ضرورت تھی۔ یہ کتاب بہت عمدہ، با اعتماد اور عملی رہنما کتاب ہے اور دوسری کتاب ”Visa“ (پاسپورٹ ٹو گرین کارڈ) ہے جو کہ سیاحوں، سکالرز، قارئین اور طالب علموں کیلئے ایک اور بہت عمدہ معلوماتی کتاب ہے جو لوگ کبھی کبھار غیر ممالک کا سفر اختیار کرتے ہیں یہ کتاب انہیں دنیاوی سطح پر ممالک کی مکمل تصویر کشی کرتی ہے۔ یہ کتاب بڑی عمدگی سے تیار کی گئی ہے، چغتائی صاحب کی یہ بہت اچھی مصروفیت ہے۔

خواتین اور حضرات آپ یہ کتاب دنیا کی وسیع معلومات جاننے کیلئے حاصل کریں۔ اپنے اور غیر ممالک کے سلسلے میں پاسپورٹ اور ویزا کے حصول کی عملی معلومات حاصل کرنے کیلئے بھی یہ کتاب مفید ہے۔ میرے خیال میں یہ کتاب سیاحوں کیلئے بہت مددگار ثابت ہوگی۔

میں چغتائی کو بہت ہی زیادہ خراج تحسین پیش کرتی ہوں، میں اس کی کاوشوں اور اس کی کامیابیوں کیلئے دعا گو ہوں۔“

پروفیسر عبدالجبار شاہ،

ڈائریکٹر لائبریری، حکومت پنجاب سے حکمتانہ انداز میں کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

”سفر وسیلہ ظفر ہے۔ یہ ماضی کی کہات آج ایک سائنٹیفک حقیقت بن چکی ہے۔ عہد قدیم میں سفر وسائل سفر کی قلت اور راہ کی دشواریوں کے باعث مشکل تھا مگر اکیسویں صدی کی دہلیز پر بیٹھے اب سفر مشکل تو نہیں رہا بلکہ رستوں کا سفر سمٹ کر گھنٹوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ خشکی کے بعد بحری اور اب فضائی سفر کی سہولتوں نے واقعتاً دنیا کو ایک Global Village میں تبدیل کر دیا ہے۔

سفر کی آسان صورتیں اب عام ہو گئی ہیں مگر آخرا اب سفر مشکل ہو گئے ہیں محترم مقصود احمد چغتائی نے سفر کے انہی آداب کو اس قدر واضح اور آسان بنا دیا ہے کہ اب پاسپورٹ اور ویزے سے لے کر امیگرنٹ اور ایسے قانونی معاملات کی صورتوں کو اس کتاب کے ذریعے واضح کر دیا گیا ہے۔ یوں چغتائی صاحب ہم سب سفر پسند لوگوں کے شکرے کے مستحق ہیں۔

مقصود احمد چغتائی اپنے پٹھے کے لحاظ سے بینکار ہیں مگر اپنے شوق اور عزم کے لحاظ سے ایک سیاح کی فطرت لیے ہوئے ہیں۔ اپنے علمی، تفریحی اور کاروباری سفر کے دوران انہوں نے جن جن مشکلات اور دشواریوں کو محسوس کیا، اس کتاب کے حوالے سے انہیں آسان مراحل میں تبدیل کر دیا۔ چغتائی صاحب اس کتاب کے لکھے گئے پہلے تین براعظموں کے سولہ کے قریب ممالک کا بحیثیت سیاح خود مشاہدہ کر چکے ہیں۔ پچھم خود کے الفاظ میں نے اس لیے استعمال کیے ہیں کہ بعض لوگ تو گھر میں بیٹھے سفر نامے تحریر کر دیتے ہیں۔ بس اس میں کچھ رومانوی لوازمات جمع کر دیں،

مارکیٹ میں میسر تصاویر بعض ممالک کی کتابوں کے عکس ان کی ضرورت کیلئے کافی ہوتے ہیں مگر ہمارے چغتائی صاحب نے دیس پردیس کی سیر کی اور گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا، ہر علاقے اور خطے کے لوگوں سے باقاعدہ ملاقاتیں بلکہ دوستیاں تک کیں۔ ان ممالک کے سیر و سفر سے تعلق رکھنے والے دفاتر اور محکموں سے آشنائی پیدا کی۔ اس میں ان ملکوں کے ماحول، زبان، معاشرہ، کچر، آب و ہوا، جغرافیائی عوامل، تاریخی عمارات، ہوٹل اداروں اور بہت سے افراد کا تذکرہ ملتا ہے۔ یوں سیر و سفر پر چغتائی صاحب کی تمام کتابیں سیاحت کا شوق رکھنے اور ان ممالک میں سفر کرنے والے حضرات کیلئے معلومات اور رہنمائی کا انسائیکلو پیڈیا ہیں۔

پیش نظر کتاب ”دیس پردیس“ چغتائی صاحب کے سیر و سفر کے تجربات و مشاہدات کا نیا شاہکار ہے۔ اس کتاب میں مشرق و مغرب کے سفر، ممالک کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ان کو بیس ممالک میں سرفہرست پاکستان کا تعارف بھی شامل ہے۔ اس میں ان تمام ممالک میں سفر کرنے کے وسائل، ان ممالک میں سفارت خانوں اور دوسرے متعلقہ اداروں کا تفصیلی تعارف، ان کے پتے اور ٹیلی فون نمبر تک فراہم کیے گئے ہیں۔ یوں اس کتاب کا ایک درجہ ٹورسٹ گائیڈ کا بھی ہے۔ ان ممالک کے درجہ حرارت، اوسط بارش، موسموں اور دوسرے جغرافیائی ماحول کی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔ ان تمام ممالک میں پاکستان کے سفارت خانوں کے پتے اور ٹیلی فون نمبر بھی فراہم کیے گئے ہیں جن کے باعث عام مسافروں کو سہولت رہے گی۔

اس کتاب کے مطالعہ سے سیر و سفر، جہاں گردی، سیاحت اور کاروباری معاملات کی بہت سی سہولتیں میسر آتی ہیں۔ مجھے قوی یقین ہے کہ اس کتاب کے مطالعے سے سفر آسان اور سہل ہو جائے گا نیز ہمارے تفریحی مقاصد کو بھی تقویت ملے گی، کس موسم

میں کس ملک کا سفر زیادہ سازگار ہو سکتا ہے، اس کی تفصیل اس کتاب کا ایک اہم خاصہ ہے۔ اس سفر میں ایسے ممالک کا تذکرہ بھی موجود ہے جہاں پر ویزہ کے حصول کیلئے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اردو ادبیات میں سفر نامے ایک مستقل ادبی روایت ہیں۔ حرمین شریفین کے سفر ناموں میں تو عقیدت و ارادت کا ایک نیا جہاں ستور ہوتا ہے، مگر بیسویں کے رُلج آخر اور اب اکیسویں صدی کی دہلیز پر سفر ناموں کا مزاج اور اسلوب بھی تبدیل ہو رہا ہے۔ میں اس کتاب کو سفر ناموں کی مستقل روایت کا تو حصہ نہیں سمجھتا مگر ایک ایسا لٹریچر قرار دیتا ہوں کہ جس کے بغیر عہد جدید کے سفر کے آداب و رسوم کو جاننا مشکل ہو گا۔ سیر و سفر سے محبت اور دلچسپی رکھنے والے حضرات چغتائی صاحب کے ممنوں احسان ہوں گے کہ ان کی کوشش، محنت اور ریاضت سے سیر و سیاحت سے مستقل ایک جدید تر معلومات کی کتاب ہماری رہنمائی کیلئے موجود ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب انہی مفید معلومات کے باعث ہمارے سفارت خانوں، ٹورازم کے محکمے اور سیاحوں میں انشاء اللہ مقبولیت حاصل کرے گی۔

میں اس کامیاب کتاب کی تحریر اور اس کے سادہ اسلوب کے پیش نظر مصنف کو ہدیہ تمہیک پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر عبدالجبار شاہ

ڈائریکٹر لائبریری، حکومت پنجاب

بیت الحکمت، لاہور

## Pakistan Travel Hand Book .7

مقصود احمد چغتائی نے پاکستان ٹریول ہینڈ بک لکھ کر ناصرف اپنے ہم وطنوں کو اپنے ملک کے خوبصورت مقامات کو دیکھنے کی دعوت دی ہے بلکہ غیر ممالک کے سیاحوں کو ایک مستند گائیڈ بک فراہم کی ہے۔ یوں تو پاکستان ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن (PTDC) نے سیاحوں کے لیے کافی معلومات بہم پہنچائی ہیں لیکن پاکستان کے مکمل تشخص کو مقصود نے ایک ہی جگہ کتاب کی شکل میں بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے جو کہ قابل تحسین ہے۔ اس کتاب کو اندرون اور بیرون ملک سراہا گیا ہے۔ نیویارک میں نیشنل کیونٹی ہفتہ وار میگزین Pakistan Abroad نے مقصود کا صحیح سمت کی طرف نیا قدم (Maqsood's new step in the right direction) کے عنوان سے کتاب

اور مصنف پر بڑی جامع روشنی ڈالی ہے جس کے متن کا مکمل ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔  
 ”مقصود احمد چغتائی نے اپنی نئی کتاب ”پاکستان ٹریول ہینڈ بک“ متعارف کرا کے ٹورازم کے میدان میں بیش قیمت اضافہ کیا ہے۔ نوجوان مقصود ہنگل کے شعبے سے منسلک ہیں، انہوں نے اپنی کتاب میں خیبر سے لے کر کراچی تک ہر قابل دید مقام کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں شمالی علاقہ جات کے خوبصورت مقامات کو کتاب میں مناسب جگہ دی گئی ہے۔ سکاؤٹس تنظیم سے وابستہ ہونے کے ناطے مقصود نے 20 سے زائد ممالک کا دورہ کیا ہے، اپنے سماجی امور کی بجا آوری کے علاوہ وہ کالم نگار اور مترجم بھی ہیں۔ انہوں نے ایک درجن سے زائد کتابوں کو متعارف کروایا ہے جن میں سے ایک کتاب ”جہاں گردی“ کو حکومت پنجاب نے ایوارڈ سے نوازا ہے۔  
 ”پاکستان ٹریول ہینڈ بک“ ناصرف پاکستان کے تاریخی اور مشہور مقامات کی معلومات

سے مزین ہے بلکہ اس میں ان مقامات کی تصویری جھلکیاں بھی دی گئی ہیں۔ اس کتاب کو جہانگیر بک ڈپولاہور نے شائع کیا ہے جو کہ 85 اوکموڈنت ایونیوسلڈن NY 11784 سے مقصود احمد چغتائی کو ادا کر کے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کی دوسری کتب میں ”گوہر مقصود“ (سفر نامہ یورپ) گرین کارڈ کے دیس میں، ایڈونچر ٹریول ہینڈ بک، کلچر سویلائزیشن اور فیوچر زبان جنگ، ویزا امیگریشن قوانین، اور باب پاکستان اور سکاؤٹ کا کردار شامل ہے۔ اس کی ایک کتاب ”تاجناک کا شعر“ جلد ہی شائع ہونے والی ہے۔“

پاکستان ٹریول ہینڈ بک کو بے شمار نامی گرامی شخصیات نے سراہا ہے، یہاں دی گئی چند جھلکیاں قارئین کیلئے نا صرف کتاب کا تعارف ہے بلکہ اس کی عملی افادیت کی بھی وضاحت کرتی ہوئی نظر آئیں گی۔

ڈاکٹر پروفیسر مغیث الدین شیخ (پی۔ ایچ۔ ڈی، شعبہ ابلاغیات) لووا۔ یو۔ ایس۔ اے، ایم۔ اے (جرنل ازم) یو۔ ایس۔ اے، ایم۔ اے (پولٹیکل سائنس، پنجاب یونیورسٹی آف پنجاب قائد اعظم کیمپس، لاہور نے بڑے پرائز انداز میں یہ پیغام دیا۔

”موجودہ دور میں ذرائع ترسیل بہت اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ ذرائع ترسیل کی دو بڑی اقسام ہیں جن میں الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا شامل ہیں۔ ریڈیو، ٹیلیوژن، وی سی آر، ڈش، انٹرنیٹ اور ای میل کا تعلق الیکٹرونک میڈیا سے ہے جبکہ اخبارات، میگزین اور کتب پرنٹ میڈیا میں شمار ہوتے ہیں۔ اگرچہ الیکٹرونک میڈیا تیز رفتار ہے لیکن پھر بھی پرنٹ میڈیا قابل اعتماد اور کارآمد ہے۔ پرنٹ میڈیا زمانہ قدیم سے روابط کے ناطے ایک مثالی مقام رکھتا ہے۔ خصوصاً کتابیں علم حاصل کرنے کا ایک بہت ہی قابل اعتماد ذریعہ ہیں۔



چغتائی کی کتب عملی معلومات پر زیادہ انحصار کرتی ہیں اور با اعتماد گائیڈ بکس ہیں۔ غیر ممالک پر طبع آزمائی کرنے کے بعد اب انہوں نے اپنے خوبصورت ملک کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

مجھے یقین ہے کہ سیاحت پر لکھی گئی دوسری کتب کی طرح موجودہ کتب بھی ملکی اور غیر ملکی مہم جو اور سیاحت کے متوالوں میں مقبول ہوگی۔

جناب سلیم محمد خان - ناظم سٹیٹ گیسٹ ہاؤس، وزارت خارجہ، لاہور اپنے

خیالات کا اظہار کچھ یوں تحریر کرتے ہیں:

”مقصود چغتائی“ گو ہر مقصود، جہاں گردی، گرین کارڈ کے دیس میں اور ویزا“ کے مصنف ہیں جو کہ حال ہی میں مارکیٹ میں متعارف ہوئی ہیں، یہ کتب پاکستانی لوگوں کیلئے جو باہر سفر کرنا چاہتے ہوں نہایت ہی سودمند ہے۔ چغتائی نے غیر ملکی سیاحوں کیلئے ایک رہنما کتاب مہیا کی ہے۔ خاص کر ہمارے اپنے ملک کی سیاحت کرنے والوں کی ایک قسم کی رہنمائی درکار تھی جو کہ عموماً غیر ممالک میں سفری اخراجات کی بچت سے متعلقہ ہے۔ اس قسم کی رہنمائی پہلے کسی نے نہیں کی۔ ان حالات میں یہ کوشش قابلِ صداقت ہے۔

مجھے امید ہے کہ چغتائی کی یہ کتب میرے ہموطنوں اور غیر ملکیوں کیلئے معاون ثابت ہوں گی جو پاکستانی غیر ممالک میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں ان کیلئے مسائل کا سد باب ہوگا۔ اب حکومت پاکستان نے 2001 کے سال کو پاکستان میں سیاحت کا سال قرار دیا ہے۔ چغتائی صاحب موجودہ ایڈیشن کا نام بھی ”2001 میں پاکستان کی سیاحت“ کے نام پر رکھا گیا ہے، جو ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو نادر مواقع فراہم کرتی

ہے۔ اس میدان میں میں ان کی مزید کامیابیوں کیلئے دعا گو ہوں۔“

جناب کا مران لاشاری۔ میجنگ ڈائریکٹر ٹورازم، ڈیولپمنٹ کارپوریشن آف

پنجاب نے کتاب کا پیش لفظ لکھتے ہوئے واضح کیا ہے

”آپ سب کو معلوم ہے کہ پاکستان میں دنیا کے تمام سیاحوں کیلئے پرکشش مقامات کی بہتات ہے۔ پاکستان قدیم ترین تہذیبوں کا گہوارا ہے۔ مثلاً ہڑپہ، موہنجوداڑو اور ٹیکسلا، پاکستان میں انواع الاقسام خشکی کے مناظر ہیں جن میں دنیا کی پانچ بلند ترین چوٹیاں شامل ہیں۔

صحرا اور ساحلی خطوط، گرم جوش اور بدلتے ہوئے موسموں کے رنگوں کا امتزاج، سیاحوں کیلئے ایک لاجواب منزل ہے۔ اس لاجواب / پسندیدہ پس منظر کے باوجود یہ اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان دنیا کے ٹورازم کے نقشہ پر اپنا ایک واضح مقام کیوں نہ بنا سکا۔ ٹورازم کے تمام منتظمین کو اس مسئلے پر غور و خوض کرنا چاہیے۔ حکومت کو ٹورازم اور اس کے معاشی سیکٹر پر اثرات سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔ اس انڈسٹری کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے حکومت نے بہت سے اقدامات کیے ہیں جن میں اس انڈسٹری کو مجوزہ سہولیات بھی فراہم کی ہیں۔

تاہم ٹورازم کے میدان میں گورنمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر میں اشتراک اور وحدت کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ اس کی بنیاد رکھنے میں مدد دے سکتی ہے لیکن شاندار عمارت یا ٹورازم / ڈھانچہ پرائیویٹ سیکٹر ہی کو تعمیر کرنا ہوگا۔“

اس بارے میں ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن آف پاکستان مقسود احمد چغتائی کی

کاوشوں کو سراہتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ”پاکستان ٹریول ہینڈ بک“ پاکستان کو غیر ممالک

میں متعارف کروانے کیلئے ایک صحیح قدم ہے اور یہ ”وزٹ پاکستان ایئر 2001“ کو کامیاب کرانے کیلئے ایک اہم رول ادا کرے گی۔ میں اس کی کامیابیوں کیلئے دعا گو ہوں۔

## 8. The Adventure Travel Hand Book

یہ کتاب ٹونی مور کے اصل خیال سے ماخوذ ہے جسے مقصود احمد چغتائی نے مرتب کیا ہے۔ ان بیش قیمت معلومات کو دس ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

باب اول: پس آپ مہم جوئی سے بچنا چاہتے ہیں

باب دوم: کون سے ملک

باب سوم: منصوبہ بندی اور تیاری تفریح کا حصہ ہے

باب چہارم: آپ کیا اور کیوں چاہتے ہیں

باب پنجم: صحت اور حفاظتی اقدامات لازم ہیں

باب ششم: خطرات سے پرہیز

باب ہفتم: راستے اور بہتر طریق کار

باب ہشتم: اس کا بہترین استفادہ حاصل کرنا

باب نہم: معلومات کے تمام ذرائع

باب دہم: اس میں تمام کچھ ہے

مندرجہ بالا بابوں میں سیاحت کیلئے بہت ہی کارآمد معلومات فراہم کی گئی ہیں جن

کو سامنے رکھ کر دنیا کی ایک بہتر اور منظم طریق سے سیاحت کی جاسکتی ہے۔ مقصود احمد

چغتائی کی ایوارڈ یافتہ کتاب ”جہاں گردی“ بھی انہی اصولوں پر تیار کی گئی ہے جو کہ پاکستانی سیاحوں کیلئے ایک رہنما گائیڈ ہے لیکن ایڈووچر ٹریول ہینڈ بک ایک عالمی سطح پر سیاحوں کیلئے ایک مستند گائیڈ بک کا درجہ رکھتی ہے۔

مقصود احمد چغتائی کی اس نادر کتاب کے بارے میں البصار عبدالعلی قلمکار، شاعر، اناؤنسر ریڈیو پاکستان، پبلک ریلیشنز آفیسر اور ڈائریکٹر پبلیکیشنز سوشل ویلفیئر اینڈ وویمین ڈویلپمنٹ پنجاب لکھتے ہیں۔

”ٹرانسپورٹ، رسل و رسائل اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی میں حیران کن ترقی نے دنیا کو ایک گلوبل گاؤں کی طرح مختصر کر دیا ہے لیکن فاصلوں کا سمنا ایک کہاوت بن کر رہ گیا ہے کیونکہ ترقی کی سرعت کے ساتھ دنیا کے سیاحوں کیلئے ٹور کوڈز میں ناصرف بدھوتی آگئی ہے بلکہ یہ نسبتاً اور نفیس ہو گئے ہیں۔

ان حالات نے ٹورزم پر معلوماتی مواد کی ضرورت کو مزید مستحکم کر دیا ہے۔ مقصود احمد چغتائی کی تحریر شدہ کتاب نے ان ضروریات کے حاصل کو بڑی خوبصورتی سے پورا کیا ہے۔ انگلش میں یہ ان کی پانچویں کتاب ہے جن میں تین اردو میں پہلے ہی تحریر کی جا چکی ہیں۔ ان کتب کو ٹورازم بائبل کا درجہ حاصل ہے جو کہ ٹور کو شروع سے آخر تک سیاحوں کیلئے آسان، مفید اور دلچسپ بناتی ہے۔ میرے نزدیک یہ کتاب پاکستانی سیاحوں کیلئے ایک معاون گائیڈ بک ہے۔ یہ کتاب الف سے زے تک سیاحوں کی رہنمائی کرتی ہے جن کا اس کی طرف مہمائی رجحان ہوتا ہے۔ دراصل چغتائی نے ایک تکلیف دہ وسیع سیاحت کے بعد نئے سیاحوں کیلئے ایک زبردست معلوماتی حقائق کو پیش کیا ہے۔

یہ کتاب یقیناً ایک مہمائی سفری ہینڈ بک ہے جو کہ نئے اور تجربہ کار دونوں قسم کے  
سیاحوں کیلئے مددگار ہے۔“

گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ نباتات کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اشرف شبیر  
بخاری بہت مختصر مگر جامع الفاظ میں کتاب کی پذیرائی کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔  
یہ قرآن مجید کی آیت سے

بسم الله الرحمن الرحيم

قل سیرو فی الارض

”اے محمد لوگوں کو دنیا کی سیر کرنے کیلئے کہو“

”مقصود احمد چغتائی کی موجودہ کتاب قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت سے مطابقت  
رکھتی ہے۔ مقصود چغتائی پاکستانی نوجوانوں کی بہترین تربیت کیلئے بہترین اور با مقصد  
کام کر رہے ہیں۔ میں ان کیلئے دعا گو ہوں۔“

محترمہ ڈاکٹر نگہت ذوالفقار اور ان کے نامور شوہر ذوالفقار ڈی۔ ایس۔ پی لاہور  
مقصود کی صلاحیت اور کتاب کے بارے میں پر مغز رائے رکھتے ہیں۔

”مقصود احمد چغتائی موجودہ دور کا ایک ذہین قلم کار ہے۔ سیاحت کے میدان میں اس  
کا کوئی ثانی نہیں۔ انہوں نے اپنی سفری گائیڈ بکس کی بنا پر شہرت حاصل کی جن میں  
ویزا پاسپورٹ نو گرین کارڈ، جہاں گردی، گرین کارڈ کے دیس میں اور گوہر مقصود  
شامل ہیں۔ اس کے ادبی کام کو صاحب علم، قارئین اور طالب علموں نے بہت سراہا  
ہے۔ موجودہ کتاب اس شخص کیلئے جو پہلی دفعہ ملک سے باہر جا رہا ہو ایک مکمل رہنما  
کتاب کا درجہ رکھتی ہے اور جو مختلف ممالک کی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ یقیناً یہ

ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔“

روزنامہ جنگ کے خالد محمود، مقصود احمد چغتائی کی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے

قلمبند کرتے ہیں:

”مقصود احمد چغتائی نے پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد کے دور درواز علاقہ جات کا سفر کرنے کے بعد پاکستان سے بذریعہ سڑک انگلینڈ کا سفر اختیار کیا جس میں ایران، ترکی، بلغاریہ، رومانیہ، ہنگری، فرانس، جرمنی، انگلینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، بلجیم، ہالینڈ اور سوئٹزر لینڈ شامل ہیں۔ اس سفر میں جو خاص بات ہے وہ صرف 40,000 روپے کا مکمل خرچ ہے جس میں رہائش، کھانا اور سفری اخراجات وغیرہ شامل ہیں۔ وہ اس مہم کے دوران مسلسل 317 گھنٹے سفر میں رہے۔ اس سلسلے میں زیادہ تر معلومات ان کی کتاب گوہر مقصود (سفرنامہ یورپ) سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ موجودہ کتاب ان کے ذاتی تجربات کی بنا پر مرتب ہے۔ یہ کتاب طالب علموں، سیاحوں اور دوسرے مہم جو شائقین کیلئے بہت مفید ہے۔“

## مقصود احمد چغتائی کو اہل دانش اور

### نامور شخصیات کا خراج تحسین

جیسا کہ میں نے عرض مصنف میں تحریر کیا ہے کہ مقصود احمد چغتائی کے حلقہ احباب میں دانشوروں، ادیبوں، شاعروں، کالم نگاروں، صحافیوں، بیوروکریٹس اور سیاست دانوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ وہ ان حضرات سے گاہے بگاہے ایسی کتب سے متعلقہ معلومات کیلئے ملتے رہتے ہیں اور ان کی رونمائی کے سلسلے میں ملک کے نامور اور عظیم شخصیات کو مدعو کرنا بھی ان سے رابطے کا باعث ہے۔ مقصود احمد چغتائی نے ان شخصیات سے موصول بے شمار خطوط کا میرے آگے ڈھیر لگا دیا۔ میں نے ان میں سے چند ایک کا انتخاب کیا جنہوں نے مقصود کی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے اجاگر کیا ہے ان میں سکاؤٹ تنظیم سے وابستہ شخصیات بھی شامل ہیں۔

”ریڈیو پاکستان ملک کے وجود میں آنے سے ہی عوام کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ بے شمار فن کاروں، گلوکاروں اور قلم کاروں کو ہم نے عوام سے ریڈیو پر گفتگو کرنے کی سہولیات فراہم کیں۔ مقصود احمد چغتائی ان عظیم قلم کاروں میں سے ایک ہیں جنہیں ہم نے قوم کو اپنا پیغام پہنچانے کی سہولت مہیا کی۔ مقصود احمد چغتائی اپنی با مقصد اور صاف ستھری مصروفیات کی بنا پر اچھی شہرت کے حامل ہیں وہ انٹرنیشنل سکاؤٹ اور گائیڈ کلب لندن کے کلب لیڈر ہیں۔ وہ دنیا کی تمام اقوام کو بلا امتیاز سیاست، رنگ و نسل اور اعتقاد کے اپنا امن، محبت اور بھائی چارے کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔“

علیہ سید

شاعرہ، قلم کار اور ڈپٹی ڈائریکٹر

ریڈیو پاکستان،

انچارج FM-101، لاہور۔



پاکستان کے نامور بزرگ سیاستدان اور جمہوری پارٹی کے سربراہ جناب نواب زادہ نصر اللہ خان خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مجھے یاد ہے مقصود احمد چغتائی سے میری ملاقات ان دنوں ہوئی تھی جب میں پاکستان پارلیمنٹری کمیٹی برائے کشمیر کا چیئر مین تھا۔ ان کی ایک کتاب VISA (ویزا) پاسپورٹ ٹو گرین کارڈ کے مطالعہ کا موقع ملا اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک حیران کن کتاب ہے جو کہ کاروباری اور سفر کرنے والے حضرات کیلئے صحیح معنوں میں رہنما کتاب ہے۔“

نواب زادہ نصر اللہ خان کے مندرجہ بالا الفاظ کو آگے بڑھاتے ہوئے مختصر مہ بے نظیر بھٹو سابق وزیراعظم پاکستان اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ فرماتی ہیں۔

”میں نواب زادہ نصر اللہ خان کے خیالات سے متفق ہوں کہ یہ کتاب ملک کے تاجروں اور سیاحوں کیلئے ایک مکمل رہنما کتاب ہے۔ میں نواب زادہ صاحب کے الفاظ میں صرف یہ اضافہ کروں گی کہ بلاشبہ یہ کتاب تاجران کو مارکیٹ میں اپنی مصنوعات کو متعارف کرانے اور سیاحوں کو دنیا کے ارد گرد سفر کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔“

## پاکستان..... دنیا میں جنتِ نظیر

جہاں گردی بھی ایک عجب شوق ہے جہاں رنگ و نور کو خود میں سما لینے کا شوق ہر گھڑی نئے افق تلاش کرنے کی جستجو، پرانے کھنڈرات کی جگہ جگہ بکھری عبارتیں پڑھنا اپنے گمان میں ان گلیوں اور سڑکوں کو آباد دیکھنا۔

مقصود احمد چغتائی بھی ہر وقت مسافرت میں رہتا ہے نہ جانے کس نے اسے جستجو کا مفہوم سمجھا دیا ہے کہ زندگی اسی کا نام ہے۔ مقصود سے میری پہلی ملاقات غالباً والٹن روڈ برانچ میں ہوئی۔ موصوف برانچ کا آڈٹ کرنے آئے تھے۔ آڈٹ کے دوران بار بار کہتے ”رضوی صاحب بوائے سکاؤٹس کا دفتر تو آپ کے بالکل سامنے ہے فارغ ہو کر ضرور چلیں گے“ میں مقصود کے اس بار بار کہنے سے سمجھ گیا کہ نو جوان کا تعلق سکاؤٹنگ سے ہے اور اسے جنون کی حد تک اس سے محبت ہے۔

مقصود کی آنے والی کتاب کا مسودہ کچھ دن میرے پاس رہا اور میرے لیے حیرت کی بات تھی کہ یہ شخص نہ صرف بنک کی ڈیوٹی پوری طرح انجام دیتا ہے بلکہ وقت نکال کر اپنے شوق کی تسکین بھی کرتا ہے۔

زیر بحث کتاب نے پاکستان کو کتابی شکل دے دی ہے۔ ان کی حالیہ تصنیف ”پاکستان..... دنیا میں بے نظیر سرزمین“ صفحہ پلٹے تو آپ کی نظروں میں لوق و دوق صحراؤں کے باب منکشف ہو رہے ہوں گے۔ کبھی بلند و بالا کو ہسار اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوں گے کسی صفحہ پر آپ کو مونجہ و آواز کے آثار قدیمہ بکھرے نظر آئیں گے، کسی صفحہ پر گلاب و یاسمین کے باغ، غرض کہ کتاب نے پوری طرح پاکستان کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

راستے، فاصلے، ضروریات سفر، قیام و طعام، خرید و فروخت، خورد و نوش کو نساہت کا پہلو ہے جو اس کتاب میں اجاگر نہ کیا گیا ہو۔ مقصود احمد چغتائی کو اس میں بھی خوبصورت کاوش پر مبارکباد دیتا ہوں۔

**منفعت عباس رضوی**

ادیب و شاعر

## مقصود احمد چغتائی..... جہاں گرد

محبت کے بہت سے رنگ ہوتے ہیں، محبت کی بہت سی خوشبوئیں ہوتی ہیں، محبت کا ہر رنگ اپنا منفرد حسن رکھتا ہے۔ محبت کی ہر خوشبو اپنا انفرادی سحر قائم کرتی ہے۔ پھول، پہاڑ، جگنو، چاند، ستارے، جھرنے اور یہ دنیا محبت کی وجہ سے ہی حسین نظر آتے ہیں۔ دنیا بھر کے تمام موسموں میں محبت کا موسم سب سے خوبصورت موسم ہوتا ہے۔ اس لیے تو کہا جاتا ہے کہ موسم انسان کے اندر ہوتے ہیں مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس کائنات، اس زمین کا حسن ڈھونڈنے نکلتے ہیں اور پھر مختلف شہروں، ملکوں، بازاروں، جھیلوں، دریاؤں، سمندروں کو دیکھنے کے بعد ان کے حسن کو اپنے الفاظ میں مقید کر لیتے ہیں..... ایسے لوگوں کو سیاح، سفر نامہ نگار یا پھر جہاں گرد کہا جاتا ہے۔

ایسا ہی ایک ”جہاں گرد“ ہمارے ملک پاکستان میں بھی دستیاب ہے جس کا نام ہے ”مقصود احمد چغتائی“

وہ تقریباً پوری دنیا گھوم چکا ہے، اسے زمین سے عشق ہے، نئی نئی جگہیں دیکھنے کا شوق ہے اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی رنگا رنگ کائنات سے محبت ہے۔ یہ محبت، شوق اور جنون جسے عشق کا نام بھی دیا جاسکتا ہے، مقصود چغتائی کے راستے کی تمام رکاوٹیں کر دیتا ہے اور وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے ذہنی و جسمانی طور پر تیار ہو کر سامان سفر باندھ لیتا ہے۔

اور پھر نہایت سچائی سے کسی مبالغہ آرائی کے بغیر اس سفر کی روداد قلم بند کرتا ہے۔ اس نے اردو اور انگریزی میں اپنے سفری تجربات کی بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کتابوں

کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر پڑھنے والے کو خوابوں کی دنیا میں نہیں لے جاتا بلکہ حقیقت بیان کرتے ہوئے ایک مخلص گائیڈ بن جاتا ہے۔

دنیا بھر کے ممالک کے بارے میں لکھنے کے بعد مقصود احمد چغتائی نے پاکستان..... دنیا بھر میں جنت نظیر کے عنوان سے اپنے پیارے وطن پاکستان کے بارے میں معلوماتی کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لیے وہ بلاشبہ مبارک باد کا مستحق ہے۔

جس طرح خدائے بزرگ و برتر کی ذات کو پہچاننے کیلئے اپنی ذات کو پہچانا ضروری ہے اسی طرح دنیا گھومنے سے پہلے اپنے خوبصورت وطن اور اس جنت ارضی سے آگاہی بھی بہت ضروری ہے۔

یہ کتاب سیاحوں کیلئے بہترین گائیڈ ہونے کے ساتھ ساتھ اہل وطن کیلئے بھی مفید معلومات کی حامل ہے۔ جو لوگ دور دراز علاقوں میں نہیں جاسکتے اور اپنے وطن کے نظاروں، موسموں، رنگوں، آبشاروں، پھولوں، پھلوں اور جھیلوں سے نا آشنا ہیں یقیناً یہ کتاب پڑھ کر ان کے دل میں ان مقامات کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیسی کیسی نعمتوں سے نوازا ہے۔

مقصود احمد چغتائی کیلئے میری دعا ہے کہ ”اللہ کرے ذوق سفر اور زیادہ ہو“

نیلماسرور

قربان لائن لاہور

I Know Mr. Maqsood Ahmed Chughtai personally an inspecting officer of our Allied Bank of Pakistan, but was pleasantly surprised to see his book Jehan Gardi and Gohar-e-Maqsood which received great of the country.

The present book "Green Card Ke Das Main" is another good addition in literature whereunder he has expressed his experience of U.S.A and England while travelling these countries. The another has also introduced scouting Movement and its activities in detail.

The language used in the book is simple. The reader may start reading from anywhere he likes. I pray for Maqsood all the success in life.

**Rameez Hassan Raja**

Ex Captain Pakistan Cricket Team

Vice President

Allied Bank of Pakistan Limited

## MESSAGE

I have read many books of authors describing their travels in China but the present book of Mr. Maqsood Chughtai is unique book in as much as it deals in depth about the minorities in China which include a large number of Muslims. It is perhaps for the first time that an author has tried to depict their life, culture and how they are faring in modern China. Herein we find the dream of Dr. Allama Iqbal the poet of East being reflected in reality. His concept of the unity of a greater Muslim world-which may, God willing, become a reality one day.

I congratulate Mr. Chughtai for his valiant effort.

**Dr. Justice (R) Nasim H. Shah**

Supreme Court of Pakistan

To

**Mr. Maqsood Chughtai**

Author the world wanderer

Assalm-o-Alaikum,

My dear Maqsood Sahib

Believe you me it brought me tremendous amount of professional satisfaction when in the morning I received your masterpiece regarding your travelling experience around the world. Not only it was well written but very informative, which I believe, is a great boost for the people, who do not know what to do when they go abroad.

Well done! I wish you Allah's guidance in your future undertakings.

Yours sincerely,

**Farhat Obaid Janjua**

Director

Green Wood Travel Agency, Rawalpindi.



## مقصود احمد چغتائی

### اخبارات اور میڈیا کی نظر میں

مقصود احمد چغتائی انتہائی محنتی اور مصروف شخصیت ہیں۔ وہ ایک بینک آفیسر، سماجی کارکن، سکاؤٹ تنظیم کے کئی شعبوں کے انچارج، PTDC کے کوآرڈینیٹر، قلمکار، صحافی اور کالم نگار ہونے کے ناطے زندگی کو فعال اور انتہائی مصروف رکھے ہوئے ہیں۔ ان شعبہ جات سے وابستہ ہر آدمی ان سے مطمئن ہے۔ ان کی تمام مصروفیات کی بیشتر اوقات اخبارات اور میڈیا نے بھرپور کوریج کی ہے اور تقریباً ہر ہفتہ وہ کسی نہ کسی اخبار اور جرائد میں نظر آتے ہیں۔ ان سب کو اگر ایک جگہ اکٹھا کیا جائے تو یہ ایک کتاب کی شکل دھار لیں گے۔ مقصود کی یہ مصروفیات صرف اندرون ملک تک مقید نہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی اس کا چرچا ہے۔ مارچ 2001 میں وائس آف جرمنی نے ان کا انٹرویو نشر کیا جس کی تفصیل ماہ نامہ آن کے مارچ کے شمارے میں دی گئی ہے۔

”مقصود احمد چغتائی نے سیاحت پر بے شمار کالم لکھے جو اخبارات کے علاوہ کئی جرائد میں بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جرائد میں ہفتہ وار فیملی (نوائے وقت) اور دن اخبار کے سنڈے میگزین میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ”نوائے وقت“ کے کالم شب و روز میں کراچی کی اشاعت میں ”Guest in city“ کی سرخی دے کر مقصود اور اس کی کتابوں پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔

مقصود چغتائی ”خواب سے تعبیر تک“ میں بینک کے شعبہ سے وابستہ عالمی سیاح اور مصنف ان دنوں کراچی کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ لاہور سے تعلق رکھنے والے

نوجوان سیاح کاریلو پاکستان کراچی سے نوجوانوں اور طالب علموں کے پروگرام ”خواب سے تعبیر تک“ میں انٹرویو نشر کیا گیا جو ریلو پاکستان کے سینئر پروڈیوسر بسطنین جعفری نے کیا۔ اپنے انٹرویو میں مقصود چغتائی نے کہا کہ انہیں بچپن سے یہ اعلیٰ تعلیم اور دنیا بھر کی سیر و سیاحت کا شوق تھا اپنے شوق کی تکمیل میں نہ صرف انہوں نے پوسٹ گریجوایشن کی اور بینکنگ میں ڈپلومہ حاصل کیا بلکہ وہ پاکستان کے مختلف علاقوں کی سیاحت کے علاوہ ایران، ترکی، بلغاریہ، رومانیہ، ہنگری، فرانس، جرمنی، برطانیہ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، <sup>نیلیم</sup> ہالینڈ، چین، امریکہ سمیت کئی اور ملکوں کا تفصیلی دورہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی سیاحت کی اصل خوبی کم خرچ سفر ہے اور وہ صرف چالیس ہزار روپے کی معمولی رقم سے لگ بھگ 22 ملکوں کا دورہ کر چکے ہیں۔ مقصود چغتائی نے بتایا کہ عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ دنیا کا خوبصورت ترین ملک سویٹزر لینڈ ہے مگر ان کے خیال میں پاکستان کے بعض علاقوں کا حسن کسی طرح بھی سویٹزر لینڈ سے کم نہیں۔ مقصود چغتائی نے اپنے سفر کے تجربات کی روشنی میں کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں ”گوہر مقصود، جہاں گردی، گرین کارڈ کے دیس میں، یوکیں گیٹ ویزا اور دی ایڈونچر ہینڈ بک“ کو خاصی شہرت حاصل ہوئی۔ مقصود چغتائی نے بتایا کہ ان کی ایک کتاب ”جہاں گردی“ کو حکومت پنجاب کی طرف سے ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔“

(نوائے وقت)

ہفت روزہ اردو ٹائمز نے نیویارک میں مقصود احمد چغتائی کی کتاب پاکستان ٹریول

ہینڈ بک کی رونمائی کی بہترین انداز سے کوریج کی ہے۔ وہ کچھ یوں ہے

”نیو یارک (نیوز ڈیسک) اردو تحریک کے وکیل انصاری نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستانی کلچر کو فروغ دیا جائے اور امریکہ میں مقیم پاکستانیوں کو پاکستانی کلچر سے روشناس رکھا جائے۔ وہ گزشتہ روز مقصود احمد چغتائی کی کتاب پاکستان ٹریول ہینڈ بک کی تقریب رونمائی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سمندر پار رہتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ اپنی قومیت کی شخص کو برقرار رکھیں اور پاکستان کی ثقافت کے پھلنے اور پھولنے کیلئے کام کریں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے تقریب کے صدر قمر علی عباسی نے کہا کہ پاکستان کی بقا کو کوئی خطرہ نہیں اس کی جڑیں مضبوط ہیں اور انشاء اللہ پاکستان بہت جلد ترقی کی منازل پر گامزن ہو جائے گا انہوں نے مقصود چغتائی کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کی حالیہ کاوش پاکستان سیاحت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مسرور جاوید نے اپنی تقریب میں مقصود چغتائی کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا: سیاحت کے موضوع پر عرصہ دراز سے کتابوں کی کمی محسوس کی جا رہی تھی جو کہ مصنف نے پوری کرنے کی کوشش کی ہے اور انہیں امید ہے کہ ان کی یہ کتاب مستقبل میں عظیم سرمایہ ثابت ہوگا۔ تقریب سے کتاب کے مصنف مقصود چغتائی نے بھی خطاب کیا انہوں نے کہا کہ پاکستان میں سیاحت زوال پذیر ہے جسے فروغ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ بقول ان کے اس سے قیمتی غیر ملکی زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ٹورازم کو انڈسٹری قرار دیا جائے۔ قبل ازیں اسٹیج سیکریٹری بشری قمر نے مصنف کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ چغتائی کا

تعلق درمیانی طبقے سے ہے جنہوں نے شب و روز محنت کے بعد یہ مقام حاصل کیا۔ تقریب میں ممتاز تاجر فاروق ملک کے علاوہ نیو یارک کے سینکڑوں معززین نے شرکت کی۔“

### (ہفت روزہ اردو ٹائمز)

مشہور کالم نگار اور صحافی افتخار مجاز نے روزنامہ ”سعادت“ لاہور میں 23 جنوری 2001ء کی اشاعت میں ”روز و شب“ کے کالم میں ملکوں ملکوں، گھاٹ گھاٹ کی سرخی دے کر ایک جاندار تبصرہ کیا ہے جو بڑا دلچسپ اور فکر سوز بھی ہے:

”کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی دو اقسام ہیں ایک ہمارے جیسے وہ جو پیدائشی By Birth مسلمان ہیں، کا کریڈٹ صرف یہ ہے کہ مسلمان گھرانے میں جنم لیا، رگ و پے میں مسلمان خون دوڑ رہا ہے اس لیے الحمد للہ بچے سچے اور بڑے جذباتی مسلمان ہیں جبکہ دوسری قسم ان مسلمانوں کی ہے جنہیں پیدائشی طور پر تو مسلمان ہونے کا اعزاز نصیب نہیں ہوا مگر وہ اسلام کو دیکھا پرکھا، مذاہب عالم کا تقابلی جائزہ لیا اور پھر اسے محض دین فطرت اسلام کو دیکھا پرکھا، مذاہب عالم کا تقابلی جائزہ لیا اور پھر اسے محض جذبات کی رو میں بلا کر نہیں عقل اور دلیل کے ساتھ قبول کیا، کہا جاتا ہے کہ ایسے موخر الذکر مسلمان لوگ زیادہ اچھے ہم سے بہتر مسلمان ہوتے ہیں۔

خواتین حضرات! پاکستان کے حوالے سے یہ مثال بڑی صادق آتی ہے کہ پاکستان سے محبت کرنے والوں یعنی اچھے پاکستانیوں کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جنہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر ملک حاصل کیا اور پھر اپنے کون سے آپاری کرتے رہے۔ ان میں اب بھی چند ایک زندہ ہیں مگر خاموش تماشائی کا روپ دھار کر ”دنگ گزاز“ رہے

ہیں۔ ایک ہماری طرح کے رہ ”بنے بنائے“..... پاکستانی“ جنہوں نے آزاد وطن میں جنم لیا، یہ دھرتی ان کی مادر وطن ہے یوں وہ اس سے فطری طور پر پیار کرتے اور اس کے بارے میں بڑا جذباتی رویہ رکھتے ہیں، گویا وطن سے محبت کا یہ جذبہ انہیں ورثے میں ملا ہے۔ وطن سے محبت ان کی ضرورت ہے مجبوری ہے، یہ بات آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ By birth یا پیدائشی پاکستانیوں کی پاکستان سے محبت فطری تقاضا ہے، کہا جاتا ہے جہاں محبت ہو وہاں عیب نہیں دیکھے جاتے بقول شخصے..... یار دی یاری نال غرض رکھی جاندی اے، اوہدے عیاں نال نہیں..... اس لیے عزیزان محترم! پاکستان جیسا ہے جنت نظیر ہے ہمیں یہ دل و جان سے عزیز ہے مگر ایک بات ضرور ہے کہ پاکستان سے یہ محبت ڈویلپ Develop کرنے یا ہونے میں ہمارا کوئی کمال نہیں اس تناظر میں بات آگے بڑھاتے ہوئے اگر میں اپنی ذات کے حوالے سے بات کروں تو یہ کہوں گا کہ میری یہ پیدائشی حب الوطنی اور پاکستان سے اٹوٹ محبت اب اگر دوچند ہوئی ہے تو اس میں کچھ حصہ مقصود احمد چغتائی کا بھی ہے جن کی کتاب Pakistan Travel پڑھ کر میں نے دوسری قسم کے مسلمانوں کی طرح پاکستان سے اپنی محبت اور وابستگی کو اس کے محاسن و خوبیوں کے ساتھ دیکھا اور پرکھ اور مزید چاہنا شروع کیا۔

اگر آپ نے جناب مقصود احمد چغتائی کی یہ کتاب پڑھی ہے تو آپ مجھ سے اتفاق کریں گے اور اگر آپ اس کے مطالعے سے ابھی تک محروم ہیں تو میں عرض کیے دیتا ہوں کہ مصنف نے اپنی کتاب میں پاکستان کے محاسن اور خوبیاں گراؤنڈ Realities یا زمینی حقائق کے ساتھ یوں سمودی ہیں کہ میں بڑے وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جن لوگوں کیلئے یہ کتاب لکھی گئی ہے یعنی بیرونی دنیا سے تعلق رکھنے

والے ٹورسٹ Tourists تک اگر یہ کتاب پہنچ گئی تو وہ مقصد یعنی پاکستان میں سیاحت کے فروغ سے متعلق مراحل اور معاملات آسان تر ہو جائیں گے۔ ٹورسٹ اس لیے پاکستان کچھا چلا آئے گا کہ یہاں اس چھوٹے سے خطے میں وہ سب کچھ ہے جس کی کشش اور سیاحت کا شوق اسے دنیا جہاں میں لیے پھرتا ہے اور یہ کمال بجا طور پر میرے دوست جناب مقصود احمد چغتائی کا ہے جنہوں نے طویل مسافت اور سیاحت سے حاصل ہونے والے تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں ایک سیاح کی سائیکس کو ملحوظ رکھ کر اپنی کتاب میں پاکستان بھر کے تاریخی و قابل دید مقامات، آثارات تک رسائی کے ذرائع طریقہ کار، اور قیام و طعام سمیت ہر طرح کی ضروری معلومات فراہم کر دی ہیں جن سے سیاحت کو ہمیز جلا اور سیاحوں کو سہولیات میسر آ سکتی ہیں۔ میں انہیں اس خوبصورت اور دلپذیر کاوشوں پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ سیاحت سے متعلق محکمے اور افراد جناب مقصود احمد چغتائی اور ان کی اس تصنیف سے استفادہ کی راہ اپنائیں گے، کہ اس حوالے سے جو کام اداروں کے کرنے کا تھا وہ عزیزی مقصود احمد نے محض اپنے شوق اور اپنی جیب سے کر کے انہیں نئی راہ بھائی ہے۔

معزز حاضرین! اور اب حرف آخر کے طور پر ایک بات ہاں یہ رواج اور اہمیت ہے کہ زبان انگریزی یعنی انگریزی زبان میں لکھی جانے والی کتب سے بہتر زیادہ اور موثر استفادہ کیلئے انہیں اردو زبان میں ترجمہ اور منتقل کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے یا پھر یہ کہ مقامی زبانوں میں لکھی جانے والی بہتر اور مفید کتابوں کو انگریزی میں ترجمہ کر کے چھاپنے کی بات کی جاتی ہے تاکہ بین الاقوامی سطح پر ریڈر یا قاری کو Allrac+ اور متوجہ کیا جاسکے، مگر میرے عزیز دوست مقصود چغتائی صاحب نے اور بھیل کتاب ہی انگریزی زبان میں تصنیف کر کے براہ راست ٹارگٹ ریڈر کو کچر Capture

کرنے کی سعی کی ہے جو ان کی فکری و ذہنی کشادگی اور اور بالغ نظری کا اظہار ہے جو ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ انہوں نے ملکوں ملکوں گھوم کر اور گھاٹ گھاٹ کا پانی پی کر اکٹاب کیا ہے جس پر میں انہیں تحسین کی نظروں سے دیکھتا ہوں اور کتاب کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (کتاب کی تقریب رونمائی میں پڑھا گیا)

(روزنامہ سعادت لاہور)

”روزنامہ ”مساوات“ کی دسمبر 1998 کی اشاعت میں کتابوں پر تبصرہ کے کالم میں مقصود چغتائی کی کتاب گرین کارڈ کے دیس میں بہت خوبصورت تبصرہ کیا گیا ہے۔“

”عصر حاضر کے نامور مصنف مقصود احمد چغتائی کی نو تصنیف کتاب ”گرین کارڈ کے دیس میں“ چمپ کر تیار ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے روڈ ٹویورپ، گوہر مقصود، اور انٹر نیشنل ٹریولنگ گائیڈ، جہاں گردی لکھ کر اچھی خاصی شہرت حاصل کر چکے ہیں وہ ایک فعال اور عملی شخص کی طرح ہر وقت اپنے کام میں مگن رہتے ہیں۔ وہ بوائے سکاؤٹس کی تنظیم میں اہم عہدے پر فائز ہیں اور اسی ضمن میں ملکی دورے کرتے رہتے ہیں جس کی بناء پر ان کا مشاہدہ اور علم خاصا وسیع ہے۔

وہ بنیادی طور پر ادیب ہیں، ان کی بات میں ایک سلیقہ اور قرینہ ہے، وہ نہایت آسانی سے جملہ بناتے ہیں، روانی سے اپنا موقف بیان کرتے ہیں اور پورے ابلاغ کے ساتھ اپنی بات آگے چلاتے ہیں۔ دوسری خوبصورت بات ان کے اندر اچھی سوچ بھی ہے وہ اپنے قاری کو بور نہیں ہونے دیتے، وہ قاری کی انگلی پکڑ کر سیر کرواتے ہیں، اسے جگہ جگہ معلومات فراہم کرتے ہیں خاص طور پر ان لوگوں کیلئے جنہوں نے پہلی مرتبہ امریکہ جانا ہو یہ کتاب گائیڈ بک کا کام بھی کرے گی، اس میں انتہائی پر لطف انداز میں مطلوبہ معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ مثلاً بس اور روٹ نمبر تک اس میں

موجود ہیں چنانچہ مقصود احمد نے اسے دلچسپ بھی بنایا ہے اور معلوماتی بھی۔ گویا یہ دو آتش قسم کی چیزیں بن گئی ہیں، مجھے یقین ہے کہ ان کی پہلی تصانیف کی طرح یہ کتاب بھی سفر کے شائقین کو بالخصوص اور عام قاری کو بالعموم اپنی طرف متوجہ کرے گی۔

ایک اور اہم بات اسی سفر نامے میں گھریلو ماحول ساید کیا گیا ہے جس کی وجہ سے قاری اپنائیت محسوس کرتا ہے، اپنے مشاہدے اور تجربے کو بنیاد بنا کر حقیقی قسم کی فضاء قائم کی گئی ہے نہ کہ معنی داستان گوئی کی گئی ہے جس سے امریکہ پرستان لگے یہ کتاب ایک کامیاب سفر نامہ ثابت ہوگی۔

کتاب کا تعارف ڈاکٹر شفیق جالندھری چیئر مین شعبہ ابلاغیات پنجاب یونیورسٹی نوید مسعود پرنٹل چیف الائیڈ بینک آف پاکستان اور عبدالجید بھٹی صوبائی سیکریٹری پنجاب بوائے سکاؤٹس نے لکھا ہے جبکہ فلیپ پر نامور شاعر سعد اللہ شاہ اور رمیض حسن راجہ سابق کپتان پاکستان کرکٹ ٹیم نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کتاب کو لندن میں موجود پاک و ہند کے مشہور کوہ نور ہیرے کے بارے میں معلومات سے مزین کیا گیا ہے خوبصورت ٹائٹل رنگین تصاویر 208 صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت -/150 روپے ہے۔

(روزنامہ مساوات)

روزنامہ 'انصاف' نے اپنے 25 مارچ 2001ء کے سنڈے میگزین میں 'تبصرہ کتب' کے کالم میں مقصود کی کتاب "امریکی ویزا حاصل کریں" پر بہت سادہ اور ٹھوس الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔

"مقصود احمد چٹائی کی نئی کتاب "امریکی ویزا حاصل کریں" منظر عام پر آ چکی ہے۔

اس کتاب میں حصول ویزا، امیگریشن قوانین اور امریکی شہریت حاصل کرنے کے



طریقے، سیر و سیاحت، تعلیم، کاروبار اور ورک پرمٹ کے ذریعے امریکہ میں رہائش پذیر ہونے کے تمام طریقے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ ایک عام قاری اس کتاب کے مطالعہ سے ان تمام ضروری معلومات سے مستفید ہو سکتا ہے جو وہ کسی ٹریول ایجنٹ کو ہزاروں روپے دے کر حاصل کرتا ہے لیکن ہزاروں روپے خرچ کرنے کے بعد بھی اس کی تسفی نہیں ہوتی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے امریکہ کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے سیاح کو پتہ چل جاتا ہے کہ وہاں کے قابل دید مقامات کون سے ہیں؟ کون سے ہوٹل بہترین ہیں، مختلف مقامات کو جانے والی بسوں کے نمبر کے علاوہ امریکہ کے موسم کو بھی بڑی خوبصورتی سے قلمبند کیا گیا ہے۔ امریکہ جانے کے خواہشمند حضرات کی یہاں تک رہنمائی کی گئی ہے کہ کس موسم میں کون سے کپڑے لے کر گھر سے جانا چاہیے۔ اس طرح کی گائیڈ بکس کا رواج صرف مغربی ممالک میں ہی عام تھا لیکن مقصود چغتائی نے مشرق میں اس کا آغاز کیا وہ یقیناً ”گائیڈ بکس“ کے حوالے سے پہلے مصنف ہیں جنہوں نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا اور اس کو ایک کتاب کی صورت میں پیش کرے کے اس کام کو مکمل کیا اور ایک خوبصورت معلوماتی کتاب لکھی۔ کتاب کا انتخاب انہوں نے اپنے تمام ہمدرد و خیر خواہ احباب کے نام لکھا ہے جب کہ حرف اول میں عطاء الحق قاسمی نے کتاب پر خوبصورت رائے لکھی ہے۔ امجد اسلام امجد نے اس کتاب پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”یہ کتاب سفر نامہ، آپ بیتی، جگ بیتی یا ٹورسٹ گائیڈ کچھ بھی کہی جاسکتی ہے کہ اس میں یہ چاروں عناصر بڑی افراط سے پائے جاتے ہیں۔ مجھے پانچ بار امریکہ جانے کا موقع ملا لیکن میں پوری ایمانداری سے کہہ سکتا ہوں کہ جو امریکہ اس کتاب میں دکھایا گیا ہے اور جس جس طرح وہاں پہنچنے اور رہنے کے طریقے بتائے گئے ہیں ان میں سے کئی میرے لیے بالکل نئے ہیں۔“

(روزنامہ انصاف)

کراچی شہر میں جہاں مقصود احمد چغتائی آج کل الائیڈ بینک آڈٹ ڈویژن میں تعینات ہیں۔ بینک کے فرائض انجام دینے کے بعد حسب عادت اپنی دوسری خصوصیات کا بڑی تندہی سے استعمال کر رہے ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنی چار کتب کا اجراء کیا جس کا روزنامہ ”قومی اخبار“ نے 26 ستمبر 2001ء میں احاطہ کیا ہے وہ کچھ یوں ہے۔“

## حکومت سیاحت کو فروغ دے

”کراچی (رپورٹ O سلیم احمد صدیقی) پاکستان کے کئی مقامات بڑے خوبصورت ہیں جن پر حکومت توجہ دے کر سیاحت کو فروغ دے سکتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار میٹھی بولانی مینجنگ ڈائریکٹر بولانی لیٹیڈ نے مذہب و ثقافتی سیاحت کمیٹی آرٹس کونسل آف پاکستان کے زیر اہتمام ممتاز سیاح اور ادیب مقصود احمد چغتائی کی چار کتابوں کی تقریب اجراء سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے کہا کہ سیاحت میرا پسندیدہ سبجیکٹ ہے۔ مقصود احمد چغتائی نے اپنے تجربات ان چار کتابوں میں سمودیے ہیں۔ مہمان خصوصی غنفر شکور نے کہا کہ سب کچھ محسوس کرنے اور اسے کتابی شکل بھی دینا چاہئے تاکہ وہ احساسات دوسروں تک بھی پہنچ سکیں۔ میں نے اسکاؤٹنگ کے حوالے سے دو سو مرتبہ سفر کیا۔ مختلف تہذیبیں بھی دیکھیں لیکن انہیں تحریر نہ کر سکا۔ ممتاز کالم نگار ضیاء الاسلام زبیری نے مصنف کی کتاب ”جہاں گردی“ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ مصنف کا سفر نامہ نہیں بلکہ سفر کا پروانہ ہے۔ جس کی بدولت پوری دنیا کی سیر کی جاسکتی ہے۔ موصوف وقت نکال کر تھائی لینڈ بھی جائیں گے ”جہاں گردی“ میں دنیا کی مختلف کتابوں سے اعداد و شمار جمع کیے گئے ہیں۔ تمام لوگوں کا بھلا ہوگا جو سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر ایس ایم معین قریشی نے کتاب ویزا پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مقصود چغتائی نے 53 ممالک کی سیاحت کی اور وہاں کی ثقافت، لباس اور موسم کے

بارے میں مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ مصنف مقصود احمد چٹائی نے کہا کہ دنیا بھر کی سیر کرنے کا شوق تعلیم کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہا۔ ساتھیوں نے قدرت کا مشاہدہ کرنے کا مشورہ دیا، پاکستان کے خوبصورت شمالی علاقہ جات حسین مناظر پیش کرتے ہیں۔ وادی کیلاش، گلگت، زیارت، کوئٹہ اور ہنزہ ویلی دنیا کے دیگر ممالک سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔ اس موقع پر سیف الرحمن گرامی، ڈاکٹر ہامیر، ڈاکٹر مسعود طاہر اور رضوان صدیقی نے بھی خطاب کیا۔“

(روزنامہ قومی اخبار، کراچی)

”کراچی (ادبی رپورٹر) ہمارا ملک پاکستان اور اس کے قدرتی نظارے قابل دید ہیں۔ پاکستان کے حوالے سے کم سفر نامے لکھے گئے ہیں، ہمیں اپنی ثقافت، تہذیب اور کلچر کو اجاگر کرنا چاہیے، ان خیالات کا اظہار معروف سماجی شخصیت یحییٰ پولانی نے معروف مصنف و ممتاز سیاح مقصود احمد چٹائی کی چار کتابیں، گرین کارڈ کے دیس میں Visa جہاں گردی اور The adventure travel hand book کی تقریب رونمائی میں صدارتی خطاب میں کیا انہوں نے کہا کہ مصنف مقصود احمد چٹائی بنیادی طور پر سیاح ہیں اور کتابیں بیرون ملک سفر کرنے والوں کیلئے مفید ثابت ہوں گی۔ سیاحت سب سے اچھا مضمون ہے، حکومت سیاحت پر خصوصی توجہ دے، مہمان خصوصی خفضر منگور نے کہا کہ موجودہ وقت میں کتابیں ڈرائیونگ روم میں سجانے کی شے بن گئی ہیں، یہ اچھی روایت نہیں ہے۔ تقریب سے ایس ایم معین، ڈاکٹر طاہر مسعود، مقصود احمد چٹائی، رضوان احمد صدیقی اور دیگر نے بھی خطاب کیا، کمپیئرنگ کے فرائض پی ٹی وی کی اداکارہ ہامیر نے انجام دیئے۔“

(روزنامہ جرأت، کراچی)

”روزنامہ پاکستان“ لاہور نے اپنی 24 دسمبر 2001ء کی اشاعت میں مقصود احمد چغتائی کے ظہرانے کی تقریب کی کوریج دی ہے جو کہ انہوں نے صحافیوں کے اعزاز میں دیا تھا۔“

”لاہور (خبرنگار خصوصی) پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر مسعود علی خان نے کہا ہے کہ، حکومت ملک میں سیاحت کو فروغ دینے کیلئے بھرپور جدوجہد کر رہی ہے۔ ہم نے مہاتما بدھ کے مجسمے محفوظ کر کے دنیا بھر میں بدھ مت کے اندر بہترین سا کھینالی ہے، اگر گیارہ ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ رونما نہ ہوتا تو کوریا میں روحانی پیشوا نے خصوصی چارٹر طیارے کے ذریعے پاکستان کا دورہ کرنا تھا وہ اتوار کے روز معروف سفر نامہ نگار اور سکاؤٹ مقصود احمد چغتائی کی طرف سے صحافیوں کے اعزاز میں دیئے جانے والے ظہرانے میں اظہار خیال کر رہے تھے۔ تقریب کی صدارت پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ ابلاغیات کے سربراہ ڈاکٹر شفیق جالندھری نے کی۔ انہوں نے پاکستان میں سیاست کے فروغ کیلئے بعض تجاویز بھی دیں اور بتایا کہ ان کا ادارہ ملکی تاریخ میں پہلی بار منافع میں جا رہا ہے۔ ظہرانے کی تقریب سے خطاب ہوتے ہوئے ڈاکٹر شفیق جالندھری نے کہا کہ سفر انسان میں وسعت نظر اور وسیع النظری پیدا کرتا ہے۔ پاکستان انتہائی خوبصورت مقامات سے بھرا ہوا ہے ان پر بھی سفر نامے لکھنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے بڑے گلیشیئر اور دیوسائی جیسا میدان اس خطے کی آغوش میں تکینے کی طرح بکھرے ہوئے ہیں۔ اس موقع پر میزبان مقصود احمد چغتائی نے خطاب کرتے ہوئے تجویز پیش کی ہے کہ سیاحت کو یونیورسٹی کالجوں اور سکولوں میں اختیاری مضمون کے طور پر متعارف کرایا جائے ورنہ اس سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی کو

پہل کرنی چاہیے۔ تقریب میں لاہور پریس کلب کے صدر معین اظہر ٹی وی پروڈیوسر  
افتخار مجاز، ریڈیو ایف ایم 101 کی ڈائریکٹر عبیدہ سید، راجہ اسد علی خان، حمید عشقی، اختر  
حیات، محمد یونس بھٹی، مجاہد حسین، حاجی جان عالم اور افتخار مجاز نے بھی اپنے خیالات کا  
اظہار کیا۔“

(روزنامہ پاکستان، لاہور)

## حصہ دوم

محترم قارئین کتاب ہذا کے حصہ اول میں آپ نے مقصود احمد چغتائی کی سوانح عمری پڑھ کر اندازہ لگا لیا ہوگا کہ موصوف بے شمار خوبیوں کے حامل ہیں۔ انہوں نے زندگی کے ہر موڑ کو اہم سمجھا اور کہیں بھی صبر و استقلال کا دامن نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ اہل دانش اور نامور شخصیات نے ان کو پذیرائی بخشی اور ان کی تمام تصنیفات کی دل کھول کر تعریف کی۔ وہ ایک نامور سیاح، ہمہ دان قلم کار اور ہمہ گیر شخصیت ہونے کے علاوہ حصول ویزا، امیگریشن قوانین اور دنیا کے معلومات کا چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا بھی ہیں۔

ان کی یہ خواہش تھی کہ ان کی سوانح عمری کو بھی ایسی مفید معلومات سے مزین کیا جائے لہذا اس سلسلے میں کتاب میں حصہ دوم متعارف کر دیا گیا ہے جس میں مقصود احمد چغتائی نے پاکستان میں سیر و سیاحت کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ علاوہ ازیں حصول ویزا اور امیگریشن قوانین کی بنیادی اور اہم معلومات کو سپرد قلم کیا ہے۔ جسے جان کر قارئین کو اپنے پیارے وطن کی سیر و سیاحت میں آسانی ہوگی۔

مزید برآں انہوں نے اپنے شوق آوارگی کی تکمیل کیلئے جن مشکلات کا سامنا کیا ان کو بہت ہی پراثر انداز میں قلمبند کیا ہے جسے پڑھ کر آپ میں دنیا کی سیر و سیاحت کا حوصلہ پیدا ہوگا اور ان کے عملی تجربات کو سامنے رکھ کر آپ اپنی سیاحت کی تکمیل باحسن طریق سے کر سکتے ہیں۔

## پاکستان میں سیر و سیاحت کی اہمیت

حکومت پاکستان کی عدم توجہی اور چند عملی و مفید تجاویز:

جناب عالی!

پاکستان کا خطہ دنیا کے چند خوبصورت علاقوں میں سے ایک ہے جو کہ قدرت کا حسین تحفہ ہے، جہاں سیر و سیاحت کے شوقین اپنی پیاس بجھانے آ سکتے ہیں۔ آسمان سے باتیں کرتے پہاڑ، حسین و جمیل وادیاں، لہلہاتے ہوئے ہرے بھرے کھیت، چٹیل اور وسیع میدان، سطح مرتفع اور پوٹھوہار، گنگناتے ہوئے ندی نالے، شور مچاتے دریا اور طوفانی لہروں والے سمندر، یہاں کیا کچھ دستیاب نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو دنیا میں جنت نظیر علاقے دے رکھے ہیں جن میں قابل دید شمالی علاقہ جات، سکرو اور سوات، کالام، مرغزار، بدین، وادی سوزن سیکسر، وادی مہران اور دیگر ان گنت تفریحی مقامات ہیں۔

وطن عزیز کے متعدد چھوٹے بڑے شہر جن میں کراچی، حیدر آباد، ملتان، لاہور، راولپنڈی/اسلام آباد، پشاور وغیرہ علاقائی اور ثقافتی مرکز ہونے کے علاوہ قدیم اور جدید ثقافت کا حسین امتزاج ہیں۔

✓ پاکستان دنیا کا واحد خوش قسمت ملک ہے جہاں دنیا کے پہلے 15 بلند ترین پہاڑوں میں سے 9 پہاڑ پاکستان میں واقع ہیں۔ کوہ پیائی، ہائیکنگ، کیسپنگ، سائیکلنگ، کشتی بانی، سینگ وہ کونے کھیل ہیں جو کہ یہاں منعقد نہیں ہو سکتے ہیں یا منعقد نہیں کروائے جاسکتے۔ دنیا کی چند قدیم ترین ثقافتوں کے حامل علاقہ جات موجوداڑو اور ہڑپہ کے کھنڈرات جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آج سے 5000 سال پہلے جدید ضروریات

کے مطابق کھلے اور روشن گھر بنائے جاتے، سکے سازی کا کام ہوتا اور اس وقت کی رسوم و رواج کے انمٹ نشانات موجودہ دور کی جدید سائنس میں بننے والے لوگوں کیلئے حیرت انگیز اور توجہ طلب ہیں۔ حال ہی میں پاکستان میں دریافت ہونے والی ممی اور ان گنت دوسرے دفن خزانے ہم جو لوگوں کو یہاں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔

آج بھی وہ علاقے جو پاکستان میں واقع ہیں، وادیِ چترال عظیم یونانی تہذیب کا مسکن ہے جہاں منفرد لباس اور زبان بولی جاتی ہے۔ یہ عظیم فاتح الیگزینڈر دی گریٹ کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ پنجابی لوک کہانیاں، بلوچی لباس، سندھی مہمان نوازی، عظیم اورنڈر قوم پٹھانوں کی بہادری اور فرنیئرز قبائلی علاقہ جات ہمارے رسم و رواج اور روایات کا عظیم سرمایہ ہیں۔ ✕

کچھ سال پہلے یہاں سینکڑوں نہیں بلکہ لاکھوں غیر ملکی سرمایہ کار آتے ہیں، بے شمار غیر ملکی امریکہ، یورپ، افریقہ، ایشیاء اور خلیج کے ممالک سے آتے ہیں۔ یہ غیر ملکی سیاح اپنے ساتھ غیر ملکی سرمایہ بھی لاتے ہیں جو ہمارے ملک میں آمدنی کا ذریعہ بنتے ہیں اور اس سے فارن ایکسچینج بھی حاصل ہوتا ہے۔

بد قسمتی سے سیر و سیاحت حکومت کی عدم توجہی کا شکار ہے۔ شاید اس شعبے کے ذمہ دار افراد نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے یا اسے اس حد تک محدود کر دیا ہے کہ اب سیاحوں اور ”پیوں“ کی بسوں نے اس ملک کا رخ اختیار کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ملک میں سیاست اور کرسیوں کی کھینچ تانی، سیاستدانوں کے ذاتی مفادات، بیوروکریسی کی انا اور منصوبوں کو سرخ فیتے کا شکار کرنا وغیرہ ایسے امور ہیں جس سے غیر ملکی توجہ کجا ملکی اور علاقائی ٹورسٹ کی بھی حوصلہ شکنی کی ہے۔ اس بات کا واضح ثبوت یہ ہے کہ پہلے 1999ء کو پاکستان میں



سیاحت کا سال قرار دیا گیا مگر چند نامعلوم وجوہات کی بنا پر اسے ملتوی کر دیا گیا پھر 2001ء کو پاکستان میں سیاحت کا سال قرار دیا گیا۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں کی رقم اس کی تشہیر، پروشز اور بیوروکریٹس کے دوروں پر خرچ کیے گئے۔ دو سال میں ملک کی قیمتی دولت کو پانی کی طرح بہایا گیا۔ نتیجتاً ایک دن یہ سننے میں آیا کہ 2001ء Visit Pakistan کی بجائے کوئی اور نام دیا جائے گا۔

مر نہ جاتے جو تیرے وعدے پر اعتبار ہوتا

پاکستان ٹورزم ڈیولپمنٹ کارپوریشن (پی ٹی ڈی سی) کی کارکردگی کا اندازہ آپ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ عام آدمی بھی سمجھتا ہے کہ یہ ادارہ بند ہو چکا ہے۔

ان متزلزل اور غیر یقینی حالات کے باوجود ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ مایوسی گناہ ہے۔ ہمارے ملک میں ایسا ٹیلنٹ موجود ہے جو ٹورازم کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتا ہے اور امید کرتا ہے کہ ملک کی ترقی اور ترویج کے علاوہ اس کے امیج کو بہتر بنایا جائے گا۔

اس سلسلے میں کمیری ناقص رائے میں چند تجاویز درج ذیل ہیں۔ سیر و سہولت کے فروغ کے لیے کیے گئے کام

- (i) ٹورازم (سیر و سیاحت) کے فروغ کیلئے اسے ضروری طور پر انڈسٹری کا درجہ دیا جائے اور اسکی تشہیر قومی اور بین الاقوامی طور پر کیا جائے۔ ممکن ہے کہ حکومت اسے پہلے سے انڈسٹری قرار دے چکی ہو مگر اس کا نوٹیفکیشن کہیں موجود نہیں) ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو خصوصی ٹیکس دیا جائے اور سہولتوں کا اعلان کیا جائے۔ آمد و رفت کے لیے کرایوں میں کمی کی جائے۔ پی ٹی ڈی سی موٹلز اور ہوٹلز میں رہائش میں رعایت کا اعلان کیا جائے اسکے علاوہ مقامی ٹور آپریٹرز کی فیسوں کو معاف کیا جائے اور مقامی ہوٹلوں کو مناسب رعایتیں دی جائیں، وغیرہ

(ii) سیاحت (ٹورازم) یونیورسٹی، کالجوں اور اسکولوں میں اختیاری (Optional) مضمون کے طور پر متعارف کروایا جائے۔ پنجاب یونیورسٹی جو کہ پاکستان کی سب سے قدیم اور بڑی یونیورسٹی سمجھی جاتی ہے، فوری طور پر اس مضمون کو متعارف کروائے۔ سیاحت کے ساتھ ہوٹل مینجمنٹ (Hotel Management) بھی شامل کی جاسکتی ہے۔ اس قسم کا تجربہ سوئٹزرلینڈ میں کیا جا چکا ہے جو کامیاب ثابت ہوا ہے۔

(iii) ایسے تمام افراد جو کہ سیاحت پر کام کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں کو تشہیر کر کے بلایا جائے اور ایک مشاورتی کونسل بنائی جائے۔ ایسے اہل افراد اور خصوصاً اس شعبے میں نام یا کام کرنے والے اصحاب، کتابوں کے مصنفین لوگوں کی حوصلہ افزائی کیلئے ان کی کتابیں پی ٹی وی سی نقد خریدے اور اپنے انعامات سے نوازے۔

(iv) سیر و سیاحت کے متعلق اگرچہ سفر نامے بہت ملتے ہیں مگر با مقصد کتابوں کی کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ زیر دستخطی کی مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہوئی ہیں جن کو اہل قلم اور سیر و سیاحت سے تعلق رکھنے والوں نے پسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور تسلی بخش قرار دیا ہے۔

- i) Pakistan Travel Hand Book (English)
- ii) Now you can get visa (English)
- iii) The Adventure Travel Hand Book (English)
- iv) Jahan Gardi International Travel Guide (Urdu/Eng)

v) Road to Europe

vi) Green card kay das mein

یہ کتابیں طالب علموں اور سیاحت کے دلدادہ لوگوں میں پذیرائی حاصل کر چکی ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ”جہاں گردی“ کو حکومت پنجاب سے ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ یہ کتابیں جہانگیر بک ڈپو، اردو بازار لاہور سے دستیاب ہیں۔ ان کتابوں کو بیرون ملک کام کرنے والی پاکستانی سفارت خانے بھیجا جائے۔

ملک کے طول و عرض کی سیاحت کیلئے ہمارے صحافی بھائیوں کو جن کا یہ شعبہ Beet ہے کیلئے فوری طور پر اندرون اور بیرون ملک بھیجا جائے تاکہ وہ سیاحت کی ترویج کیلئے کام کر سکیں۔ اس قسم کے وعدے ہمیشہ کیلئے کیے جاتے ہیں مگر عملی طور پر ایسا نہیں کیا گیا۔ اس کا ثبوت یعنی سیر سیاحت کی خبریں / کالموں یا اشاعتی مواد کو معیار بنایا جائے تاکہ صحیح یعنی Genuine لوگ اس اسکیم سے مستفید ہو سکیں۔

چنانچہ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپریل گئی تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے ایک قابل عمل لائحہ عمل بنائیں اور فوری طور پر یونیورسٹیوں، کالجوں اور سکولوں میں سیر سیاحت اور ہوٹل مینجمنٹ کو سلیپس میں شامل کریں۔ اگر فوری طور پر ہمارا مطالبہ نہ تسلیم کیا گیا تو سیر سیاحت اور ہوٹل مینجمنٹ کو پاکستان بھر میں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بطور اختیاری مضمون کا تعارف کرانے کیلئے تحریک چلانے کا اعلان کیا جائے۔

مقصود احمد چغتائی

# آؤ پاکستان کی سیر کریں

## بنیادی معلومات:

ایشیاء	:	براعظم
اسلام آباد	:	دارالحکومت
803,950	:	رقبہ (مربع کلومیٹر)
14 کروڑ	:	آبادی
پنجابی، اردو، انگلش، بلوچی اور سندھی	:	زبان
پاکستانی روپیہ جس کے 100 پیسے ہوتے ہیں	:	کرنسی
5+ گھنٹے	:	گرینوچ سے وقت کا فرق
کراچی، اسلام آباد، لاہور، فیصل آباد	:	اہم ایئرپورٹ

## غیر ملکی افراد کیلئے پاسپورٹ اور ویزا:

تمام غیر ملکی افراد جو پاکستان آنے کے خواہشمند ہوں کو تجدید شدہ پاسپورٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے ٹورسٹ جو کہ مندرجہ ذیل ممالک سے تعلق رکھتے ہوں انہیں ذکر کی گئی مدت کیلئے ویزے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(i) آئیس لینڈ، مالدیپ، سنگاپور، جنوبی کوریا، زمبابوے اور مراکش جن کی آمد 3 ماہ کیلئے ہو۔

(ii) ہانگ کانگ، نیپال اور مغربی سمو آجن کی آمد ایک ماہ کیلئے ہو۔

(iii) ٹونگہ، ٹرینی داد اور ٹوباگو کی غیر معین مدت کیلئے

لینڈنگ پر مٹ/ٹرانزٹ ویزا جس کی مدت 30 دن ہوتی ہے داخلے کے نقاط پر ایئر پورٹس امیگریشن حکام کو بلا فیس جاری کیا جائے گا۔ حقیقی ٹورسٹ کیلئے جاری کیا جائے گا جب وہ اپنی اصلیت سے مطمئن کر دیں گے بشرطیکہ ان کے پاس واپسی کا ٹکٹ اور کافی فارن کرنسی ہوگی۔ ایسے لینڈنگ پر مٹ/ٹرانزٹ ویزے کو قریبی ریجنل پاسپورٹ اور امیگریشن آفس سے اس کے تجدیدی مدت کے درمیان ریگولر کر دیا جائے گا۔ لینڈنگ پر مٹ کی سہولت، افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، عراق، لیبیا، نايجیریا، فلسطین، صومالیہ، سری لنکا سوڈان، سریبیہ، تنزانیہ اور یوگنڈا کے باشندوں کو نہیں ہوگی۔ تاہم ٹورسٹ حضرات سے گزارش کی جاتی ہے کہ پاکستان آنے سے پہلے اس کی غیر ممالک میں قائم ایجینسیوں سے ویزا حاصل کر کے پاکستان داخل ہوں۔

### ویزا کیلئے درخواست کی ضروریات:

تجدید شدہ پاسپورٹ ایک عدد پاسپورٹ سائز تصاویر، پُر کیا ہوا درخواست فارم، کنفرم واپسی آگے جانے کا ٹکٹ (اگر بذریعہ ہوائی جہاز سفر کر رہے ہوں) اور کافی فارن کرنسی کا ثبوت ویزے کی فیس ملک ملک اور ویزے کی قسم کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔

### ویزے کی تجدید اور دیگر معلومات

(i) جب ایک دفعہ ویزا جاری کر دیا جائے تو وہ چھ ماہ تک جاری ہونے کی تاریخ سے استعمال کیا جاسکتا ہے جس مقصد کیلئے جاری کیا گیا ہے۔

(ii) سنگل انٹری ویزے کے قیام کیلئے مدت 3 ماہ ہے یا جس مدت کیلئے جاری کیا گیا

ہو۔

(iii) ملٹی پل، سیاحتی ویزا ایک وقت میں 5 ماہ کے قیام کیلئے ہے۔ اس قسم کے ویزے کیلئے ہر سال میں چھ مرتبہ سے زائد اجازت نہیں دی جاتی۔

(iv) ڈبل انٹری ویزا، بیرون ملک پاکستانی ایمبیسیوں کو جاری کرنے کی مجاز ہیں بشرطیکہ ان کے پاس واپسی/آگے جانے کا ٹکٹ ہو اور کافی مقدار میں فارن کرنسی

ہو۔

(v) ویزے میں توسیع (زیادہ سے زیادہ تین ماہ کیلئے) پاکستان کے بڑے شہروں (راولپنڈی، اسلام آباد، لاہور، پشاور، کراچی اور کوئٹہ) کے ریجنل پاسپورٹ اور امیگریشن دفاتر سے جاری ہوتا ہے۔

(vi) ایسے سیاح جن کا قیام 30 دنوں سے زائد ہو ڈسٹرکٹ فارنرز رجسٹریشن آفس میں اپنی آمد کے 30 دنوں کے اندر رجسٹریشن کروانی پڑتی ہے۔ ان کو ریڈیڈنٹ پر مٹ، رجسٹریشن آفس سے کروانا پڑتا ہے جو کہ ان کے عارضی رجسٹریشن (فارم "C") کی جگہ جاری کیا جاتا ہے۔ یہ فارم ان کی آمد کے وقت امیگریشن اتھارٹی جاری کرتی ہے۔ بھارت اور افغانستان سے آئے سیاحوں کیلئے پاکستان میں آمد کے 24 گھنٹے کے اندر پولیس رجسٹریشن کروانی پڑتی ہے۔

### صحت کے متعلق معلومات:

ییلو فیور (Yellow Fever) کے انجکشن کا ٹیٹھکیٹ این ڈے مک (Endemic Zone) سے آنیوالے حضرات کیلئے چیک، کے خلاف ٹیکوں کی سفارش کی

جاتی ہے۔ 2000 میٹر سے کم بلندی کے مقامات پر ملیریا کا خطرہ ہے وہ تمام حضرات جن کا قیام ایک سال سے زائد ہو ایڈفیری کا سٹوفکیٹ کی ضرورت ہے۔

### کسٹمر کے ضوابط اور دیگر اجازتیں:

سیاح مندرجہ ذیل اشیاء بغیر ڈیوٹی لانے کی اجازت۔

ذاتی کپڑے، ہینڈ بیگ، سفری اشیاء اور سامان آرٹس، میڈل، ٹرائی یا انعامات، جیولری جن کی مالیت 1000 سے زائد ہو اور 1 عدد گھڑی اور ایک سنٹری گھڑی، عینک اور چھڑی، ایک سگریٹ لائٹر اور دو فونٹین پن ایک عدد پن چاقو اور اس قسم کی ذاتی استعمال کی اشیاء، ایک عدد الیکٹریک استری اور ایک عدد مردانہ الیکٹریک شیور۔ ایک عدد زنانہ ٹورسٹ کیلئے ہیر ڈرائر، ایک عدد غیر متحرک کیمرا اور فلم کے دس رول، ایک عدد بڑا کیمرا بمع پروجیکٹر اور دو عدد فلم رول، ایک عدد دوربین کا جوڑا، ایک عدد پورٹبل میوزیکل انسٹرومنٹ، ایک عدد پورٹبل ساؤنڈ ریکارڈنگ اپریٹس، ایک عدد پورٹبل ٹائپ رائٹر، ایک عدد استعمال شدہ کرسی، کھلونے اور جھولے جو کہ بچوں کے ہمراہ ہوں گے، گیمز اور کھیلوں کے استعمال کی اشیاء جن میں سپاننگ فائر، آمرز اور کارتوس مناسب تعداد میں شامل ہیں۔ بشرطیکہ پاکستان ان ہتھیاروں کے لائسنس پاکستانی اتھارٹیز نے جاری کیے ہوں، 200 کارتوس یا 50 سگاریا ایک عدد تیار شدہ تمباکویا ان دونوں کو ملا کر ان کا وزن ایک پونڈ سے زیادہ نہ ہو، کھانے پینے کی اشیاء جن میں کنفکشنری اور نان الکحل مشروبات جن کی مالیت 100 روپے سے زائد نہ ہو، گفٹ اور سونیز جن کی مالیت 1000 روپے سے زائد نہ ہو، ایک عدد ویڈیو کیمرا بمع وی سی آر یا ایک عدد ویڈیو کیمرا اور وی سی آر جن پر پاکستان کسٹمر

پاسپورٹ پرائڈوس منٹ کرنا ہے۔

## درآمد شراب کی دستیابی:

شراب کی درآمد کی اجازت نہیں ہے، تاہم اگر کوئی شخص غلطی سے لے آئے تو اسے کسٹم آفیسر کو آگاہ کرنا چاہیے اور وہ شراب رکھ کر اس کی رسید جاری کر دے گا اور پاکستان سے واپسی پر اسے لوٹا دے گا۔ غیر مسلم پاکستان میں غیر ملکی سیاح لائسنس یافتہ شراب فروش سے خرید سکتا ہے (جو کہ عموماً 4 یا 5 سٹار ہوٹل) ہوتے ہیں بشرطیکہ ان کے پاس پرمٹ ہو۔ یہ پرمٹ متعلقہ علاقے کے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایسے ہوٹل جن کو شراب بیچنے کی اجازت ہے، غیر مسلم غیر ملکی سیاحوں کو جو ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہوں کو شراب بیچ سکتے ہیں۔ براہ کرم نوٹ کریں کہ پبلک جگہوں پر شراب نوشی کی اجازت نہیں ہے۔

## سیاحوں کی گاڑیوں کی درآمد:

کوئی بھی سیاح اپنے ہمراہ بغیر ڈیوٹی ادا کیے Carnet-De-Passage En Doune کے تحت تین ماہ کیلئے گاڑی درآمد کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ کسٹم آفیسر کے سامنے حلف اٹھائے کہ وہ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران اس گاڑی کی ملکیت ٹرانسفر نہیں کرے گا۔

## کرنسی کے قوانین:

کسی بھی قسم کی غیر ملکی کرنسی اور اس کی مقدار درآمد کی پابندی نہیں ہے۔ ایسی بقیہ رقم جو کہ خرچ نہ ہوئی ہو، اسے واپسی پر کسی بینک سے جو فروج کے مقام پر قائم ہو یا شہر سے



فارن کرنسی کے بااختیار ڈیلر سے تبدیل کروایا جاسکتا ہے۔ پاکستانی روپے کی درآمد اور برآمد کی حد 100 روپے تک ہے۔

## کریڈٹ کارڈ:

امریکن ایکسپریس سب سے زیادہ قبول کیے جانے والا کارڈ ہے۔ ماسٹر کارڈ اور ویزا بھی بہتر ہیں۔ ڈائریکٹ اور دوسرے کارڈ کا استعمال بہت محدود ہے۔

## ٹریولرز چیکس:

ٹریولرز چیکس عموماً سب سے زیادہ بینکوں میں 4 یا 5 سٹار ہوٹلوں میں اور بڑی دوکانوں اور ڈیپارٹمنٹل سٹورز پر قبول کیے جاتے ہیں۔ اضافی ایکسچینج ریٹ سے بچنے کیلئے بہتر ہے کہ ٹریولر امریکن ڈالر یا پونڈ سٹرلنگ میں ہونے چاہئیں۔

## برآمدات:

بغیر ڈیوٹی یا بغیر اجازت غیر ملکی سیاح قیمتی پتھر یا جیولری برآمد کر سکتے ہیں (سوائے سونے کی جیولری کے) جن کی مالیت 2000 تک ہو لیکن افغانی، بنگلہ دیشی اور ایرانی سیاح 1000 روپے تک کی مالیت کے لے جاسکتے ہیں۔ نوادرات جیسے کہ گندھارا مجسمے وغیرہ اور منشیات کی برآمد ممنوع ہے۔

## پاکستان میں ٹریکنگ:

ٹریکنگ کیلئے پاکستان جنت ہے۔ ٹریکنگ کے بہت سارے راستے شمالی پہاڑوں پر ہندوکش، قراقرم اور ہمالیہ میں واقع ہیں۔ زیادہ تر ٹریک میں ٹریکنگ کا موسم مئی

سے اکتوبر تک ہے۔ منسٹری آف ٹورازم، حکومت پاکستان ٹریکنگ کی تعریف کی ہے کہ یہ پیدل (ہائیک) 6000 میٹر کی بلندی پر کی جاتی ہے۔ ٹریکنگ کے تین زون بنائے گئے ہیں، ایک کھلا (Open) اور دوسرا ممنوع اور بند (Closed)، غیر ملکی اوپن زون میں بغیر پرمٹ کے اور لائسنس یافتہ پہاڑی گائیڈ کی خدمات کے ہمراہ جاسکتے ہیں۔ ممنوع زون میں ٹریکنگ کیلئے منسٹری آف ٹورازم حکومت پاکستان سے ٹریکنگ کا پرمٹ حاصل کرنے کیلئے 50 ڈالر فی کس فیس ادا کر کے اجازت حاصل کی جاسکتی ہے۔ انہیں ایک لائسنس یافتہ پہاڑی گائیڈ کی خدمات بھی حاصل کرنا ہوں گی۔ ٹریکنگ کے آغاز سے اختتام تک گائیڈ اور مددگار مزدوروں کیلئے ذاتی ایکسیڈنٹ انشورنس پالیسی اور منسٹری آف ٹورازم سے ضروری سرکاری حکم کی ہدایات حاصل کریں۔ ممنوع زون جو کہ پاکستان افغانستان اور بھارتی مقبوضہ کشمیر کے ساتھ لائن کنٹرول کے نزدیک ٹریکنگ کی اجازت نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل علاقے ٹریکروپن زون میں واقع ہیں:

☆ ڈسٹرکٹ چترال: کیلاش وادی، چترال گول نیشنل پارک، مشین گول اور گولان ٹریک، گول سکھ وادی، لاس پور وادی اور باشقر گول، تاہم ڈپٹی کمشنر چترال سے اجازت نامہ چاہیے۔

☆ ڈسٹرکٹ گیزر: بالائی دریائے گیزر وادی، یاسین وادی سے یارکھن وادی اور یاسین وادی سے اشکون مان وادی۔

☆ ڈائمنڈ ڈسٹرکٹ: نانگا پربت کا علاقہ

☆ ہنز وادی: نگار، اصل ہنز، گوجل

☆ بلستان: باشا، ٹارمک اور سٹیک وادیاں، ڈیوسی پہاڑیاں اور

میدان، بیافو، ہمسپر ٹریورس، تھلی لا اور ٹوسر پولا، ایلنگ گلیشیر اور K-6 بنیادی  
کیمپ

مندرجہ ذیل ممنوع علاقے / ٹریکو ممنوع زون میں واقع ہیں:

☆ چترال ڈسٹرکٹ: توریکھ وادی اور بالایارکن وادی

☆ ہنزہ: چاپون وادی

☆ بلستان: آشکولی سے کنکورڈیا، ماشر برم بنیادی کیمپ، گونڈو گورو

وادی اور K-7 بنیادی کیمپ

اوپن اور ممنوع زون کی لسٹ اور جدید ٹریکنگ قواعد و ضوابط کی کاپی حاصل کرنے  
کیلئے پبلک ریلیشنز آفیسر، منسٹری آف ٹورازم، حکومت پاکستان (آپریشن سیکشن) اسلام  
آباد سے رجوع کریں۔

## پاکستان میں کوہ پیمائی:

پاکستان سے شمال میں دنیا کے بلند ترین پہاڑوں کا عظیم سلسلہ موجود ہے۔  
یہاں 8000 میٹر سے بلند باغ پہاڑوں کی چوٹیاں موجود ہیں جس میں دنیا کی بلند ترین  
پہاڑ K-2 بھی شامل ہے (چوگري 8611 میٹر) 29 بلند ترین چوٹیاں جو کہ 7,500 میٹر  
سے بلند ہیں اور 121 چوٹیاں جو کہ 7000 میٹر سے بلند چوٹیاں موجود ہیں۔ ان میں  
سینکڑوں چوٹیاں ایسی بھی ہیں جو کہ ابھی تک سر نہیں کی جاسکیں۔

ٹریکنگ کی درجہ بندی کی طرح، تمام چوٹیاں / راستے کوہ پیمائی کیلئے اوپن اور  
ممنوع زون موجود ہیں۔ اوپن زون میں کوہ پیمائی کے پرمٹ درخواست دینے کے 24

گھنٹے کے اندر منسٹری آف ٹورازم سے جاری کیے جاتے ہیں تاہم ایسی چوٹیوں/ممنوع زون کے راستوں کیلئے پرمٹ منسٹری آف ٹورازم اسلام آباد سے درخواست دینے کے 14 دن کے بعد جاری کیے جاتے ہیں۔ پاکستانی رابطہ آفیسر تمام کوہ پیمائی مہم کے دوران ہمراہ رہتا ہے۔ گورنمنٹ پاکستان نے پہاڑوں پر کوہ پیمائی کیلئے رائلٹی مندرجہ ذیل نرخ مقرر کیے ہیں۔

چوٹی کی اونچائی	رائلٹی امریکن ڈالر میں شرکت کنندہ کی تعداد زیادہ سے زیادہ 5 ہو	اضافی فیس ہر اضافی ممبر کیلئے
K-2 (8611 میٹر)	12,000	3,00
8,001 میٹر	9,000	2,000
7,501 میٹر	4,000	1,000
7500-7001 میٹر	2,500	500
7000-6000	1,500	300

### سفید پانی کے کھیل:

پاکستان کے دریا اپنی لمبائی اور چوڑائی کے اعتبار سے ایسے پھیلے ہیں جیسے کہ ایک جال۔ قراقرم، ہمالیہ اور ہندو کش کی بالکل ابتدائی اونچائیوں سے لے کر پاکستان کے دریا اپنا راستہ بدلتے ہیں اور اس وقت تک بہتے ہیں جب کہ وہ مختلف مقامات پر عظیم سندھ سے جا کر نہل جائیں اور آخر کار بحر الکاہل میں نہ گرجائیں۔ اس قسم کے دریا تمام قسم کے پانی

کے کھیلوں کیلئے مثالی ہیں جن میں بہتوں کے کشتوں Rafting، کشتی رانی اور بادبان شامل ہیں۔ پاکستان کے شمال میں مندرجہ ذیل دریا کھیلوں کیلئے کھلے ہیں، انڈس کے علاوہ راوی اور چناب، صوبہ سرحد، پنجاب اور سندھ کے صوبوں میں۔

(i) سندھ (جگ لوٹ سے تھا کوٹ تک)

(ii) کہنار (ناران سے کاغان تک)

(iii) سوات (بحرین سے سیدو شریف تک)

(iv) پنج کورا (دیر سے باٹھیلہ تک)

(v) ہنزا (علی آباد سے گلگت تک)

### ایڈونچر فاؤنڈیشن پاکستان:

فاؤنڈیشن بغیر نفع نقصان پرائیویٹ ادارہ ہے جو بیرونی فضا تعلیمی سسٹم کو

پاکستان میں فروغ دے رہا ہے۔

# حصول ویزا اور امیگریشن قوانین کے بارے میں

## عمومی معلومات

ایک سروے کے مطابق دنیا بھر سے سب سے زیادہ سیاح امریکہ اور اس کے بعد برطانیہ جانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ برطانیہ اپنے سخت ویزا پالیسی کے باعث بہت سارے متوقع سیاحوں کو انکار کر دیتا ہے۔ اس کی شاید یہ بھی وجہ ہو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے وسائل میں کمی ہوتی جا رہی ہے اور بعض لوگ وہاں جا کر سیاسی پناہ لے لیتے ہیں۔ اس طرح وہ حکومت یا وہاں کے ٹیکس گزاروں کیلئے بوجھ بن سکتے ہیں۔

ویزے کے بارے میں سب سے آزاد (Liberal) پالیسی امریکہ کی ہے جو ایک مقررہ معیار پر اترنے والوں کو نہ صرف باسانی سیاحتی ویزا (Tourist Visa) دے رہے ہیں بلکہ اکثر لوگوں کو دوسری xxxxx اوقات پہلی دفعہ ہی پانچ سال کیلئے ملٹی پل Multi Pel Enteries بھی دے رہے ہیں۔ خاص طور پر نئی صدی کے آغاز پر بہت سے لوگ اس ملک کی ایبیمبسی سے کامیاب لوٹے ہیں اور اس عظیم ملک کی سیاحت سے مستفید ہوئے ہیں۔

## ویزا اور امیگریشن قوانین:

بیرون ملک جانے کیلئے ویزا کے مرحلہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ یورپی اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کا ویزہ حاصل کرنا بڑا مشکل ہے مگر ناممکن نہیں۔ بہت سارے لوگ ویزا کے قواعد اور قوانین کی بناء پر سفارت خانہ تک نہیں پہنچ سکتے یا اگر پہنچ بھی جائیں تو انہوں نے

مرحلے کو طے کرنے کیلئے تیاری نہیں کی ہوتی جس وجہ سے انہیں مایوس لوٹنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ویزا کے بارے میں تفصیلاً امور مندرجہ ذیل ہیں:

## 1. اقسام ویزا

ویزا کو ہم دو بڑی اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1. سکونت ویزا
2. غیر سکونت ویزا

(i) **سکونت ویزا:** ایسا ویزا ہے جو کہ درخواست کنندہ کو بیرون ملک مستقل رہائش کیلئے جاری کیا جاتا ہے۔ سکونت ویزا یا امیگرنٹ ویزا کہلاتا ہے۔

### سکونت ویزا کیلئے اہلیت:

(i) سکونت ویزا ایپلیکیشن یا قونسلٹ جنرل ایسے اہل افراد کو جاری کرتا ہے جنہیں ان کے بہن بھائی، میاں بیوی یا باپ بیٹے، بیٹی یا دیگر قریبی رشتہ دار بیرون ملک سے سپانسر کرتے ہیں۔ بیرون ملک سے سپانسر کرنے والوں کو اپنی حیثیت (Status) بنانی پڑتا ہے۔ اس کیلئے اسے اپنی پے سلپ (تنخواہ کا ثبوت) فارم IV-2 ٹیکس بک، شاک میوچل اسٹوڈنٹ اور نیشنلٹی وغیرہ کی دستاویزات بھجوانی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جسے سپانسر کر رہا ہو اس کے ساتھ اس کا رشتہ کا ثبوت مہیا کرنا ہوتا ہے۔ اپنے سپانسر عموماً Blood Relative خونی رشتے میاں بیوی وغیرہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(ii) مندرجہ بالا دستاویزات کی بناء پر کوئی فارن کمپنی یا ادارہ کسی مقامی شخص کو ملازم رکھ سکتا ہے اور بیرون ملک مگلواسکتا ہے۔ بشرطیکہ مگلوانے والا شخص یا ادارہ یہ ثابت کر سکے کہ جس شخص کو سپانسر کیا جا رہا ہے وہ خاص قابلیت کا حامل ہے، جس کے مقابل یہاں کم ہیں

یادستیاہ نہیں ہیں۔

(iii) اس کے علاوہ اس ضمن میں ایسے افراد بھی شامل ہو سکتے ہیں جو پیشہ وارانہ صلاحیتیں رکھتے ہوں اور فارن ممالک میں ان کی ڈیمانڈ کیلئے ایک خاص معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تاجر حضرات جو بیرون ملک کاروبار کرنا چاہتے ہیں اور اس کیلئے ان کے پاس خطیر سرمایہ ہو جس کا ثبوت پیش کر کے با آسانی جاسکتے ہیں۔ ایسے افراد کی حوصلہ افزائی عموماً ترقی پذیر ممالک شمالی کوریا، نیپال، بھوٹان وغیرہ کرتے ہیں۔ جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں آسٹریلیا اور کینیڈا نے متعدد بار ایسی سکیمیں شروع کی ہیں۔

مندرجہ بالا حصول ویزا کے طریقے عموماً ناقابل واپسی بھاری فیس بے شمار متعلقہ دستاویزات بطور ثبوت اور طویل دورانیہ یعنی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

### غیر سکونت ویزا:

ایسے ویزے جو کہ درخواست کنندہ کی بیرون ملک عارضی قیام کے واپس پاکستان آنے کا ارادہ رکھنے کی وجہ سے جاری کیا جائے، غیر سکونت یا نان امیگرنٹ ویزا کہلاتا ہے۔ یہ ویزے بکثرت جاری کیے جاتے ہیں اور ان کا حصول عموماً سکونت ویزے کی نسبت آسان اور طریقہ کار مشکل ہوتا ہے۔ غیر سکونت ویزا کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

(i) ویزا برائے سیاحت

(ii) ویزا برائے حصول تعلیم

(iii) ویزا برائے کاروبار

(iv) ویزا برائے طبی علاج



(v) ٹرانزٹ ویزا

ان اقسام ویزا کی تشریح درج ذیل ہے۔

### برائے سیاحت:

یہ بیرون ملک سیاحت کیلئے عارضی طور پر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کا مقصد سیاحت یا عارضی قیام ہے۔

### اہلیت برائے حصول ویزا برائے سیاحت:

(i) درخواست گزروں پر لازم ہے کہ وہ ویزا اور درخواست کے ساتھ ناقابل واپسی فیس اس شکل میں جمع کروائیں کہ ریزگاری کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ آج کل امریکی سیاحتی ویزا کی فیس 45 ڈالر مقرر کی گئی ہے جس کے برابر مقامی روپے کسی بھی بینک آف امریکہ کی برانچ میں جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ بشرح 60 روے فی ڈالر یہ رقم -/2700 روپے بنتی ہے، فیس کی رقم جمع کروانے سے پہلے شرح ڈالر پوچھ لیں تاکہ صحیح رقم جمع کروائی جاسکے۔ بینک کا عملہ اس سلسلے میں آپ سے تعاون کرے گا۔ بینک آف امریکہ کی لاہور میں ایجنٹن روڈ پر قائم ایل ڈی اے پلازہ میں سے جبکہ اسلام آباد میں یہ بلیو ایریا میں واقع ہے۔ کراچی میں یہ آئی آئی چندریگر روڈ پر ہے۔

(ii) تمام درخواست گزار بشمول بچے اپنا پاسپورٹ ہمراہ لائیں جو بیرون ملک کیلئے کم از کم چھ ماہ تک ضرور کارآمد ہو۔

(iii) اپنے کاروبار، ملازمت، جائیداد، آمدنی، بچت اور ٹیکس جمع کروانے کے متعلق تازہ ترین دستاویزات بینک کے کھاتے کی شکل جس میں گزشتہ چھ ماہ میں جمع کروائی اور

نکالی جانے والی رقوم کا اندراج ہو اس کے علاوہ جمع کروانے والی رسیدیں اور چیک بکس ہمراہ رکھیں۔ بعض اوقات یہ کاغذات بطور ثبوت مانگ لیے جاتے ہیں۔ یاد رہے بنک کی طرف سے جاری کردہ لیٹر جس میں صرف بیلنس اور کریکٹر کا تذکرہ ہونا کافی ہے۔

(iv) ایک حالیہ چھ ماہ کے اندر بنائی ہوئی 37x37mm یا 1 1/2 x 1 1/2 انچ کی تصویر جس کی بیک گراؤنڈ میں ہلکا بیورنگ ہو سر کو ڈھانپنے بغیر چہرے کا مکمل احاطہ کرتی ہو عموماً یہ تصویر ہلکے گرے یا نیلے رنگ کے بیک گراؤنڈ کے ساتھ قبول کی جاتی ہے۔

(v) درخواست گزار برائے سٹوڈنٹ اور طبی علاج کے لیے لازم ہے کہ وہ بعض مزید تقاضوں کو پورا کریں جن کا تذکرہ علیحدہ کیا گیا ہے، یعنی تعلیمی ادارے میں داخلے کا ثبوت یا ڈاکٹر اور ہسپتال وغیرہ سے طے شدہ وقت وغیرہ اور پیشگی ادائیگیوں کا ثبوت ضروری ہے۔

(vi) 16 سال سے زائد عمر کے تمام درخواست گزاروں کیلئے ضروری ہے کہ وہ انٹرویو کیلئے ذاتی طور پر پیش ہوں۔

## اہلیت برائے ویزا حصول:

### بنیادی اہلیت:

اس ویزا کیلئے درخواست کنندہ کی دوسری بڑی اہلیت مالی وسائل کے لحاظ سے مضبوط ہونا ضروری ہے، والدین، بہن بھائی بھی سپانسر کر سکتے ہیں۔ جس کیلئے ان کے اخراجات برداشت کرنے کا ساکت کا ثبوت دینا پڑے گا۔ بیرون ملک اگر کوئی عزیز یا رشتہ دار کے اخراجات برداشت کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ مالی وسائل جس کیلئے بنک کے سارے اور دیگر ڈیپازٹمنٹس کے ثبوت بہم پہنچانے چاہئیں۔

## تعلیمی معیار:

طالب علم پچھلے دو سالوں سے پڑھائی میں مشغول ہونا چاہیے اور کسی ایسے کورس کیلئے جا رہا ہو جو پاکستان میں ابھی جاری نہ ہوا ہو۔ اس کے علاوہ اس نے اس مضمون میں پاکستان میں زیادہ سے زیادہ پہلے ہی تعلیم حاصل کر لی ہو۔ یعنی متعلقہ مضمون میں پوسٹ گریجویٹ اور امریکہ کے انڈر گریجویٹ کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ بیرون ملک جو کہ امریکہ کے انڈر گریجویٹ کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ بیرون ملک آپ انہی مضمون میں پوسٹ گریجویٹ یا ڈاکٹریٹ کر سکتے ہیں، اس کے علاوہ دیگر غیر نصابی انگریزی کے ٹسٹ مثلاً AP to "O" + "A" Level, ACH, SAT, TOEFL کر چکا ہو۔

## پاکستان سے بندھن:

بیرون ملک جانے والے پاکستانی طالب علم کا بندھن پاکستان سے بندھا ہونا چاہیے۔ اس مقصد کیلئے وہ پاکستان میں اپنی رہائش اور جائیداد وغیرہ کا ثبوت مہیا کر سکے اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس آجائے۔

## خاندان اور دیگر افراد:

خاندان کے دیگر افراد باہر گئے ہوئے طالب علم کو ملنے جاسکتے ہیں اور اسی طرح دوران تعلیم طالب علم اپنے گھر والین، بہن بھائیوں کو ملنے پاکستان آسکتا ہے۔

## کاروباری ویزا:

پیشہ تجارت سے منسلک حضرات کیلئے متعلقہ ایجنسی نے ایسا سسٹم رائج کیا ہے

کہ کاروباری حضرات کو ویزا ملنے کیلئے تاخیر نہ ہو، اس مقصد کیلئے آپ کو اپنے مندرجہ ذیل کاغذات تیار کر کے جانا چاہیے تاکہ ویزہ کے مراحل جلد طے ہو سکیں۔

### اہلیت برائے کاروباری ویزا:

- (i) چیئرمین اور کامرس میں رجسٹریشن کا ثبوت، کاروباری سرٹیفکیٹ، کاروبار کی نوعیت، جائیداد، آمدنی، بچت، لائسنس وغیرہ کا ثبوت۔
- (ii) پچھلے دو سال کے ٹیکس گزار ہونے کے ثبوت میں نیشنل ٹیکس نمبر ریٹرن فائل وغیرہ شامل ہیں۔
- (iii) کمپنی اور ذاتی بینک کے کھاتے جس میں گزشتہ چھ ماہ مین جمع کرائی جانے والی اور نکالے جانے والی رقوم کا اندراج۔
- (iv) بیرون ملک کسی دوسرے کاروباری فرم سے کی جانے والی کتابت جس میں ان کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا ہو۔
- (v) خریداری فروختگی مال کا معاہدہ بل آف لیڈنگ، بل آف ایکسیج وغیرہ۔
- (vi) اپورٹ/ ایکسپورٹ کا معاہدہ اور تازہ ترین موصول ہونے والا دعوت نامہ جس کے ذریعے آپ کا باہر جانا لازم ہو۔

### طبی علاج کیلئے ویزا:

طبی علاج کیلئے بیرون ملک جانے والے حضرات پہلے ان تمام تقاضوں پر پورے اترتے ہوں جو کہ سیاست کے لیے واضح کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مندرجہ ذیل تقاضے پورے کرتے ہوں مثلاً۔

- ☆ سفر اور علاج کے اخراجات برداشت کرنے کی اہلیت کا ثبوت۔
- ☆ ایسا علاج جو کہ پاکستان میں ممکن نہ ہو اور اس کیلئے بیرون ملک علاج ضروری ہو
- ☆ درخواست کنندہ کو ناقابل واپسی ویزا فیس جمع کروانا پڑے گی چاہے اسے ویزا جاری نہ ہو۔
- ☆ کونسلٹ کی فہرست مین شامل کسی ڈاکٹر کا تجویز کردہ نسخہ جس میں مرض کی تشخیص اور علاج مرض تجویز کیا گیا ہو۔
- ☆ علاج کیلئے وقت کا تعین اور تخمیه لاگت کی دستاویز جو کہ بیرون ملک لائسنس یافتہ میڈیکل سنٹر یا ہسپتال سے جاری ہوئے ہوں۔
- ☆ بنک کے کھاتے کی نقل بطور ثبوت کہ بیرون ملک تمام اخراجات بشمول رہائش درخواست کنندہ برداشت کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔
- ☆ اگر مریض کے اخراجات بیرون ملک کوئی عزیز یا رشتہ دار نے برداشت کرے گا تو اس شخص نے N.2 Form، ٹیکس تک سٹاک میوچل سٹیٹمنٹ وغیرہ ساتھ منسلک کی جائیں گی۔

### ٹرانزٹ ویزا:

کسی دوسرے ملک جاتے ہوئے راستے میں کسی تیسرے ملک عارضی قیام کو ٹرانزٹ کہتے ہیں۔ یہ ویزا عموماً 24 سے 72 گھنٹے کیلئے ہوتا ہے جو مختصر قیام کیلئے جاری کیا جاتا ہے۔ ٹرانزٹ ویزا کیلئے درخواست کنندہ تمام تقاضے پورے کرے جو کہ سیاحت کیلئے اوپر دیئے گئے ہیں۔ تاہم اس کی شرائط قدرے سیاحت کے ویزے سے یکساں ہیں بشرطیکہ:

- (i) آپ کے پاس منزل مقصود ملک کیلئے ویزا پہلے سے موجود ہو۔
- (ii) اس کے علاوہ منزل مقصود کا ہوائی ٹکٹ موجود ہو جس میں ٹرانزٹ سٹاپ جس ملک یا شہر آپ رکنا چاہیں موجود ہو۔
- (iii) ہوٹل کی بکنگ یا کسی عزیز دوست کا پتہ جہاں آپ رکنا چاہیں۔
- (iv) قیام اور طعام کے اخراجات برداشت کرنے کی اہلیت کے ثبوت جو کہ عموماً ایک ہزار ڈالر کے ٹریولز چیک یا گزشتہ چھ ماہ کے بینک کے کھاتے میں رقم نکالوانے اور جمع کروانے کے ثبوت جس سے آپ کی مالی حیثیت مستحکم ثابت ہو۔

### ویزا کے متعلق چند مزید اہم معلومات:

ملازمت سے منسلک حضرات کیلئے تقاضے

گورنمنٹ، سیمی گورنمنٹ اور پرائیویٹ سروس کرنے والے حضرات مندرجہ ذیل دستاویزات اپنے ہمراہ رکھیں۔

- (i) متعلقہ محکمے سے جاری کردہ (N.O.C) No Objection Certificate، اگر آپ نے پاسپورٹ بنواتے وقت N.O.C لے چکے ہیں تو اس کی نقل
- (ii) متعلقہ محکمے سے بیرون ملک جانے کیلئے منظور شدہ چھٹیاں یعنی

-Ex-Pakistan Level

- (iii) محکمے کی طرف سے جاری کردہ تقرر نامہ Letter of Appointment
- (iv) بیرون ملک اخراجات برداشت کرنے کا ثبوت، بینک کا کھاتہ جس میں گزشتہ چھ ماہ میں جمع کروائی جانے والی اور نکالی جانے والی رقوم کا اندراج ہو اور ایک ہزار ڈالر ٹریولرز

چیک ناقابل واپس فیس بیرون ملک سے کسی دوست یا عزیز کا دعوت نامہ ان کے علاوہ تمام تقاضے جو کہ کسی سیاحتی ویزے کیلئے دیئے گئے ہیں۔

### دستاویزات کی اہمیت:

بعض لوگ غفلت میں اپنے کاغذات مکمل کیے بغیر چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ویزے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ایک آدھ دستاویزات کم ہو بھی جائے تو گھبرانا نہیں چاہیے متعلقہ ویزا آفیسر آپ کو مناسب وقت دے گا تاکہ وہ دستاویزات آپ مہیا کر دیں۔

ایمبیسی میں ویزا کی درخواست دینے سے ایمبیسی کا ایڈریس درخواست دینے کے اوقات کار اور انٹرویو کیلئے وقت کا تعین کر لیں تاکہ آپ کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ پاکستان میں موجودہ پتے اور ان کے نمائندہ دفاتر درج ذیل ہیں۔

Embassy of United States of America

Diplomatic Enclave

P.O.BOX 1048826161, Islamabad.

Phone No: 051-826169

Telex: 5864 Aeisl PK

Consulate General of The U.S.A

8 Abdullah Haroon Road, Karachi.

Telephone: 021-5685170, 5685179

Telex: 21011 ACGK PK

Fax: 021-5683089, 5680496

59 Shahrah-e-Bin Badees, Lahore.

Phone No: 042-6365530, 6365539

Fax: 042-6365177

11-Hospital Road, Peshawar.

Phone No: 521-279801, 279803

Fax: 521-276712

## ڈراپ بکس سسٹم:

امریکی ایمپسی میں ایسے افراد اپنے پاسپورٹ درخواست برائے ویزا ڈراپ بکس ارسال کریں بشرطیکہ:

(i) انہوں نے اپنی درخواست فارم مکمل کر کے دی ہو اور اس پر تصویر چسپاں کر دی ہو اور کوئی ایک اہم دستاویز لگا سکتے ہیں۔

(ii) انہوں نے درخواست کے ہمراہ ناقابل واپسی فیس جمع کروادی ہو، جس کے متعلق تفصیلات پہلے درج کر دی گئی ہیں۔

(iii) ان درخواستوں کو پروسس کر کے درخواست کنندہ کو ویزے کے متعلق آگاہ کر دیا جاتا ہے اور انٹرویو کیلئے بتادیا جاتا ہے۔

(iv) ایسے افراد جو پہلے امریکہ وزٹ کر چکے ہوں اور تین سال کے اندر دوبارہ



درخواست دے رہے ہوں کو عموماً ویزا سنگل انٹری / ملٹی پل Multipul دے دیا جاتا ہے۔  
اسلام آباد کے علاوہ دوسرے شہروں کے افراد درخواست گیری فیڈکس کے ذریعے ارسال  
کریں۔

## غیر ملکی افراد کا ویزا پیشین داخل کرانے کی اہلیت

غیر ملکی افراد متعلقہ ایمبیسی کو نصلیت میں ویزے کیلئے پیشین داخل کر سکتے ہیں  
بشرطیکہ ان کا قیام پاکستان میں چھ ماہ سے زائد ہو۔

بغیر ثبوت درخواست گزار برائے ویزا کیلئے خصوصی ہدایت:

امریکی کنصلیٹ جنرل کے مطابق وہ درخواست گزار جو اپنی جائے رہائش کے  
متعلق اور اپنے سفر امریکہ کے اخراجات برداشت کرنے کی اہلیت کے ثبوت کے بغیر آتے  
ہیں انہیں اپنی اصل درخواست کے ایک سال تک ذاتی طور پر درخواست نہیں دے سکتے۔

## عملی مشاہدات:

1999ء اختتام پذیر تھا اور اس کے ساتھ ہی بیسویں صدی ختم ہونے والی تھی۔  
اس کے ساتھ ہی اکیسویں صدی کو خوش آمدید کہنے کا شور برپا تھا۔ لوگ خوش ہیں کہ انہیں  
اس صدی کا سب سے بڑا اور تاریخی بیسویں صدی کا اختتام اور اکیسویں صدی کے سورج  
طلوع ہونے کا موقع ملنے کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔

صرف ملک بھر میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں ملینیم کا جشن منانے کی تیاریاں  
شروع کر دی گئیں۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات نے اس صدی کی سب سے بڑی کمپیوٹر  
Y2K تشہیر شروع کر دی۔ اس طرح ایک طرف تو کمپیوٹر کے مسئلے کے حوالے سے

بینکنگ، ایئر لائنز وغیرہ کو مسائل تھے تو دوسری پی ٹی وی، بی بی سی، زی ٹی وی اور دیگر عالمی نشریات کی طرف سے موسیقی اور دیگر تقریبات کو منانے کیلئے زور شور سے تیاریاں ہونے لگیں۔

چند منچلوں نے یہ بات مشہور کر دی کہ ملینیم کے موقع پر گرین کارڈ ان تمام لوگوں کو دے دیئے جائیں گے جو اس وقت امریکہ میں ہیں۔

(معقود جنتائی کی کتاب ”گرین کارڈ“ کے دس دس سے صاحبزادے کیا گیا)۔

## شوق آوارگی

میں زمانہ طالب علمی سے بوائے سکاؤٹ چلا آ رہا ہوں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں اس وقت پانچویں جماعت کا طالب علم تھا جب ہمارے رنگ محل مشن ہائی سکول کے استاد محمد نواز جو کہ فزیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر تھے، ہماری کلاس میں آئے اور ہمیں سکاؤٹنگ کے بارے میں بتایا۔ اس وقت ہمیں اسکول کی پڑھائی چھوڑ کر اسکاؤٹس کیلئے گھومنے پھرنے والی بات بہت اچھی لگی اور اس طرح چند سال اسکول کی نمائندگی کی اور متعدد سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ والٹن اور پائلٹ ہائی اسکول لاہور میں منعقدہ ایک ایک ہفتہ کیلئے کمپ بھی انڈیکس کیے۔

1989ء میں جب تن تنہا کاغان، ناران، سیف الملوک جھیل کے مہماتی سفر پر تھا۔ ناران سے جھیل سیف الملوک کے دس کلو میٹر چڑھائی کیلئے لوگ اکثر گاؤں کا سہارا لیتے ہیں وہاں مجھے العجم بوائے سکاؤٹس کے جواں ہمت مہم جو ملے جن کا کہنا تھا کہ سکاؤٹس کو گاؤں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ خود گاؤں ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس تنظیم میں شامل ہونے کے بارے میں معلومات لیں اور لاہور جہاں ان کا تعلق تھا ان کا ایڈریس حاصل کیا۔ پہلی فرصت میں میں نے لاہور میں العجم گروپ کے سیکریٹری جنرل سلیم احمد عالی سے ملاقات کی اور اس گروپ میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی۔

اپنی پڑھائی جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ پوری دنیا گھومنے کی خواہش شروع سے ہی میرے دل میں چھپی بیٹھی تھی لیکن اس کیلئے موزوں وقت، پیسے اور دیگر لوازمات پورے کرنا ہمیشہ مشکل نظر آتا تھا۔ جب مجھے سکاؤٹس کی عالمی تنظیم کے بارے میں بہت سی

معلومات حاصل ہوئیں تو مجھے اپنی مراد پوری ہوتی ہوئی نظر آئی۔ اسکاؤٹنگ کے دواہم اصول ہیں، مہم جوئی اور کفایت شعاری، چنانچہ میں نے اپنے لیے ایک ٹارگٹ متعین کیا کہ پوری دنیا گھومنے کی مہم کو سر کرنے کیلئے مجھے کفایت شعاری سے کام لینا پڑے گا تاکہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکوں۔

ورلڈ ٹور کے پہلے مرحلے میں میں نے یورپ کا انتخاب کیا، سب سے پہلے مجھے برطانیہ کا ویزا ملا، چنانچہ میں نے اس دور دراز سفر کو بذریعہ ہوائی جہاز جانے کی بجائے بذریعہ سڑک یا بذریعہ ٹرین جانے کا پروگرام بنایا اور اپنا روٹ ایران، ترکی، بلغاریہ، رومانیہ، ہنگری، سوئزرلینڈ، جرمنی، فرانس، بلجیم، ہالینڈ اور آسٹریلیا کے راستے انگلینڈ پہنچے کا ارادہ کیا جبکہ انگلینڈ سے آگے جرمنی کے راستے ڈنمارک سویڈن اور ناروے تک جانے کا پروگرام مرتب کیا۔ پہلے مرحلے میں پاکستان سے بذریعہ سڑک برطانیہ تک میری چین بالکل مکمل تھی جس کیلئے میں نے ضروری ویزے حاصل کر لیے تھے جبکہ دوسرے مرحلے میں میں نے چیکو سلواکیہ جرمنی کے علاوہ اسکنڈے نیوین ممالک ڈنمارک ناروے اور سویڈن تک رسائی حاصل کی۔ اس طرح میں نے ان 12 ممالک کا دورہ کیا۔ اس سے پہلے میں بائی روڈ ہمسایہ ملک چین کا دودفعہ چکر لگا چکا ہوں۔ چونکہ میں بنیادی طور پر مہم جو واقع ہوا ہوں اس لیے میں نے اب تک جو بیرون ملک سفر کیے وہ زیادہ سے زیادہ بائی روڈ کیے۔ میں نے بس کے علاوہ ٹرین، بحری جہاز اور ویگن بھی ضرورت کے وقت استعمال کی۔ اس کے علاوہ شوق کو پورا کرنے کیلئے پیدل بھی بے تحاشا چلا۔

یورپ کیلئے روانگی مورخہ 12 اگست 1993ء کو ہوئی اور میں 2 ماہ اکیس دن پاکستان سے باہر رہا جس کے دوران 317 گھنٹے بسوں اور ٹرینوں وغیرہ پر سفر کرتا رہا۔ قبل

ازیں 1989ء میں میں نے چین کا بائی روڈ سفر کیا۔ جو کہ آٹھ دن کے دوران چار دن مسلسل سفر پر محیط ہے اور اسی طرح دوبارہ چین 1991 میں 18 دن کے مطالعاتی دورہ کے دوران 12 دن مسلسل سفر میں گزارے۔ اس وقت ہم چین کے صوبہ سکینگ کے دارالخلافہ ارچی تک گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ طویل سفر کے دوران صحت برقرار رہی اور کبھی بھی دوران سفر کوئی ہنگامی ضرورت پیش نہیں آئی۔ لیکن بین الاقوامی سفر کے دوران دن یا رات یا تمام دن رات 12 تا 24 گھنٹے تک مسلسل سفر کیا اور جہاں کہیں بس زیادہ دیر کیلئے رکتی تو میں ہلکی پھلکی ورزش ضرور کر لیا کرتا۔ اس سے اعصاب قابو میں رہتے اور سفر کی تھکان میں کافی کمی محسوس ہوتی۔ نیز اگلے سفر کو جاری رکھنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتا۔

ویسے تو یورپ بہت خوبصورت اور دلکش ہے اور ہر جگہ اپنی اہمیت رکھتی ہے۔ ان تمام ممالک کی تمام جگہیں دیکھنا اور ان کا بیان کرنا بہت تفصیل طلب ہے لہذا میں مختصر عرض کروں گا۔

انگلستان میں دو مشہور شہروں لندن اور مانچسٹر کے علاوہ بے شمار چھوٹے بڑے قصبے اور کنٹری سائٹ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ لندن میں جہاں میں قیام پذیر تھا وہاں سے تقریباً دواڑھائی کلومیٹر کے فاصلے پر دریائے ٹیمز پر واقع ٹاور برج دیکھنے ہم اکثر پیدل چلے جاتے تھے۔ وہاں قریب ہی 12 ٹرینیٹری اکواڑ پر ہماری الائیڈ بینک آف پاکستان کی برانچ بھی واقع ہے۔ یہاں ہمارے محسن نوید مسعود جنرل مینجر تھے جنہیں میں دو تین بار اپنے قیام لندن کے دوران خاص طور پر ملنے بھی گیا اور وہ بہت پر تپاک طریقے سے ملے۔ ٹاور برج اور ہل کے درمیان لندن جیولز میوزیم واقع ہے جہاں کوہ نور ہیرے سمیت دنیا کے قیمتی ہیرے

جواہرات اور نوادارات نمائش کیلئے رکھے گئے ہیں۔ لندن کا دو سو سال پرانا ریلوے سٹم نہایت عمدہ اور متاثر کن ہے کیونکہ اتنے بڑے شہر میں سڑک کے ذریعے چلنا، کار پارکنگ، ٹریفک کا ہجوم اور دیگر مسائل کی وجہ سے بہت زیادہ وقت لگتا ہے جب کہ انڈر گراؤنڈ ٹرین کے ذریعے یہی فاصلہ بہت کم وقت میں طے ہو جاتا ہے۔ مصروف ترین علاقوں میں زیادہ ٹرینیں رکھی گئی ہیں جو چند منٹوں کے وقفوں کے ساتھ چلتی ہیں۔ ان ٹرینوں پر بیٹھے مسافر عموماً اس کے برعکس اجنبی لوگ ہاتھ میں ٹرین چارٹ (نقشہ) لیے گھومتے نظر آتے ہیں تاکہ کہیں ان کا مطلوبہ اسٹیشن نہ چھوٹ جائے۔ لندن میں پیکاڈلی سرکس، لسٹر اسکوائر، برمنگھم پیلس کے علاوہ میوزیم آف نیچرل، ہسٹری گل وال پارک اور بوائے سکاؤٹس تحریک کے بانی کا قائم کردہ بیڈن پاول ہاؤس بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کے علاوہ اوول کرکٹ گراؤنڈ اور مشہور زمانہ ہائیڈ پارک دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

سوئزر لینڈ کے تجارتی شہر زیورچ جانے کا اتفاق ہوا، اس شہر کے متعلق مشہور ہے

کہ

"The Lockers of the Banks of Zurich are full with Gold"

زیورچ یورپین ممالک کی اہم ترین تجارتی منڈی ہے اور یہاں زر کا لین دین ہزاروں میں نہیں بلکہ بلین اور ٹریلین میں ہوتا ہے۔ یہاں کے بنک اپنے کسٹمرز سے سروس چارجز تک وصول نہیں کرتے۔ لوگ بنک میں زیادہ سے زیادہ ڈیپازٹ لاتے ہیں جن سے بنک خوب منافع کماتے ہیں۔ اس ملک میں بیک وقت جرمن، فرینچ، اٹالین اور روسی سرکاری زبانیں رائج ہیں جب کہ انگلش بہت زیادہ بولی جاتی ہے۔

یوں تو تقریباً ہر موڑ پر ہر ملک میں نئے نئے تجربات اور واقعات رونما ہوئے

تاہم ان میں سے چند واقعات ایسے ہیں جو قارئین کیلئے دلچسپی کے حامل ہوں گے۔

سوئیزر لینڈ کا شہر باسل اپنے محل وقوع کی وجہ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس شہر کی ایک سمت تو جرمنی ہے تو دوسری جانب فرانس، یہ سوئٹزر لینڈ کا ایک چھوٹا شہر ہے جس کی آبادی بیس بائیس ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ نہایت صاف ستھرا اور گندگی سے پاک ہے، اس شہر کا ریلوے اسٹیشن بھی بہت خوبصورت ہے۔ اس شہر کے کاروباری مراکز میں ایک چھوٹا سا ریستورنٹ ہے جس کا ”حسن برگ“ ہے۔ جب میں نے اس کا نام پہلی مرتبہ سنا تو میں بہت خوش ہوا کہ ضرور یہاں مسلمان ہوں گے کیونکہ برگ فارسی کا لفظ ہے اور حسن مسلمانوں کا نام ہوتا ہے۔ میں نے دل میں سوچا کہ ممکن ہے اس ریستورنٹ کو پاکستانی چلا رہے ہوں۔ یہاں مجھے میرے دوست جس کا نام مارک فشر ہے نے ملاقات کیلئے بلایا جس کیلئے شام 7 بجے کا وقت مقرر ہوا تھا۔ جب مجھے میرے دوست کا پیغام ملا تو اس وقت دوپہر ڈھائی بجے کا وقت تھا اور میں ابھی دوپہر کا کھانا کھا کر ریلوے اسٹیشن سے آسٹریا کی ٹرین کی روانگی کے متعلق پوچھ کر آیا تھا۔

حسن برگ ریستورنٹ کے نام نے از حد تجسس پیدا کیا اور میں نے سوچا کہ ابھی جا کر ریستورنٹ دیکھ کر آتا ہوں۔ ویسے بھی میں اس دوپہر فارغ تھا اور ابھی تک باسل شہر کا کاروباری وسطی حصہ نہیں دیکھ سکا تھا چنانچہ میں نے حسن برگ کا رخ اختیار کیا۔ جب میں اس ریستورنٹ میں داخل ہوا تو یہاں تمام کے تمام مقامی لوگ تھے اور یہ باری شکل اختیار کیے ہوئے تھا اور یہاں پاکستانیوں والی نام کی مناسبت سے کوئی شبہ نہیں تھی۔ مجھے تھوڑی سی مایوسی اور حیرت ہوئی۔ خیر چونکہ میں کافی دیر تک سفر کر کے یہاں پہنچا تھا میں نے کچھ دیر یہاں رکنے کا فیصلہ کیا۔ ویٹر سے چائے کے بارے میں پوچھا اور مثبت جواب ملنے پر ایک

کپ چائے کا آرڈر دیا۔

چائے پی کر واپس اپنے ہوٹل آ گیا۔ شام سات بجے دوبارہ جب میرا دوست مجھے ریستورنٹ میں ملا جہاں ہم نے دواڑھائی گھنٹے صرف کیے۔ آخر کار مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے اس سے اس ریستورنٹ کے نام کے معنی پوچھے تو اس نے دلچسپ جواب دیا۔ اس نے بتایا کہ مقامی زبان میں حسن کو Rabbit اور برگ کو Castle کہتے ہیں۔ چنانچہ حسن برگ سے مراد Rabits Castle کے ہیں اور جب میں نے اپنے اردو الفاظ کے معنی بتائے تو وہ خوشگوار طور پر حیرت زدہ ہو گیا۔ ایک اور دلچسپ بات جو اس نے بتائی وہ یہ تھی کہ سویزر لینڈ ملک کی بیک وقت چار قومی زبانیں ہیں یعنی جرمن، فرنچ، اطالوی اور رومن اور اگر آپ ایک سگریٹ کا پیکٹ یا اور کوئی معمولی چیز بھی خریدیں تو اس پر تفصیل ان چار زبانوں میں تحریر ہوگئی۔

ذاتی طور پر مجھے سوئزر لینڈ بہت زیادہ پسند آیا، یہاں ہر چیز آنکھوں کی بھلی لگتی ہے جب میں سوئزر لینڈ کے شہر باسل میں تھا تو میں یہ سوچتا رہا کہ یہاں کی ہر چیز خوبصورت ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ لیکن مجھے فوری طور پر جواب نہ مل سکا۔ تاہم بغور جائزہ لینے پر مجھے احساس ہوا کہ سوئزر لینڈ کی خوبصورتی وہاں کی صفائی اور قرینہ ہے۔ تاہم قدرتی خوبصورتی اس کی دلکشی میں مزید اضافہ کرتی ہے۔

آپ کو یہ بات سن کر حیرت ہوگی کہ یورپین کا یہ دعویٰ کہ سوئزر لینڈ اس لیے خوبصورت ہے کہ یہاں قدرتی مناظر ہیں۔ کسی حد تک تو صحیح ہے مگر اس سے زیادہ قدرتی خوبصورتی اور دلکشی ترکی میں ہے۔ چونکہ ترقی مسلمان ملک ہے اس لیے وہ اسے کسی طرح سے سوئزر لینڈ سے زیادہ خوبصورت ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ جتنی قدرتی دلکشی اور



رعنائی ترکی میں ہے شاید ہی یورپ کے کسی ملک میں ہوگی۔

غیر ممالک میں وہاں کی مقامی کرنسی تبدیل کروانے میں بہت زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں۔ عموماً ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ روانی سے انگلش بولتے ہیں وہ آسانی سے اپنی بات سمجھا سکتے ہیں، غلط فہمی کا شکار ہیں۔ صحیح معنوں میں انگلینڈ اور امریکہ ایسے ممالک ہیں جہاں انگلش بولی اور سمجھی جاتی ہے جبکہ انگلینڈ کے قریب ترین ملک فرانس، جرمنی، ہالینڈ، بلجیم وغیرہ میں بھی انگلش کو دوسرا یا تیسرا درجہ حاصل ہے جبکہ مقامی زبانوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ اگر ہم جرمنی میں پہلے دو سوال انگلش میں پوچھیں تو جرمن ہمیں جواب دے دیں گے مگر تیسرے انگلش میں پوچھے گئے سوال کیلئے وہ معذرت کریں گے کہ وہ انگلش نہیں جانتے۔ خواہ وہ انگلش جانتے ہی کیوں نہ ہوں۔ میرے دوست رب نواز جو کہ ہمہ برگ جرمنی میں کئی سالوں سے مقیم ہیں کے مطابق بوڑھے لوگ انگلش میں پوچھے گئے سوال کا بہت برا مانتے ہیں۔ نوجوان نسل عظیم یورپ پر زیادہ یقین رکھتی ہے اور انگریزی زبان سے زیادہ متعصب نہیں۔ زبان کی طرح غیر ملکی کرنسی اس سے بھی زیادہ مسئلہ بن جاتی ہے۔ کسی بھی ملک میں قدم رکھتے ہی اس ملک کی کرنسی استعمال کرنی ہوتی ہے۔ شروع میں مجھے علم نہیں تھا کسی ملک کے شہر میں جا کر کرنسی تبدیل کروانا جس سے مجھے بہت مشکلات پیش آئیں۔ تب پتہ چلا کہ تقریباً تمام بڑے اسٹیشنوں میں کرنسی ایکسچینج سنٹر یا بینک کی سہولت موجود ہے۔ دوسری اہم ضرورت نووارد سیاح کو ٹورسٹ انفارمیشن کا پتہ کرنا اور وہاں سے یوتھ ہوٹل یا وائی ایم سی اے یا جہاں کہیں جانا مقصود ہو کا مکمل پتہ اور ذریعہ آمد و رفت کے متعلق تمام معلومات کو حاصل کیے بغیر ایئر پورٹ یا ریلوے اسٹیشن سے نکل آئیں تو بہت زیادہ خواری ہوتی ہے، راگبیروں سے بار بار پوچھنا پڑتا ہے اور اس بات کا قوی امکان ہوتا

ہے کہ آپ اپنے راستے سے بھٹک جائیں گی۔

لوکل ٹرین، ٹرام یا بس کا روٹ اور نقشہ حاصل کرنا اور بھی زیادہ سودمند ہے۔ یورپ میں عموماً ریلوے اسٹیشنوں پر سامان رکھنے کے لیے لاکر کی سہولت موجود ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ بھاری سامان ریلوے اسٹیشن پر رکھ لیں اور اپنے پاس صرف ضروری کاغذات پتے اور کیمبرہ اور خورد و نوش کی اشیاء پاس رکھیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ بھاری اشیاء اٹھانے کی زحمت سے بچ جائیں گے اور بوقت ضرورت پیدل چل سکیں گے۔ سیاحت کے مقاصد کو پورا کر سکیں گے۔ دوسرا اہم فائدہ ٹیکسی کے کرایہ جات سے بچنے کا ہے جس کا براہ راست تعلق آپ کی جیب سے ہے۔ اس مقصد کیلئے آپ دوران سفر رکیک استعمال کریں تاکہ آپ کے دونوں ہاتھ فارغ ہوں اور آپ پاسپورٹ، دیگر کاغذات رکھ سکیں اس کے علاوہ پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کر کے بھاری اخراجات سے بھی بچ سکتے ہیں۔

حالیہ یورپ ٹور جو کہ پندرہ ممالک پر مشتمل تھا، کیلئے یورپ برائے ٹرین پر 320 پونڈ خرچ آئے جو کہ اندازاً پاکستانی اکیس ہزار چھ سو روپے بنتے ہیں۔ یہ فرسٹ کلاس ریلوے ٹکٹ ہے، غیر یورپین کیلئے ضروری ہے کہ وہ فرسٹ کلاس کا ٹکٹ لیں۔ شاید وہ امیر لوگ سمجھ جاتے ہیں جب کہ یورپین لوگ سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لے سکتے ہیں۔ جس کی قیمت 260 پونڈ 15600 روپے بنتی ہے۔ کھانے پینے رہائش اور دیگر اخراجات ملا کر میرے کل تقریباً ایک لاکھ روپے خرچ ہوئے جو کہ میرے ذاتی خیال کے مطابق مہنگائی کے لحاظ سے بہت کم ہیں۔

میں نے اب تک 400 کلومیٹر سے زیادہ ہائیک کی ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ پیرس فرانس میں 22 کلومیٹر، باسل سویٹزرلینڈ 17 کلومیٹر، کوپن ہیگن ڈنمارک میں

27، برسل بلیچیم میں 12، انگلستان لندن میں 13، ہیمرج جرمنی میں 8 اور اندرون ملک 148 کلومیٹر ہائیک بھی کی۔

دوران سفر مجھے بے شمار لوگوں سے ملنے اور ان سے تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا۔ چونکہ میں بنیادی طور پر انٹرنیشنل سکاؤٹ ہوں اس لیے میرے سفر کا مقصد انسانوں کے درمیان بھائی چارہ، محبت، اخوت اور امن کے مشن کو پھیلانا ہے۔

مجھے انگلینڈ میں چیف سکاؤٹ سنن چاڈلر سے ملنے کا اتفاق ہوا، اس کے علاوہ انٹرنیشنل سکاؤٹ اینڈ گائیڈ کلب کی 37 ویں سالانہ ری یونین ڈنر میں بے شمار ممبران جن کا تعلق فرانس، جرمنی، امریکہ اور ترکی وغیرہ سے تھا ملنے کا اتفاق ہوا۔ اس روز مجھے انتہائی خوشی ہوئی میں پاکستانی نیشنل سکاؤٹس ڈریس میں اپنے ملک کی نمائندگی کر رہا تھا۔

ٹرین کے ذریعہ جب ہم ایران جا رہے تھے تو راستہ میں مس نیلو فرایرانی نژاد خاتون ملیں جو گزشتہ دس سال سے کراچی میں مقیم ہیں۔ انہوں نے ہمیں ایران کے متعلق بے شمار باتیں بتائیں جو کہ آئندہ چل کر ہماری رہنمائی کرتی رہیں گی۔

بلغاریہ کے شہر صوفیہ میں ناروے کی پریشان حال دولڑکیوں سے اسٹیشن پر ملاقات ہوئی جو کہ ایک لمبے سفر کے بعد واپس جا رہی تھیں مگر ان کے پاس پیسے ختم ہو چکے تھے۔ انہیں پولینڈ کے ایک سیاح نے 50 ڈالر ادھار دیئے جب کہ میں نے انہیں صوفیہ میں قیام کے دوران میزبانی کی دعوت دی جو انہوں نے بخوشی قبول کر لی۔ پوتھ ہوٹل اور نیکیسی وغیرہ پر میرے تقریباً 500 روپے خرچ ہوئے۔ وہ اسے ادھار کے طور پر اپنی ڈائری میں لکھ رہی تھیں اور رقم واپس لوٹانے کیلئے ایڈریس مانگ رہی تھیں مگر میں نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اس شہر میں ناروے کی ایک اور خوبصورت لڑکی نے مجھے قسمت کا پتھر دیا۔ بعد میں

بلغاریہ میں روٹ گئے کھڑے کرنے والے اور دل لرزادینے والے واقعات رونما ہوئے جس میں چند ڈاکوؤں نے میرا تمام قیمتی سامان چھین لیا اور مجھ سے میری رقم ہتھیالی اور مجھے مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ اس ڈکیتی کی واردات میں یوکرائن کے ظالم سفاک اور جابر ڈاکوؤں نے اپنی طرف سے مجھے جان سے مار کر بلغاریہ کے دور دراز علاقے جس کا نام اوڈناوٹزا ہے کہ جنگلات میں پھینک کر چلے گئے۔

اس پر طرہ یہ کہ انہوں نے میرے دونوں ہاتھ اور پاؤں اس طرح سے باندھے کہ میں آزادانہ طور پر چلنے سے قاصر تھا۔ ایک طویل اور تکلیف دہ کرائنگ کے ذریعہ میں ان جنگلات سے باہر نکلا اور قسمت کے پتھر کی بدولت افسانوی شہزادے کی طرح نہ صرف اپنی جان بچا سکا بلکہ بعد میں ملنے والے میرے سامان میں سے 500 ڈالر کے ٹریولر چیک بھی مل گئے جس سے میں اپنا سفر دوبارہ شروع کر سکا اور نہ صرف اپنی منزل مقصود لندن تک پہنچا بلکہ بخیریت واپس اپنے گھر بھی پہنچ سکا۔

ان حیرت انگیز دلچسپ اور روٹ گئے کھڑے کرنے والے واقعات کے علاوہ دوران سفر ملیشیا کے سکاؤٹس یونیفارم پر بنے پاکستانی جھنڈے کی بدولت ان گنت پاکستانی اور سکاؤٹس مجھے نہ صرف پہچان لیتے بلکہ انتہائی محبت اور اخوت سے پیش آتے۔

اس کے علاوہ امریکہ، آسٹریلیا، ساؤتھ افریقہ، عراق، بلغاریہ، جرمنی اور فرانس کے مقامی لوگ دوست بنے۔ یہاں روزنامہ جنگ لندن کے آغا شفقت حسین، سنی بنک لندن کے راجیل انجم، الائیڈ بینک لندن برانچ کے نوید مسعود، عمران شوکت اور یوسف خان باسل سویزر لینڈ کے مارک فشر، ہیمرگ جرمنی کے رب نواز شاہجہان اور انٹرنیشنل سکاؤٹس اینڈ گائیڈ کلب کے وائس پریزیڈنٹ اور پبلک ریلیشنز آفیسر شیخ گلزار حسین جنہوں نے

مختلف مواقع پر میزبانی کی بلکہ میرے سفر کو آگے بڑھانے میں خصوصی معاونت بھی کی۔

مندرجہ ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں

(i) گوہر مقصود (روڈ ٹویورپ)

(ii) جہاں گردی انٹرنیشنل ٹریول گائیڈ (حکومت پنجاب سے ایوارڈ یافتہ)

(iii) گرین کارڈ کے دلیس میں

(iv) Now you can get visa

(v) The adventure travel hand book

(vi) Pakistan Travel Hand Book

(vii) امریکن ویزا حاصل کریں۔

(viii) کینیڈین ویزا حاصل کریں۔

اس وقت میں ”روڈ ٹو مکہ“ اور ”تا بنجاک کا شجر“ پر کام کر رہا ہوں۔ یہ کتابیں زیر

طبع ہیں۔

بلغاریہ میں روٹنے کھڑے کرنے والے اور دل لرزادینے والے واقعات رونما ہوئے جس میں چند ڈاکوؤں نے میرا تمام قیمتی سامان چھین لیا اور مجھ سے میری رقم ہتھیالی اور مجھے مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ اس ڈکیتی کی واردات میں یوکرائن کے ظالم سفاک اور جابر ڈاکوؤں نے اپنی طرف سے مجھے جان سے مار کر بلغاریہ کے دور دراز علاقے جس کا نام اوڈناوٹزا ہے کہ جنگلات میں پھینک کر چلے گئے۔

اس پر طرہ یہ کہ انہوں نے میرے دونوں ہاتھ اور پاؤں اس طرح سے باندھے کہ میں آزادانہ طور پر چلنے سے قاصر تھا۔ ایک طویل اور تکلیف دہ کرائنگ کے ذریعہ میں ان جنگلات سے باہر نکلا اور قسمت کے پتھر کی بدولت افسانوی شہزادے کی طرح نہ صرف اپنی جان بچا سکا بلکہ بعد میں ملنے والے میرے سامان میں سے 500 ڈالر کے ٹریولز چیک بھی مل گئے جس سے میں اپنا سفر دوبارہ شروع کر سکا اور نہ صرف اپنی منزل مقصود لندن تک پہنچا بلکہ بخیریت واپس اپنے گھر بھی پہنچ سکا۔

ان حیرت انگیز دلچسپ اور روٹنے کھڑے کرنے والے واقعات کے علاوہ دوران سفر ملیشیا کے سکاؤٹس یونیفارم پر بنے پاکستانی جھنڈے کی بدولت ان گنت پاکستانی اور سکاؤٹس مجھے نہ صرف پہچان لیتے بلکہ انتہائی محبت اور اخوت سے پیش آتے۔

اس کے علاوہ امریکہ، آسٹریلیا، ساؤتھ افریقہ، عراق، بلغاریہ، جرمنی اور فرانس کے مقامی لوگ دوست بنے۔ یہاں روزنامہ جنگ لندن کے آغا شفقت حسین، سنی بنک لندن کے راجیل انجم، الائیڈ بینک لندن برانچ کے نوید مسعود، عمران شوکت اور یوسف خان باسل سویٹزر لینڈ کے مارک فشر، ہیلمبرگ جرمنی کے رب نواز شاہجہان اور انٹرنیشنل سکاؤٹس اینڈ گائیڈ کلب کے وائس پریزیڈنٹ اور پبلک ریلیشنز آفیسر شیخ گلزار حسین جنہوں نے

مختلف مواقع پر میزبانی کی بلکہ میرے سفر کو آگے بڑھانے میں خصوصی معاونت بھی کی۔

مندرجہ ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں

(i) گوہر مقصود (روڈ ٹویورپ)

(ii) جہاں گردی انٹرنیشنل ٹریول گائیڈ (حکومت پنجاب سے ایوارڈ یافتہ)

(iii) گرین کارڈ کے دیس میں

(iv) Now you can get visa

(v) The adventure travel hand book

(vi) Pakistan Travel Hand Book

(vii) امریکن ویزا حاصل کریں۔

(viii) کینیڈین ویزا حاصل کریں۔

اس وقت میں ”روڈ ٹو مکہ“ اور ”تاجخاک کا شغز“ پر کام کر رہا ہوں۔ یہ کتابیں زیر

طبع ہیں۔

## مقصود احمد چغتائی کے دوستوں کا اظہار خیال / محبت

میری سمجھ میں فی زمانہ اس مصروف ترین اور مشینی دور میں اپنے معاشی فرائض کے علاوہ دوسرے امور سرانجام دینا مقصود احمد چغتائی کی بہت ہی قابل ستائش خوبی ہے۔ انہوں نے بہت ساری کتابیں تحریر کی ہیں۔ اندرون اور بیرون ملک سیاحت کی ہے۔ یہ ان کی زندگی کا بہت ہی نمایاں پہلو ہے۔ خاص کر سکاؤٹنگ کے حوالے سے ان کی خدمات بہت دیر پا ہیں۔ علاوہ ازیں وہ بہت سی تنظیموں کے ساتھ منسلک ہیں۔ اس حوالے سے ان کی شخصیت مزید ابھر کر سامنے آتی ہے۔ کچھ نا عاقبت اندیش لوگوں نے سیاحت کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہے اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ غیر ممالک میں ملازمت کا جھانسا دے کر کئی گھروں کے چولہے سرد کر دیے ہیں۔ ان حالات میں مقصود احمد چغتائی سیاحت میں ایک روشنی کا مینار بن کر سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتب میں سیاحت کے رہنما اصولوں کو اپنایا ہے۔ ان کے سفر نامے ایک حقیقی سیاحت کا نمونہ ہیں۔ قاری مقصود احمد چغتائی کے سفر نامے میں خود کو شامل پاتا ہے۔

مزید برآں سیاحت سے متعلقہ ممالک کے موسمی حالات کے مطابق کپڑوں کا انتخاب، وقت کا صحیح تعین اور امیگریشن قوانین جیسی معلومات بہم پہنچا کر مقصود احمد چغتائی دوسرے سفر نامہ نگاروں سے مختلف اور یگانہ نظر آتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ غیر ممالک میں دیکھا اس کو نہایت آسان پیرائے میں بیان کیا جسے ایک عام آدمی بھی جاسانی سمجھ سکتا ہے۔ بحیثیت انسان وہ بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ خلیق اور بلندسار ہیں۔ انہوں نے شگفتہ طبیعت پائی ہے۔ دائرہ احباب میں خوش باش اور مصروف رہتے ہیں۔

ارشاد باجوہ

(سینئر ایڈووکیٹ، ہائی کورٹ پنجاب)



میں مقصود احمد چغتائی کی شخصیت کو ایک ہی فقرے سے بیان کروں گا۔

"he is always a chareful personality"

میں ان کو کافی عرصہ سے جانتا ہوں اور انہیں ہمیشہ خوش مزاج پایا۔ میں نے ان کو کبھی بھی پریشان نہیں دیکھا۔ خاص کر کے ایک بکرز کیلئے جس کی آدھی زندگی بینک میں گزر جاتی ہے۔ ان حالات میں دوسری مصروفیات کیلئے وقت نکالنا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ بحیثیت آڈیٹر ان کی سوچ مثبت ہے۔ انہوں نے کسی بھی چیز کو منفی نقطہ نظر سے نہیں دیکھا یعنی بات کا تنگرو نہیں بنایا۔ صرف اصلاح کا پہلو ان کا محاصل تھا۔ آڈٹ سے ہٹ کر میں نے ان کو بہترین انسان پایا اور مجھے کوئی ایسا منفی پہلو نظر نہیں آیا جس کو میں اجاگر کر سکوں۔

اعجاز بشیر بھٹی

منیجر، الائیڈ بینک آف پاکستان لمیٹڈ

بادامی باغ، لاہور۔

میں مقصود احمد چغتائی کو عرصہ 15 سال سے جانتا ہوں۔ میرا تعلق حاجی کمپ سے بھی رہا ہے۔ میری وہاں ان سے ملاقات ہوئی۔ میں نے انہیں دوسری شخصیات سے بہت مختلف اور بہتر پایا۔ وہ اپنے جاب سے ہٹ کر بحیثیت انسان ایک لازوال شخصیت ہیں۔ اپنے سکاؤٹنگ کے فرائض کی انجام دہی کیلئے وہ بینک سے رخصت لے کر حاجی کمپ پہنچ جاتے تھے۔ سکاؤٹنگ تنظیم میں ہر کارکن اور منتظم جذبہ خدمت سے سرشار ہوتا ہے لیکن میں نے مقصود احمد چغتائی کو سب سے آگے پایا۔ وہ انتھک کام کرنے والے انسان ہیں اور مجھے ہمیشہ ان کے چہرہ پر تازگی کے آثار نظر آئے۔ سکاؤٹ یونیفارم پہن کر تند دہی سے خدمات انجام دینے پر وہ مجھے ایک مختلف انسان دکھائی دیے۔

## ایاز ہاشمی

آفیسر الائیڈ بینک آف پاکستان لمیٹڈ

لاہور

## گوہر مقصود

خدا نے کیا تخلیق انسان کو خلق خدا کیلئے

جو خدمت کرے دن رات ان کی فلاح کیلئے

اترتے ہیں اس معیار پہ چند ہی گوہر مقصود

اور ہے شامل جن میں اپنا بھی اک مقصود

لا تعداد خوبیوں کا مالک اور محبتوں کا داعی

گھوما پھرا دنیا میں وہ سیاحت کا شیدائی

پائی ہے پرورش اس شہر لاہور میں

حاصل کی تعلیم اک تعلیمی ماحول میں

وہ ہے اک شاہکار اور عظمتوں کا پیکر

وہ ہے اک قلمکار اور سکاوٹوں کا رہبر

طبیعت میں حلیمی اور گفتگو میں شیرینی

آواز میں متانت اور نظر میں دور بینی

بزرگوں کا قدر داں اور دوستوں میں مدبر

وہ ہے اک مشفق باپ اور لا جواب شوہر

اڑ کے پہنچا وہ جب یاد میری آئی  
مقصود احمد ہے نام اس کا ذات ہے چغتائی  
ہر دم یہی دعا ہے کہ وہ بلندیوں پر اڑے  
اڑان ہو اس کی اقبال کے شاہیں کی طرح  
عظیم وہی انسان ہے جیسے جو دوسروں کیلئے  
یونس بھی تو اک انسان ہے مقصود کیلئے

نذرانہ عقیدت برائے مقصود احمد چغتائی  
از محمد یونس بھٹی

29/3، رضا سٹریٹ شاہ کمال کالونی،

اچھرہ، لاہور۔ فون: 7595905

## مقصود چغتائی..... ایک شخصیت ایک تحریک

مقصود احمد چغتائی سے ملاقات آج سے تقریباً 5 سال پہلے ہوئی، اس وقت مجھے ان کی صلاحیتوں کا پوری طرح سے علم نہیں تھا مگر میرا ان سے تعارف بحیثیت سیاح کے ہوا جس سے مجھے ان کے اندر جذبہ حب الوطنی اور باہمت شخصیت کا پہلو سامنے آیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہماری دوستی بڑھتی گئی اور موصوف کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بنک کے شعبے سے منسلک، سکاؤٹس سرگرمیوں میں متحرک، کالم، ان گنت کتابوں کے مصنف اپنے اندر بے پناہ صلاحیتیں لیے ہوئے ہیں۔ میں نے مقصود چغتائی کو بہت زیادہ تعاون اور قربانی دینے والا شخص پایا۔ وہ ہر ایک سے اخلاق سے پیش آتے ہیں اور کسی بھی مسائل کا مسئلہ حل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

حال ہی میں ان کی شائع ہونے والی کتاب ”باب پاکستان اور اسکاؤٹس کا کردار“ دیکھنے کا موقع ملا، اس کتاب کے بعد محسوس ہوا کہ وہ صرف سیر و سیاحت پر ہی نہیں عبور رکھتے بلکہ کسی بھی مضمون، ریسرچ اور عملی کام کو آگے بڑھانے کی جستجو کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح اگر انہیں ایک شخصیت ایک تحریک کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

مجاہد حسین بودلہ

ڈائریکٹر، پاکستان ماڈل پبلک سکول

02-06-2002

پیکورڈ، ٹاؤن شپ، لاہور۔

## Well Done! Yunus Bhatti

محمد یونس بھٹی نے پاکستان کے بہت بڑے اور سچے سیاح حیرت انگیز شخصیت کے مالک مقصود چغتائی کی بھرپور اور سرگرم زندگی کی کہانی لکھی ہے۔ اس کتاب کا نام ”چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا“ بہت اعلیٰ ہے۔ واقعی مقصود صاحب معلومات کا خزانہ ہیں اور وہ یہ خزانہ کھلے ہاتھوں سے لٹا رہے ہیں۔ ان کے پاس معلومات کے علاوہ محسوسات اور مشاہدات کی دنیا بھی ہے۔ ہمارے ملک میں جتنا کام ٹورازم کے فروغ کیلئے فراوانی کے ساتھ مقصود نے کیا ہے ٹورازم کے محکمے نے پچاس برسوں میں نہیں کیا۔ ہمارے ملک میں سیاحت اور ثقافت کا ایک جہاں آباد ہے مگر نہ یہاں کوئی آتا ہے نہ جاتا ہے۔ 99 فیصد سے زیادہ پاکستانیوں نے اپنا ملک نہیں دیکھا ہوا۔ مقصود صاحب نے علم و عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ سفر کرنے کیلئے دولت کی اتنی ضرورت نہیں، جتنا جذبہ اور ارادہ چاہیے۔ انہوں نے اب تک 22 ملکوں کا سفر بائی روڈ کیا ہے۔ یہ تقریباً 28 ہزار کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ فاصلہ اتنا اہم نہیں جتنا فیصلہ ہے، بس فیصلہ کرو اور چل پڑو۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتر ہے

ہزار شجر سایہ دار راہ میں ہے

میں تو خطہ عشق کا آدمی ہوں، لگتا ہے کہ مقصود بھی خطہ عشق کا آدمی ہے۔ میں نے

اپنے اندر سفر کیا ہے، مقصود نے اپنے باہر سفر کیا ہے۔ سچا مسافر فطرت میں سیاح ہوتا ہے،

منزلوں کا متلاشی نہیں ہوتا۔ یہ عادت تو مقصود صاحب پر صادق آتی ہے، سفر وسیلہ ظفر

ہے۔ وہ ایک کامیاب اور خوشگوار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بے نیاز آدمی ہیں، اپنی لگن میں

مگن ہیں۔ کوئی بے قراری آرزو ہے جو انہیں اڑائے لیے پھرتی ہے، انہوں نے لوگوں میں سفر کرنے کا شوق ابھارنے کیلئے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ محمد یونس بھٹی نے کمال کہا ہے کہ اس سے پہلے بہت بڑے کرکٹر محمد اسلم کھوکھر کیلئے ”دنیا کے کرکٹ کا خاموش کھلاڑی“ انہوں نے لکھی ہے۔ اب دنیا کے سفرو سیاحت کے خاموش کارکن مقصود چغتائی کیلئے ان کی یہ کتاب ایک بہت بڑی حکمت ہے۔ اس کتاب کا مسودہ پڑھ کر ہی میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں مقصود چغتائی کے ساتھ لمبے سفروں پر نکل کھڑا ہوں۔

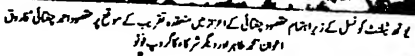
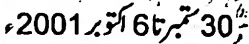
ڈاکٹر محمد اجمل نیازی

کالم نگار ”بے نیازیاں“

03-06-2002

روزنامہ ”دن“

پاکستان

[illegible]

منصوب چٹائی کے اتر میں استقبال  
 آج کل ہر قوم کیلئے کونسل کے زیر اہتمام مالی لین  
 مصنف: بیٹے کے شعبے سے منسلک ہر اسکالرز تحریک

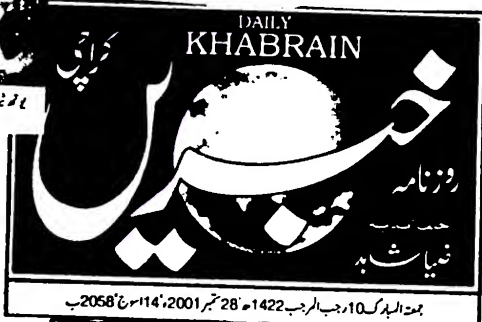
۱۔ حضرت خرمہ بن اعین نے اس کو مستحق قرار دیا  
 ۲۔ اس کو قریب سے دیکھ کر فرمایا کہ میں نے اس کو پہلے  
 ۳۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا کہ اس کو قریب سے دیکھ کر  
 ۴۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا کہ اس کو قریب سے دیکھ کر  
 ۵۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا کہ اس کو قریب سے دیکھ کر  
 ۶۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا کہ اس کو قریب سے دیکھ کر  
 ۷۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا کہ اس کو قریب سے دیکھ کر  
 ۸۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا کہ اس کو قریب سے دیکھ کر  
 ۹۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا کہ اس کو قریب سے دیکھ کر  
 ۱۰۔ میں نے اس کو پہلے دیکھا تھا کہ اس کو قریب سے دیکھ کر

۶. کی فیس حفاظت کا ہے۔

کرنا چاہئے۔ نور آپ طرز نور اس شعبہ میں کام کرنے والے  
صحابیوں کی حوصلہ افزائی کرتی چاہئے۔ اس طرح  
یہ ایک جامع میں ممتاز فنکار ہو گا جو حد تک میں آمدنی  
اور خصوصاً نفع دہن کی کامیاب ہو گا۔



اسکے ہونے کی اطلاع کے بعد ہی اس کا ذکر کیا گیا  
 کہ وہ ایک ایسی ہی طرح سے سرکاری کام  
 میں مصروف تھا۔  
 جو بڑے گھر سے ہے۔



اچھی اور معیاری کتابیں پڑھنے کی بہت شوقین ہوں: ہامیر





روزنامہ جرأت کراچی (2) 3 فروری 2003ء



جرأت  
JURAT

مشہور چٹائی کی صوبائی کتب سے ملاقات



کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔

The Nation

WEDNESDAY, FEBRUARY 13, 2002

## Book on Canadian visa

LAHORE (APP) - The launching ceremony of the book 'Get Canadian Visa' by Maqsood Chughtai held under the auspices of Pakistan Youth Talent Council at the Lahore Museum Auditorium here on Tuesday evening.

President, Council of Pakistan Newspapers Editors (CPNE) Mujeeb-ur-Rehman Shami presided over the function.

Speaking on this occasion, the CPNE chief predicted a very bright future for Pakistan as all the world powers including the United States, United Kingdom and France were ready to contribute to development in this country.

He said that the book would provide complete information in the people who were interested in immigrating to Canada, the land of opportunities.

Chairman, PYTC Farooq Awan, Chairman Mass Communication Department, Punjab University, Dr Shafiq Jalandhari, columnist Havnain Javed and senior Radio producer, Aherda Syed also spoke on the occasion.

DAILY NAWA-I-WAQF LAHORE

روزنامہ نواز  
روزنامہ نواز  
روزنامہ نواز

روزنامہ نواز، لاہور، پاکستان

جمہوریہ پاکستان، لاہور، 13 فروری 2002ء، 2058

روزنامہ نواز، لاہور، 13 فروری 2003ء

مشہور چٹائی کی صوبائی کتب سے ملاقات  
کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔



کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔



کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔

کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔

کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔

کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔

کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔

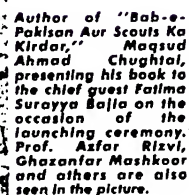
روزنامہ سیاست لاہور 6 3 فروری 2003



کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔

کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔

کراچی: سپر سائبر سٹور چٹائی نے صوبائی کتب پیش دروازہ کھلی سے ملاقات کی اور اس سے پاکستان میں ریاست صوبہ کے پاس دیکھی گئے امور، ریاست جیت کی شخصیات کی شہر کی صحت کی تحفہ "پاکستان فریڈم فونڈ" کو بھی تحفہ کی ضرورت کے قریب ہی صوبائی سرکار اور صوبائی کتب کو ملے۔



## روزنامہ

چیف ایڈیٹر: الیاس شاکر

کراچی

Daily **RIASAT** Karachi  
 روزنامہ ریاست  
 چیف ایڈیٹر: الیاس شاکر  
 کراچی

جلد 4      بدھ 16 شعبان المعظم 1423ھ 23 اکتوبر 2002      شماره 249

[illegible]

(6)  

[illegible]

نوجوان نسل کو ذہنی شعور دینے سے قاصر ہے ہیں بچیا

ملتان میں ایک سماجی کارکن نے بڑی دھڑلے سے جیسے کیا ہے  
 ہمارے یہاں 66 کھارکاس کاوش با ماحولیات اور خداتہ انجام دے رہے ہیں  
 جس کا ٹیڑھے سے کھانچا تھا ہم نے (پھر اس کی کتاب سے سانس لے رہے ہیں اور یہی ہے کہ)  
 بھول آواروں اور ملخص طور پر چھٹی کی کتاب "باب پاکستان اور کھارکاس" کی قریب رہائی  
 کوئی دوسرا موضوع، مضمون اور کھارکاس کاوش  
 کی طرف سے ایک مضمون ہے کہ ہم نے اس کاوش  
 سے ملنے والے سانس لے رہے ہیں اور یہی ہے کہ

مجلس شورای ملی

DAILY NEWS, Tuesday, October 22, 2002



Author of "Bob-e-Pakistan Aur Scouts Ka Kirdar" Maqsood Ahmad Chughtai, presenting his book to the chief guest Fatima Surayya Balja on the occasion of the launching ceremony. Prof. Azfar Rizvi, Ghazanfar Mashkoor and others are also seen in the picture.

Daily **RIASAT** Karachi

روزنامہ

چیف ایڈیٹر: الیاس شاکر

# ریاست

کراچی

جلد 4 | بدھ 16 شعبان 1423ھ | 23 ستمبر 2002 | شمارہ 249

وہاں سے یہ بات خوش آمد ہے کہ کتاب کا بارے  
معارف میں وہاں کسی نے نہیں جانتے کہ کتاب  
فرق کوئی نہیں مگر ہوا کا ہوا کوئی نام نہیں  
فرق کے کچھ ہوتا ہے، چنانچہ اس کا نام بھی کسی کی طرف  
ہے اور وہاں کوئی نہ سمجھے کہ کوئی بھی وہاں کوئی  
دستی ہے وہاں کے کسی کو کتاب بھی نہیں چلے گی  
خوشی ہو کہ یہ کتاب کوئی بھی نہیں چلے گی  
توہن سرور الیاس شاکر ہیں جو کہ کتاب کوئی  
ہوئے سے کم نہیں ہوئی ہے اس کا نام بھی نہیں  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام

(6) **پیش کش**  
پاکستان اور اس کا نقش کی تقریبہ لکالی سے اعلیٰ  
تہہ ہے کہ اس کی کتابوں کے لکھنا وہاں سے بہت کم  
معارف میں وہاں کوئی نہ سمجھے کہ کوئی بھی وہاں کوئی  
دستی ہے وہاں کے کسی کو کتاب بھی نہیں چلے گی  
خوشی ہو کہ یہ کتاب کوئی بھی نہیں چلے گی  
توہن سرور الیاس شاکر ہیں جو کہ کتاب کوئی  
ہوئے سے کم نہیں ہوئی ہے اس کا نام بھی نہیں  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام  
بہت کم ہوا اور ہر کام کے ہیں چنانچہ اس کا نام

## نوجوان نسل کو ذہنی طور پر دینی سے متاثر کرنے میں کیا

ماہرین کسپ میں مہاجرین کی آمد کو مستند نے بڑی درمندگیاں سے پیش کیا ہے  
ہمارے یہاں 6 لاکھ اسکاؤٹس باقاعدہ خدمات انجام دے رہے ہیں  
اس کی طرف سے کیا مقصود اور چنانچہ اس کی کتاب "باب پاکستان اور اسکاؤٹس" کی تقریب رونمائی  
کراچی اور دہلی میں منعقد ہوئی ہے اس کا نام "باب پاکستان اور اسکاؤٹس" کی تقریب رونمائی  
نسل کو ذہنی طور پر دینی سے متاثر کرنے میں کیا مقصود اور چنانچہ اس کی کتاب "باب پاکستان اور اسکاؤٹس" کی تقریب رونمائی  
نوجوان نسل کو ذہنی طور پر دینی سے متاثر کرنے میں کیا مقصود اور چنانچہ اس کی کتاب "باب پاکستان اور اسکاؤٹس" کی تقریب رونمائی

سیان مقصود چغتائی کی تصنیف "سینئرین و ریز" کا حاصل کرنے کی تقریب غزنی



تقسیم و ہجرت کی انتہائی پیچیدہ اور حساس ترین  
موضوع پر اس وقت فریضہ کی مجلسوں میں بحثیں ہو رہی ہیں  
پہلے ہی اختلافی امور سامنے آئے

نفسیہ، قریب اعلیٰ نے کیا مقصود، چنانچہ نے ہر  
 چیز سے جو میں روپ میں بندہ، مقام حاصل کیا ہے، سا  
 میں نے یہ بات تو میرے قریب میں ہے۔ یہ نظم کے جز  
 ترقی فرم کر، اور اہل حقان نے خطاب ہے۔



فہرست اور چٹائی کی کتاب سہینہ بی بی سے حاصل کر لی تھی غریب ذرا ملے اسے طبعی سہزادی صاحبہ کو دے دی تھی جبکہ  
 (۱) علی، (۲) وحید، (۳) شہزاد، (۴) آصف، (۵) علی، (۶) محمد، (۷) بی بی

مقصود چغتائی کی تصنیفات معلومات کا خزانہ ہیں، اصغر سودائی

مصنف کی شائع شدہ آئندہ کتابوں کو ادب میں بلند مقام حاصل ہے 'فرح انعلیٰ

یہ نیزہ بھال کر میں نے تھالی کی طرف سے کھیر پھینک دی۔ دوسری آصف میری طرف سے کھال کاٹا۔

روزنامہ انصاف لاہور (21) 17 مارچ 2003ء



جواب کے سامنے صفحہ ۱۲۰ کی لائن ۱۰

[illegible]

حکومت معذور افراد کو درپیش رکاوٹوں  
کی کیلئے اقدامات کرے: مقصود چغتائی

۱۰۰ (اپنے لاکھ سے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۱ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۲ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۳ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۴ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۵ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۶ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۷ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۸ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۰۹ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے  
۱۱۰ (انجیل پھیلنے سوسانی کے) اور انجیل پھیلنے سوسانی کے

روزنامہ **جذبہ**  
DAILY JAZBA  
لاہور  
پاکستان  
چیف ایڈیٹر۔۔۔ راجہ طارق محمود

تاریخ: 27 ذی القعدة 1423ھ / 16 جون 2003ء / 2054ھ / 2003ء

دوے فون 236، EXT. 6373681، شمارہ نمبر 212

روزنامہ پاکستان لاہور، (2) 31 مارچ 2003ء،

مقام: چٹانوں کے اعجاز میں استنباط

روزنامہ نوائے وقت لاہور (15) 30 مارچ 2003ء



فصل دوم: کلیات و تعاریف

مقصود احمد چغتائی کی نئی تصنیف کینڈین وزیر اہل کس، کی تقریب پذیرائی


کینڈا جانے کے خواہش مند۔ کامیاب کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب ایک اٹھویں کانیزڈ ثابت ہو سکتی ہے

تقریب میں مقصود چٹائی نے اہل تصنیف اور سیاحت کے ہرے میں تفصیل سے روشنی ڈالی

وجہ حاصل کریں کی تقریب ہدیہ الی تحبہ روز  
سیالکوٹ کینٹ پر واقع ایٹم سوریٹورٹ کے  
ہاں میں منعقد ہوئی تقریب کی صدارت معارف  
محمد علی

[illegible]

سیالکوٹ (ایاز راؤ سے) دو قس  
دہلیشور آرگنائزیشن سیالکوٹ کے زیر اہتمام  
پاکستان کے معروف سیاح اور آٹھ کب کے  
مصنف مسعود احمد چٹالی کی نئی تصنیف کینیڈین


**نمبر 3**  
 انشور، دایرہ قیوم اور شاعر، دیر اور احمد سہروردی  
 اور روشنی اور لطیف، گمرگان، تاشی سہالکت کی  
 جہیز بن سیدہ فرحہ، ماضی کی لکی کعبہ کے گے  
 فرائض سرواں قانون دان، ادیب، شاعر  
 محمد علی اور دیکھت بن سرخاں دیکھ  
 شریک بن دیر اور احمد سہروردی  
 اعلیٰ، خلق چہ درسی، نصیر اہل گم، گم  
 ارج بن علی اور الہیچیز، احمد شونے خطاب  
 کر سکتے ہوئے قصور اور چٹان کی کتاب  
 کینیڈین رہا، عامل کر کے کے آہ سے میں اپنے  
 خیالات کا اظہار کے لئے اس کتاب کا ایک  
 حصہ لکھا ہے



بینکنگ  
کی سہولت  
کسی بھی  
وقت



[www.habibbank.com](http://www.habibbank.com)

حبیب بینک اے ٹی ایم سے آپ :

- ایک دن میں 20,000 روپے تک نکال سکتے ہیں۔
- اپنے اکاؤنٹ کے بقایا جات معلوم کر سکتے ہیں۔
- اکاؤنٹ سے متعلق چھپا ہوا منتر گوشوارہ حاصل کر سکتے ہیں۔
- منتر کو نیٹ ورک سے منسلک بینکوں میں اپنا لے ٹی ایم کارڈ استعمال کر سکتے ہیں۔



**HABIB BANK<sup>TM</sup>**  
**AUTO CASH**



**HABIB BANK**

# گل شربت بہار



پھلوں، پھولوں اور جڑی بوٹیوں کے عرقیات  
سے تیار شدہ مرہا گل بہار شربت  
بے مثال ذائقے اور خوشبو کے ساتھ  
ہر موسم میں ہر وقت پیاس بجھاتے  
توہائی بخشنے، تازگی لاتے۔

شربت گل بہار کی سب سے  
خوبی کہ اس کا ذائقہ  
بے مثال ہے۔

ہر کہین انعام کو پہن

اور بے شمار دیگر انعامات

یہ سکریم 31 جولائی 2002 تک محدود ہے!

# فیصلی مسیگرین

یکم تا 7 ستمبر 2002ء



اسکوپ کاؤش کے زیرِ انتظام، چنانچہ ایک کتاب "باب پاکستان اور اسکوپ" سراسیمہ عمران نے پیش کی تھی۔ یہ روٹھی سے جامِ بوردِ خطاب کر رہے ہیں جبکہ میڈیو سید چیف جسٹس (ر) یوں لگتے ہیں کہ "باب پاکستان اور اسکوپ" سراسیمہ عمران نے پیش کی تھی۔ یہ روٹھی سے جامِ بوردِ خطاب

"باب پاکستان اور اسکوپ" کا کردار "کی روٹھی" جشن آزادی پاکستان کی تقریبات کے سلسلے میں معروف سیاح اور اسکوپ ایڈر مقصود احمد چنانچہ کی "تصفیہ" باب پاکستان اور اسکوپ کا کردار "کی تقریب روٹھی کی صدارت کرتے ہوئے چیف جسٹس (ر) باب میں اللہ لوٹنے کا کہا کہ انسان کی بنیادی طور پر دو جہلیں ہوتی ہیں ایک خبر کی اور دوسری شرکی۔ پابری دنیا میں اسکوپ تحریک کے متوالوں نے محبت اخوت اور بھائی چارے کے چرخ روشن کئے ہیں۔ اسکوپ کا پیم ہر حال میں دانتوں کے جہنم سا مقام پر مہاجرین کی مہلی پتہ گاہ ثابت ہوا۔ لہذا چاہئے۔ اسکوپ تحریک نے تاریخ ساز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جن کی خدمات کو مہلی ہار مصنف مقصود چنانچہ نے اپنے زیرِ بحث کتاب کے ذریعہ منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کی تالیف کے بعد وہ مہارکھو کے مستحق ہیں۔ تقریب سے ایف ایم 101 کی اچھارج عبیدہ سید، صوبائی سیکرٹری کرل گائیڈز مس صحت ہائز، ڈائریکٹر ہائل پبلک سکول چاہد حسین بورد، سمانی خطا تاشی، مصنف دامن ازی پبلک ریلیٹیو آفیسر مقصود چنانچہ، نذیر احمد خان ایڈووکیٹ، ڈاؤن لوڈ پیپر، ڈاکٹر بان عالم نے بھی خطاب کیا۔ تقریب میں مختلف طبقہ فکر کے چنگوڑوں افراد نے شرکت کی۔

روزنامہ سمر دگرچی (2) پیر 13 جنوری 2003

## کراچی نامہ



نمائندہ قریب بہ ہفت روزہ، سید عیسیٰ احمد، فیصلہ مسیح، چنانچہ کوہا، سید عیسیٰ

DAWN SUNDAY, JANUARY 27, 2002

میں نے اپنے سفر میں پاکستان کی کئی کتابیں لکھیں اور ان کی کتابیں لکھیں۔

Now you can get Visa Rs. 250  
Pakistan Travel Hand Book  
Rs. 180.  
The Adventure Travel Hand  
Book Rs. 180.

فریڈکسٹال سٹور، کراچی  
ہاتھ باندھنا، 042-7220479 فکس، 042-7220479  
021-5529608  
021-7633582



[illegible]



S ASSOCIATION

NCH

AUNCH OF  
PROGRAMME

5-Habibullah Road, Lahore

ember 1997  
2:30 p.m.

